ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مئی ۲۰۰۹ء MAY 2009

پریوں کو مسخر کرنے کا طریقہ

لوگوں کی نظروں سے غائب ہوجانے کے فارمولے

کیا اُس کمرے میں بھوت تھا؟

RS.20/=

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مئی ۲۰۰۹ء MAY 2009

پریوں کو مسخر کرنے کا طریقہ

لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جانے کے فارمولے

کیا اُس کمرے میں بھوت تھا؟

دانش عامری

RS.20/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

جلد نمبر ۱۶
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۰۹ء
سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Ofset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U.P.

کیا اور کہاں؟

آہ۔ مولانا اعجاز قاسمی

ماہانہ جرائد کا ہر وقت کسی غم یا حادثہ پر اظہار خیال کرنا ممکن ہوتا ہے۔ حالانکہ دل کا تقاضہ ہوتا ہے کہ بعض ایسے موضوعات پر اپنے تاثرات کا اظہار کریں لیکن مضمون کے دیر سے چھپنے کی وجہ سے قلم مجبوری کا اظہار کرتا ہے۔ اور دل کے جذبات دل ہی میں گھٹ کر رہ جاتے ہیں۔ ۱۲؍ مارچ ۲۰۰۹ء کو دیوبند کی ایک عظیم شخصیت مولانا اعجاز قاسمی کا انتقال اور جو وقت کا ایک عظیم سانحہ ہے لیکن اس وقت مارچ اپریل کا شمارہ پریس جا چکا تھا اس لئے بروقت ہم اپنے قلبی جذبات کا اظہار نہ کر سکے۔ مولانا اعجاز قاسمی ایک ایسی شخصیت تھی کہ ہمیں ان کے دنیا سے رخصت ہونے پر ان کے تمام پرستاروں سے اظہار افسوس کرنا چاہئے تھا۔ مولانا اعجاز قاسمی ایک دوست نواز، ملنسار، خلیق اور مرنجان مرنج قسم کے انسان تھے اور قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دیوبند کی اکثر سماجی اور ثقافتی مجلسوں میں وہ اپنی موجودگی کا احساس دلاتے تھے اور لوگوں کے کام آنے کی ہر ممکن کوشش کیا کرتے تھے۔ مولانا اعجاز ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۷ء میں جب آزادی کا سورج ہندوستان کے افق پر طلوع ہوا تھا دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ ۱۹۵۹ء میں وہ اسلامیہ اسکول سے وابستہ ہوئے اور پھر تمام عمر ریٹائرڈ ہونے تک اسلامیہ اسکول سے وابستہ رہے۔ انہوں نے اردو کی اور قوم کی خدمات کے لئے ۱۹۶۹ء میں دیوبند کی سرزمین سے اردو ٹائمز کی شروعات کی۔ ۱۹۶۹ء ہی میں دیوبند ٹائمز کے ابتدائی شمارے میں راقم الحروف کی ایک غزل شائع ہوئی تھی جس کا مطلع یہ تھا۔

قدرت سے گلہ بھی نہ ہو سکا قسمت سے شکایت کر نہ سکے

حالات کے مارے دنیا میں ایک چھوٹی سی حسرت نہ کر سکے

ملک کے مختلف شماروں میں جس میں ماہنامہ بیسویں صدی، ماہنامہ شمع، ماہنامہ بانو، ماہنامہ کھلونا، ماہنامہ تحریک، ماہنامہ نقش کوکن، ماہنامہ رگ سنگ، ماہنامہ شاعر، ماہنامہ بڑھتے قدم، ماہنامہ آفتاب سحر، ماہنامہ سریتا وغیرہ میں راقم الحروف کی دو سو سے زیادہ غزلیں شائع ہوئیں لیکن سب سے پہلی غزل روزنامہ دیوبند ٹائمز میں شائع ہوئی تھی جو زندگی کی اہم یادگار ہے۔ اور مولانا اعجاز قاسمی نے اس غزل کو شائع کرکے اردو نوازی اور قومی محبت کا ایک ثبوت پیش کیا تھا جس کی قدر آج تک میرے دل میں ہے۔ گزشتہ ۴۰ سالوں سے میرا ان کا بہت گہرا تعلق رہا۔ وہ پکے کانگریسی تھے لیکن جب ان سے کانگریس کی کوتاہیوں کا ذکر کیا جاتا تھا تو وہ چراغ پا ہونے کے بجائے اسے سنتے تھے، محسوس کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ کانگریس ایک اچھی پارٹی ہے لیکن کانگریس میں آر ایس ایس کا نظریہ رکھنے والے کچھ لوگ گھس گئے ہیں جو کانگریس کی پالیسی کو مسخ کرنے کا کام کر رہے ہیں مجھے اور مجھ جیسے متعدد مسلمانوں کو ان کے اس طرز فکر سے اتفاق نہیں تھا لیکن ان کی محبت اور مسلم نوازی ان سے بحث کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ مولانا عمر بھر کانگریس سے وابستہ رہے لیکن کانگریس نے انہیں کچھ نہیں دیا۔ نہ کوئی عہدہ نہ کوئی ایوارڈ۔ مولانا اعجاز قاسمی دیوبند کی ایک سیاسی شخصیت مولانا عثمان صاحب مرحوم کے پرستار تھے۔ وہ عمر بھر مولانا عثمانی سے وابستہ رہے۔ ان کی محبت اور عقیدت کی انتہا ہوئی کہ مولانا عثمان کے انتقال کے بعد انہوں نے مولانا عثمان کی یادگار میں مولانا محمد عثمان میموریل اسکول کی بنیاد ڈالی جو آج تک قائم ہے اور بے انتہا کس مپرسی کے حالات میں وہ تعلیم و تدریس کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مولانا عثمان سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس بارے میں مولانا اعجاز قاسمی کا ساتھ نہیں دیا ورنہ یہ اسکول دیوبند کے صف اول کے اسکولوں میں شامل ہو جاتا۔ مولانا اعجاز قاسمی نے تقریباً ۸۲ سال کی عمر پائی۔ وہ بہت کمزور اور منحنی قسم کے انسان تھے لیکن ان میں ملنساری تھی وہ ہر خوشی اور ہر غم میں لوگوں کے ساتھ شریک رہتے تھے اور ہر مجلس اور ہر جلسے کو اٹینڈ کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ دیوبند کی تمام برادریوں میں ان کو مقبولیت حاصل تھی اس لئے کہ وہ قوم پرستی کے قائل نہیں تھے اور تمام برادریوں کے مختلف افراد کا احترام وہ ان کی صلاحیتوں کے اعتبار سے کیا کرتے تھے۔ وہ سب سے زیادہ شیوخ برادری میں مقبول تھے جب کہ وہ شیخ زادے نہیں تھے۔ انہوں نے اپنی طرز فکر سے ساری قوم کو یہ سبق دیا ہے کہ انسان اپنی صلاحیت، اپنے علم اور اپنی خدمات سے پہچانا جاتا ہے اس کی عزت نہ اس کے سفید کپڑوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور نہ اس کی برادری کی وجہ سے۔ آج مولانا اعجاز ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی خدمات ان کی اعلیٰ سوچ و فکر ان کی دوست نوازی، ان کی ملنساری بہت زمانے تک یاد رہے گی انہیں فراموش کرنا آسان نہیں ہوگا۔ میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے تمام پس ماندگان کو صبر جمیل کی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

ارشادات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

- قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو۔ کیونکہ قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔
- سلام کرنے میں سبقت یعنی پہل کرنے والے کو تیس اور جواب دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کردے۔
- بندہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب تلاوت قرآن مجید ہی کے سبب ہوتا ہے۔

مہکتے پھول

- اللہ پر توکل کرنے والا کبھی بے کل نہیں ہوتا۔
- کینہ خواہ دو گھڑی ہی کے لئے جی میں آجائے جینا دوبھر کردیتا ہے۔
- محنت سے دوستی کے صلے میں کامرانی ملتی ہے۔
- اکثر کچھ کھوئے بغیر بہت کچھ پانے کی کوشش سب کچھ کھودیا کرتی ہے۔
- کسی کو کچھ ماننے سے پہلے جاننے کے عمل سے گزرنا کبھی مان کے جانے سے بچاتا ہے، کبھی جان سے گزر جانے سے۔
- محفل میں کسی کے عیب ظاہر کرنا اسے ذلیل کرنے کے برابر ہے۔

یاد رکھئے

- سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
- تلوار کا زخم جسم پر جب کہ بری گفتار کا زخم روح پر ہوتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)
- جب عقل کامل ہوجاتی ہے تو کلام کم ہوجاتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
- انسان کی فطرت اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتی ہے۔ (افلاطون)
- ظاہر پر نہ جانا، آگ دیکھنے میں سرخ نظر آتی ہے مگر اس کا جلایا ہوا سیاہ ہوجاتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
- مسکراہٹ وہ واحد لباس ہے جو ہمیشہ فیشن میں رہتا ہے۔
- زندگی کو سادہ مگر خیالات کو بلند رکھو۔
- خوش نصیبی ایک ایسا پرندہ ہے جو تکبر کی منڈیر پر کبھی نہیں بیٹھتا۔
- یہ ضروری نہیں کہ جو خوبصورت ہو وہ نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے۔
- اپنے آپ کے ساتھ زبردستی مت کیجئے، ٹوٹ جائیں گے۔
- نفرت دل کا پاگل پن ہے۔
- بری عادت بنانا آسان، نبھانا مشکل اور چھوڑنا ناممکن ہے۔
- مواقع کو استعمال کرنے کا نام قیادت جب کہ برباد کرنے کا نام حماقت ہے۔
- اچھی بات خواہ کوئی کہے پلّے باندھ لو، جب کسی موتی کی قیمت مقرر کی جاتی ہے تو یہ کوئی نہیں دیکھتا کہ اسے سمندر کی تہہ سے ڈھونڈ کر باہر لانے والا شخص شریف تھا یا رذیل۔ (سقراط)
- اگر دوست کانٹا ہے تو تمہارا بویا ہوا اور کم خواب ہے تو تمہارا بنا ہوا۔ (فردوسی)

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

اخلاق حسنہ

● سب سے بہتر انسان وہ ہے جس کے اخلاق حسنہ اچھے ہوں۔

● خوش اخلاقی ہی ایک ایسا جوہر ہے جس کا تمام زمانہ خریدار ہے۔

● جس انسان میں علم اور اخلاق نہیں وہ حیوان ہے۔

● اس شخص کا کردار بہت اعلیٰ درجہ کا ہے جو مذہب اور اخلاق دونوں کا تابع دار ہے۔

● اخلاق کے بغیر علم بیکار ہے۔

● بداخلاق انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

● اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو کچھ عطا فرمایا ہے ان میں سب سے بہتر خوش اخلاقی ہے۔

● میزان عمل میں سب سے زیادہ وزن دار عمل انسان کے اخلاق حسنہ ہونگے۔

سفید کنکری

عمر بناتی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک راہب پر ہوا جس کے دائیں ہاتھ میں سفید اور بائیں ہاتھ میں سیاہ کنکریاں تھیں۔ دریافت کیا ان کو کیا کرتا ہے؟ جواب دیا، جب میں کوئی نیکی کرتا ہوں تو ایک سفید کنکری سیاہ کنکریوں میں ڈال دیتا ہوں اور جب گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو ایک سیاہ کنکری سفید کنکریوں میں ڈال دیتا ہوں اور رات کو ان پر نظر کرتا ہوں۔ اگر نیکیاں گناہوں سے بڑھ جاتی ہیں تو روزہ افطار کر لیتا ہوں اور عبادت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور اگر گناہ نیکیوں سے بڑھ جاتے ہیں تو نہ کچھ کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں یہ میرا حال ہے۔

اقوال زریں

● جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

غلط ہے

● اس خیال میں رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست اور خوبصورت رہوں گا۔

● اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار دفعہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

● ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

● اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

● اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیے کا امیدوار رہنا۔

● آزمائے ہوئے کو آزمانا اور ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا۔

● دوسروں کی موت دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بری سمجھنا۔

● ادائیگی قرض کے متعلق دل فریب، ذرائع آمدنی کا تصور باندھ کر غیر ضروری اخراجات کے لئے بے دھڑک قرض لینا۔

حسن فطرت

● ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ واعمال لکھے رکھے ہیں۔ (جالینوس)

● انسان کی بزرگی اور رتبے کی بلندی معجزوں سے نہیں، عصمت اور کردار کی صفائی سے ہے۔ (حضرت داتا گنج بخشؒ)

● اقرار جرم، مجرم کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

● محبت کے لحاظ سے ہر ایک ماں باپ یعقوب اور حسن کے لحاظ سے ہر ایک بیٹا یوسف ہے۔ (بوعلی سیناؒ)

● ایک خوشی سے ایک سو غم منتشر ہو سکتے ہیں۔ (بطلیموس)

سچ ہے

• تعلیم قوموں کے دماغ کا سب سے سستا اور آسان ہتھیار ہے۔
• سب کچھ گنوانے کے بعد بھی مستقبل آدمی کے پاس بچ جاتا ہے۔
• خوش حالی دوست بناتی ہے اور تنگ دستی ان کی آزمائش کرتی ہے۔
• چیزوں کو استعمال کرنا آسان ہے مگر انہیں بنانا بڑا مشکل ہے۔
• یاد رکھیے کہ آپ جتنا کم بولتے ہیں، اتنا زیادہ سنتے ہیں اور جتنا زیادہ سنتے ہیں اتنا ہی زیادہ سیکھتے ہیں۔
• انسان جواب دینے سے نہیں سوال کرنے سے سیکھتا ہے۔
• جھوٹ بولتے بولتے آخر کار انسان انسانیت سے گر جاتا ہے۔
• وقت کی بے قدری کا ایک لمحہ ہی نیست و نابود کرنے کیلئے کافی ہے۔

رابندر ناتھ ٹیگور کے اقوال

• کم پڑھنا، زیادہ سوچنا، کم بولنا، زیادہ سننا یہی عقل مندی کی دلیل ہے۔
• جنہیں ہم کمتر اور حقیر بنا کر رکھتے ہیں وہ ہمیں رفتہ رفتہ کمتر اور حقیر بنا دیتے ہیں۔
• نصیحت کرنا آسان ہے، عمل کرانا مشکل ہے۔
• حق جتانے سے حق ثابت نہیں ہو جاتا۔
• مٹی، پانی اور روشنی کے ساتھ پوری وابستگی رکھے بغیر جسم کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہو سکتی۔
• خدا بڑی بڑی غلطیوں سے خفا ہو سکتا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی بھولوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتا۔

سچ فرمایا

• بخیل دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔
• ہر شئے کے ثواب کا اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں ہے۔
• جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اسکے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
• اگر آنکھیں کھلی اور روشن ہیں تو ہر روز، روز محشر ہے۔
• حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔
• کسی پر احسان کرو تو اسے چھپاؤ، اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اسے ظاہر کرو۔

• عمل صالح وہ ہے جس میں لوگوں سے کوئی امید نہ رکھی جائے۔
• عابد وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو۔

پہچان

ایک روز عبداللہ بن مبارکؒ نے جنگل میں ایک لڑکا دیکھا۔ ان کے دل میں خیال گزرا، اگر یہ لڑکا اہل علم کی صحبت میں نہیں بیٹھا تو خدا کو کیسے پہچانے گا انہوں نے اس لڑکے سے پوچھا۔ "تم نے علم پڑھا ہے۔؟"

لڑکے نے جواب دیا۔ "جی ہاں! میں چار علم جانتا ہوں، سر کا علم، کانوں کا علم، زبان کا علم اور دل کا علم۔

• سر خدا کے حضور جھکانے کے لئے۔
• کان، کلام الٰہی سننے کے لئے۔
• زبان، ذکر الٰہی سے تر رکھنے کے لئے۔
• اور دل، یاد الٰہی میں لگانے کے لئے۔

عبداللہ بن مالکؒ لڑکے کی باتوں پر ششدر رہ گئے۔ کچھ لمحے کے بعد فرمایا۔ "لڑکے مجھے نصیحت کرو۔"

لڑکے نے کہا۔ "اے شیخ! آپ عالم معلوم ہوتے ہیں اگر علم خدا کے لئے پڑھا ہے تو خلقت سے کسی بات کی طمع نہ رکھیں اور اگر خلقت کے لئے پڑھا ہے تو خدا سے کسی بات کی امید نہ رکھیں۔

طبی مشورے

• ان مشوروں پر عمل کے بعد نتائج کے ذمے دار آپ خود ہوں گے۔
• اگر آپ کے سفید سوٹ پر داغ آجائے تو اسے پہننا فوراً بند کر دیں۔ داغ کسی کو نظر نہیں آئے گا۔
• نت نئی بیماریوں سے بچنے کیلئے برف ہمیشہ اُبال کر استعمال کریں۔
• چینی ہمیشہ نمک والے ڈبے میں ڈالیں۔ اس طرح وہ چونٹیوں سے محفوظ رہے گی۔
• اگر آپ کپڑوں میں زیادہ سفیدی چاہتے ہیں تو صابن کو واشنگ پاؤڈر میں دھو کر استعمال کریں۔
• اگر جلے ہوئے برتن سے داغ نہ جا رہا ہو تو اسے بازار میں بیچ کر نیا خرید لیں، داغ دور ہو جائے گا۔
• اگر استری کپڑے جلاتی ہو تو استری ٹھنڈی کر کے کپڑوں پر پھیریں، کپڑے نہیں جلیں گے۔

• جھاڑو دیتے وقت اگر جھاڑو کے تنکے بکھیرنا شروع ہوجائیں تو ہیئر پِن کے برش سے صفائی کریں۔ تنکے بکھرنا بند ہوجائیں گے۔

• پیاز کو کاٹتے ہوئے آنسو نکلنے لگیں گے تو پیاز زیادہ سے زیادہ کاٹیں کیوں کہ سنا ہے کہ زیادہ رونے سے آنکھیں خوب صورت ہوجاتی ہیں۔

• برتن دھوتے ہوئے شیشے کے برتن پہلے دھوئیں تاکہ برتن ٹوٹنے کی صورت میں آپ کو برتن کم دھونے پڑیں۔

• اگر لڑکیوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے آنکھوں میں درد اور شدت سے جلن شروع ہوجائے تو آنکھوں کی جلن دور کرنے کے لئے سرخ مرچوں کو پانی میں ملاکر آنکھوں کو اچھی طرح دھوئیں۔ سرخی آنکھوں میں سمیت غائب ہوجائے گی۔

منع ہے

"پھول توڑنا منع ہے۔" جہاں یہ لکھا ہوگا کہ آپ وہاں سے پھول ضرور توڑیں گے نہ صرف یہ بلکہ آپ بورڈ پر منع کا لفظ کاٹ دیں گے تاکہ لوگ آسانی سے پھول توڑ سکیں۔

"سگریٹ نوشی منع ہے۔" جہاں یہ عبارت ہوگی آپ اگر سگریٹ پیتے ہیں تو جلدی سے ایک کے بجائے دو تین سگریٹ منہ میں رکھ لیں گے کہ دیکھتے ہیں کیا راز کی بات ہے۔

"تھوکنا منع ہے۔" جہاں پر یہ لکھا ہوگا وہاں لوگ ضرور تھوکیں گے کیونکہ اگر ان کا تھوکنے کا ارادہ بھی ہو تب بھی وہ بورڈ دیکھ کر ضرور قسمت آزمائی کریں گے۔

"نماز پڑھیں اس سے پہلے کہ آپ کی نماز پڑھی جائے۔" جہاں پر ہوگا وہاں آنکھ دوسری طرف موڑ لیں گے بلکہ ساتھ زمین کو بھی موڑنے کی کوشش کریں گے اگر ہم یہ دو کام کر سکتے ہیں تو ہم ان دونوں کو ترک کر کے صرف ایک کام یعنی نماز شروع نہیں کر دیں، کیا کبھی آپ نے یہ سوچا ہے۔؟

منتخب اشعار

میں دھوپ سے بچ کر تو نکل آیا ہوں لیکن
گرتی ہوئی دیوار کے سائے میں کھڑا ہوں

•

قاتل سے زندگی کی نہ خیرات مانگنا
بے فائدہ ہے آگ سے برسات مانگنا

•

ہماری ماؤں ہمیں یہ دعائیں دیتی رہو
کہ ہم کو اپنے بزرگوں کے نام یاد رہیں

•

ہجر کی دھوپ بھی تم وصل کی برسات بھی تم
شام فرقت بھی ہو تم صبح ملاقات بھی تم

•

زندگی کی دھوپ سے جب سامنا ہوجائے گا
چاند جیسا اس کا چہرہ سانولا ہوجائے گا

•

دل جیتنے کی لوگوں میں طاقت نہیں رہی
دشمن سے پیار کرنے کی عادت نہیں رہی

•

میں نے غیروں کو بھی احساس محبت بخشا
میرے اپنے مجھے نفرت کی سزا دیتے ہیں

جواہر ریزے

• عبادت کرنے سے ہر ایک مشکل آسان ہوجاتی ہے۔
• محنت کامیابی کی کنجی ہے۔
• جو مزہ بخش دینے میں ہے وہ بدلہ لینے میں نہیں ہے۔
• جس کی خواہش کم ہے وہی دولت مند ہے۔
• قوم کا نفاق اس کی جڑ کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔
• تم اپنا فرض ادا کرو، نتیجہ آپ ہی مل جائے گا۔
• سچ بولنے سے تمام عیب چھوٹ جاتے ہیں۔
• بری صحبت سے تنہا رہنا بہتر ہے۔
• نرمی سے جواب دینا دوسرے کے غصہ کو کم کرتا ہے۔
• تجارت سے انسان بنتا ہے اور اس کا امتحان بھی ہوتا ہے۔
• غصہ، غرور، ہوس ہمیشہ انسان کو نیک راستے سے ہٹانے والے ہیں۔
• جو انسان اپنی عزت اور حرمت کا خیال نہ کرتا ہو اس سے ہمیشہ دور رہو۔
• وقت بہت قیمتی چیز ہے اس کی قدر کرو۔
• دو قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نظر التفات نہ فرمائیں گے ایک برے پڑوسی اور رشتہ دار رشتہ کاٹنے والے۔

● دو چیزیں ایک گھر میں جمع نہیں ہوتیں مالداری اور زناکاری۔
● دو چیزیں خاموش رہتے ہوئے بھی گویا ہیں وقت اور ضمیر۔
● دو چیزوں کی قدر ان کے چلے جانے کے بعد ہوتی ہے۔ صحت اور شباب۔
● دو عادتوں سے افضل کوئی عادت نہیں، ایمان باللہ اور خلق کی نفع رسانی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا

● والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی خدا کی خوشنودی کا موجب ہے۔
● عارف ایک قدم اٹھا کر عرش پر پہنچ جاتا ہے اور دوسرا اٹھا کر واپس آجاتا ہے۔
● کائنات میں صرف ایک چیز موجود ہے یعنی نور خدا اور باقی سب کچھ غیر موجود ہے۔
● خدا اور انسان کے درمیان ایک ہی حجاب حائل ہے جس کا نام نفس ہے۔
● کائنات کی کثرت سے فریب مت کھاؤ۔
● دیر و حرم کے امتیازات سطحی ہیں۔
● اگر عشق خرد کا رہبر نہ ہو تو وہ کبھی منزل کو نہیں پا سکتی۔
● اللہ خیر مجسم ہے اور اس کی تقدیرات ہمہ خیر۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی

● بیٹا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرانا۔
● جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔
● جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو، دوست سے بھی پوشیدہ رکھو مبادا وہ بھی کسی دن دشمن ہو جائے۔
● جدوجہد نہ کرنا محتاجی کا باعث ہوتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو خفیف اور مروت کو زائل کرتی ہے۔
● مصائب سے مت گھبرایئے کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔
● حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔
● وقت کی اگر قیمت ہے تو وہ اس کا صحیح استعمال ہے۔
● کوئی چیز تیرے نزدیک نعمت و آخرت سے محبوب تر نہ ہو۔
● دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے۔

حضرت فریدالدین گنج شکر کے ارشادات

● طمانیت قلب چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔
● خودی کی تکمیل اس عبادت سے ہوتی ہے جس میں ظاہر و باطن دونوں سرانجام دہوں۔
● وہی دل حکمت و دانش کا مخزن بن سکتا ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو۔
● جسے لوگ مصیبت کہتے ہیں اسے محبوب (اللہ) کی طرف سے ایک عطیہ سمجھو محبت کا تقاضہ یہی ہے۔
● انسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے خوف، امید اور محبت۔ خوف خدا گناہ سے بچاتا ہے، امید اطاعت پر آمادہ کرتی ہے اور محبت میں محبوب کی رضا کو دیکھنا پڑتا ہے۔
● درویش وہ ہے جو زبان آنکھ اور کانوں کو بند رکھے۔ یعنی بری بات نہ سنے، نہ کہے اور نہ دیکھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

● جو شخص رات کے کچھ حصے کو علم حاصل کرنے میں گزارتا ہے میری رائے میں وہ ساری رات جاگنے (شب بیداری) سے بہتر ہے۔
● جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے
● اپنے فرائض کو انجام دو اور باقی حالات خدا کو سونپ دو بہتری اسی میں ہے۔
● اپنی اور خاندان کی تندرستی کی حفاظت سونے اور موتی کے برابر ہے۔
● اہل حاجت کو دینے سے دولت گھٹتی نہیں۔ کہیں ندی سے پانی لینے سے گھٹتا ہے۔
● جو اپنے دماغ پر پورا پورا قابو رکھتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کو سمجھنے میں کامیاب ہوگا جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

بدلہ

بیوی نے شوہر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
دیکھو جی تمہارے دوست جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں وہ لڑکی اچھی نہیں ہے۔ تم اپنے دوست کو منع کیوں نہیں کرتے۔
شوہر بولا۔ میں کیوں اس کو روکوں۔ جب میں تم سے شادی کر رہا تھا تو کیا اس نے مجھے روکا تھا۔

قسط نمبر ۱۲۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ مزمل

اگر کوئی شخص رجعت یا بددعا یا گردش لیل ونہار کا شکار ہو اور اس کے ہر کام میں رکاوٹ پڑتی ہو اور اس قدر بدحالی، کس مپرسی میں مبتلا ہو کہ جس کی وجہ سے وہ معاشرے میں اور دنیا والوں کی نظروں میں قابل رحم بن کر رہ گیا ہو تو اس کو چاہئے کہ بعد نماز عشاء ۳۱۳ مرتبہ سورۂ مزمل کی اس آیت کا ورد کریں۔ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ۔ اس ورد کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ رجعت ونحوست اور گردش لیل ونہار سے نجات ملے گی۔ اور اگر کسی کی بددعاؤں کی وجہ سے آفتیں برس رہی ہوں گی تو ان آفتوں سے بھی انشاء اللہ نجات مل جائے گی۔ اس آیت کا نقش بھی مصائب وآلام سے محفوظ رکھنے میں اور نجات دلانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ نقش یہ ہے۔ اس کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں یا نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۵۸	۳۶۱	۳۶۴	۳۵۰
۳۶۳	۳۵۱	۳۵۷	۳۶۲
۳۵۲	۳۶۶	۳۵۹	۳۵۶
۳۶۰	۳۵۵	۳۵۳	۳۶۵

● جو بچے قرآن حکیم حفظ کر رہے ہوں اور ان کو یاد کرنے میں دشواری محسوس ہوتی ہو تو ان کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے ان کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا اور ان کو سبق آسانی سے یاد ہوگا۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۹۲	۳۹۶	۳۹۹	۳۸۵
۳۹۸	۳۸۶	۳۹۱	۳۹۷
۳۸۷	۳۰۱	۳۹۳	۳۹۰
۳۹۵	۳۸۹	۳۸۸	۴۰۰

● اگر کوئی شخص کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو اور کسی بھی علاج سے اس کی تندرستی بحال نہ ہو رہی ہو تو اس شخص کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں اور ایک عدد تعویذ اس کے گھر میں لٹکا دیں۔ دونوں ہی تعویذ کالے رنگ کے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ اگر مرض شدید ہو تو اس کو پینے کے تعویذ بھی دیئے جائیں اور ان کی تعداد حسب ضرورت رکھیں۔

گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

۷۸۶

۳۸۴	۳۸۷	۳۹۰	۳۷۶
۳۸۹	۳۷۷	۳۸۳	۳۸۸
۳۷۸	۳۹۲	۳۸۵	۳۸۲
۳۸۶	۳۸۱	۳۷۹	۳۹۱

پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

۵۱۳	۵۰۸	۵۱۶
۵۱۵	۵۱۲	۵۱۰
۵۰۹	۵۱۷	۵۱۱

ان نقوش کو باوضو لکھا جائے۔ پینے والے نقوش گلاب وزعفران سے لکھے جائیں۔ گلے والے نقش کو کالی روشنائی سے بھی لکھ سکتے ہیں۔ یہ نقوش ان ہی لوگوں کو فائدہ دیں گے جو کلام الٰہی پر یقین رکھتے ہوں۔

(باقی آئندہ)

ذرا سوچئے

ہر روز صبح سے لے کر رات تک آپ کی زبان پر جو کچھ آتا رہتا ہے، کبھی آپ نے تنہائی میں اس پر بھی غور فرمایا ہے۔؟ ہر روز جتنی باتیں آپ کی زبان پر آتی رہتی ہیں، کبھی آپ نے انہیں قلم بند کر کے یہ سوچا ہے کہ کتنی باتیں ان میں جا تھیں اور کتنی بے جا۔؟ کتنے لفظ زبان پر لانے والے تھے، کتنے نہ تھے۔؟ کبھی آپ نے اس کا حساب لگایا ہے کہ ہر روز یا ماہانہ جتنی گفتگو آپ فرماتے رہتے ہیں اس کا کتنا حصہ محض عبث، فضول اور غیر ضروری ہوتا ہے، کتنا حصہ ایسا ہوتا ہے، جس سے دوسروں کی دل شکنی اور دل آزاری ہوتی ہے، کتنا حصہ جھوٹ، مبالغہ اور ناراستی پر شامل ہوتا ہے، کتنے حصہ سے دوسروں کی غیبت ہوتی ہے، کتنے سے اپنی بڑائی اور خود بینی ٹپکتی ہے، کتنے سے اللہ کے ساتھ بے تعلقی، بدگمانی، اور بے اعتباری ثابت ہوتی ہے، کتنا دوسروں کی خوشامد اور جھوٹی تعریف کے لئے وقف ہوتا ہے، اور کتنے حصہ میں محض اپنی بات کی پچ کرنے، یا ہنے یا سننے والے کو خوش کرنے کے لئے آپ کو اپنی دیانت وخودداری کا خون کرتے رہنا پڑتا ہے۔؟ ساری عمر کا اندازہ نہ کیجئے، ایک سال، ایک مہینہ، ایک ہفتہ کا بھی حساب جانے دیجئے، صرف ایک شبانہ روز ہی کا حساب کر کے اسے جانچ لیجئے۔

آپ دوسروں کو بے احتیاط، بدزبان، دروغ گو، مفتری، عیب چیں، فتنہ پرداز، نکتہ چیں قرار دینے میں اکثر جلدی فرمادیا کرتے ہیں لیکن خود اپنی روزانہ گفتگوؤں کو کبھی آپ نے اس پیمانہ سے ناپا ہے، جو آپ دوسروں کے لئے ہر وقت ہاتھ میں لئے رہتے ہیں۔؟ کیا آپ کے خیال میں آپ کی گفتگو سے متعلق آپ پر کوئی باز پرس نہ ہوگی۔؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی زبان سے جو کچھ نکلتا جارہا ہے، یہ کہیں اور حرفاً حرفاً قلم بند نہیں ہوتا جارہا ہے۔؟ کیا آپ کے نزدیک آپ کی زبان ہر قسم کی ذمہ داری سے آزاد اور مستثنیٰ ہے۔؟ کیا آپ کے عقیدہ میں صدق مطلق کا یہ وعدہ کہ انسان کوئی بات نہیں بولتا۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (کوئی لفظ تمہاری زبان سے نہیں نکلتا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک نگہبان رہتا ہے)

(نعوذ باللہ) جھوٹ ہے؟ یا آپ کو یہ اطمینان ہے کہ آپ کی زبان سے جو کچھ نکل رہا ہے، کم از کم اس پر کسی کو گرفت نہیں ہوسکتی؟ اگر ان تمام سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر آپ اپنی گفتگوؤں کی طرف سے اس قدر مطمئن، بے پروا اور بے خوف کیوں ہیں؟ کیا قبل اسکے کہ دوسرے کے سامنے حساب دینا پڑے خود ہی اپنے سے حساب لینا بہتر نہ ہوگا؟

تاریخ اور تذکروں میں آپ پیمبروں، بزرگوں اور اخلاق وروحانیت کے بڑے بڑے مقدس وبرگزیدہ رہبروں کے حالات پڑھ چکے ہیں، کیا (نعوذ باللہ) ان میں سے کوئی بھی "یادہ گو" گزرا ہے؟ کیا وہ بھی دن رات بک بک میں وقت گزارتے رہتے تھے؟ خود اپنا تجربہ ومشاہدہ آپ کو بتاتا ہے؟ زیادہ گوئی سے جھگڑے اور فساد بڑھتے ہیں لوگوں کو ملال وعناد پیدا ہوتا ہے۔ اپنے قلب پر غفلتوں کا پردہ اور گہرا ہوتا جاتا ہے، آپس کی رنجشیں اور بدگمانیاں بڑھتی ہیں اپنے نامۂ اعمال میں جھوٹ، مبالغہ، طنز، غیبت، خود بینی، غصہ، سخت، کلامی وغیرہ کے عنوانات میں اور اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یا اس کے برعکس سکون خاطر واطمینان قلب حاصل ہوتا ہے روح کو تسلی وتسکین نصیب ہوتی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کا بوجھ ہلکا ہوتا معلوم ہوتا ہے؟ اگر آج ہم میں سے ہر شخص محض اتنا عزم کرلے کہ آئندہ سے اپنی زبان اپنے قابو میں رکھے گا، تو ذاتی اور خاندانی، شخصی اور قومی کتنی خرابیوں، رنجشوں، کتنے فتنوں کا اسی لمحہ اور اسی آن خاتمہ ہوسکتا ہے اُقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا (بات کہو تو پکی اور مضبوط) کا فرمان جہاں وارد ہوا ہے، وہیں معاً یہ بشارت بھی دیدی گئی ہے کہ يُصْلِحْ أَعْمَالَكُمْ (تمہارے عملوں کی اصلاح ہوجائے گی، تمہارے بگڑے ہوئے کام بن جائیں گے) کاش ایک مرتبہ بھی ہمیں اس خدائی نسخہ پر عمل کی توفیق ہوجائے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۹

سیدنا احب الناس

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا احب الناس ہے۔ اس کے معانی ہیں انسانوں میں سب سے پیارے انسان۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے تمام انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ مقبول انسان ہیں اور انسانیت کے سب سے اعلیٰ اور ارفع مقام پر فائز ہیں تو اس لئے آپ کو احب الناس کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کی پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۵۳ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت راسخ ہو جائے۔ اس کو چاہئے کہ وہ سیدنا احب الناس صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۳ مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ اس کے دل میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں سے ایک عجیب طرح کا نور پیدا ہوگا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے دل میں پیوست ہو جائے گی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد دو نفلیں زیارت کی نیت سے پڑھے۔ اور پاک صاف بستر پر خوشبو لگا کر نیز اپنے کپڑے پر خوشبو لگا کر لیٹ جائے اور تین سو مرتبہ سیدنا احب الناس صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اگر پہلی رات میں زیارت نہ ہو تو لگاتار تین راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ دوسری ورنہ تیسری رات میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہوگا۔

● اس اسم مبارک کا نقش دل میں صفائی اور پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں اپنی مقبولیت اور محبت پیدا کرنے کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، و، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۴۴	۴۱	۳۸
۴۲	۳۷	۳۱	۴۳
۳۶	۳۹	۴۶	۳۲
۴۵	۳۳	۳۵	۴۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۷	۵۲
۴۹	۵۱	۵۳
۵۰	۵۵	۴۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ث ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴	۳۷	۳۹	۳۳
۳۰	۴۲	۳۶	۴۵
۳۸	۴۳	۳۲	۴۰
۴۱	۳۱	۴۶	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۸	۵۳	۵۲
۵۵	۵۱	۴۷
۵۰	۴۹	۵۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳	۳۰	۳۸	۴۱
۳۷	۴۲	۴۳	۳۱
۳۹	۳۶	۳۲	۴۶
۳۳	۴۵	۴۰	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۲	۵۲	۴۸
۴۷	۵۱	۵۴
۵۳	۴۹	۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰	۳۵	۳۳	۴۵
۳۲	۴۶	۳۹	۳۶
۴۳	۳۱	۳۷	۴۲
۳۸	۴۱	۴۴	۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۵	۴۸
۴۹	۵۱	۵۳
۵۴	۴۷	۵۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا احب الناس صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۳ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دوگنی ہو جائے۔

سیدنا ذو فضل صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا ذو فضل بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں فضل وکرم والا۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بعد سب سے زیادہ کریم وشفیق ہیں اور اپنی امت پر فضل یکراں کی بارشیں برساتے رہے ہیں اس لئے آپ کو ذو فضل بھی کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۹۲۰ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی میں اضافہ ہو اور اس کے مال ودولت میں خیر وبرکت ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ کیا کرے۔ اس ورد کی برکت سے کاروبار بڑھے گا روزی میں وسعت ہوگی اور خیر وبرکت بھی میسر رہے گی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکے اندر تقویٰ پیدا ہو جائے اور اس کے ایمان ویقین میں اضافہ ہو اور اس کی باطنی قوت بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ سیدنا ذو فضل صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ اس اسم مبارک کا نقش روحانی قوت حاصل کرنے کے لئے اور ایمان ویقین میں پختگی پیدا کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، و، ط، م، ف، ش، ذ یا ف ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۹	۲۳۳	۲۳۶	۲۲۲
۲۳۵	۲۲۳	۲۲۸	۲۳۴
۲۴۳	۲۳۸	۲۳۱	۲۲۷
۲۳۲	۲۳۶	۲۳۵	۲۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۰۲	۳۱۰
۳۰۹	۳۰۷	۳۰۴
۳۰۳	۳۱۱	۳۰۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ض یا ت ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵	۲۳۱	۲۲۸	۲۳۶
۲۳۷	۲۲۷	۲۳۳	۲۲۲
۲۳۲	۲۲۴	۲۳۵	۲۲۹
۲۲۶	۲۳۸	۲۲۴	۲۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۳	۳۰۹	۳۰۸
۳۱۱	۳۰۷	۳۰۲
۳۰۶	۳۰۴	۳۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ پھیلا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۲۲	۲۲۹	۲۳۳
۲۲۸	۲۳۳	۲۳۵	۲۲۳
۲۳۱	۲۲۷	۲۲۳	۲۳۸
۲۲۵	۲۳۷	۲۳۲	۲۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۰۹	۳۰۳
۳۰۲	۳۰۷	۳۱۱
۳۱۰	۳۰۴	۳۰۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۶	۲۲۵	۲۳۷
۲۲۳	۲۳۸	۲۳۱	۲۲۷
۲۳۵	۲۲۳	۲۲۸	۲۳۳
۲۲۹	۲۳۳	۲۳۶	۲۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۶	۳۱۱	۳۰۳
۳۰۴	۳۰۷	۳۰۹
۳۱۰	۳۰۲	۳۰۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا ذوالفضل صلی اللہ علیہ وسلم ۹۲۰ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر دوگنی ہو جائے۔

گلے میں ڈالنے والے یا بازو پر باندھنے والے نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کرنی چاہئے۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
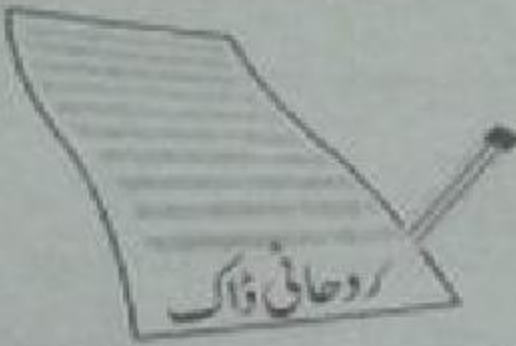
ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی)

میرا ایک بھائی ہے جو کہ پچھلے چار سالوں سے نہ جانے کیوں دبلا ہوتے چلا جارہا ہے۔ بہت علاج کرتے ہیں رپورٹ بھی نارمل ہوتی ہے اسے دکھانے پر پتہ چلا کہ اسے کسی نے کچھ کردیا ہے اور اس کے اوپر کوئی بلا بھی ہے۔ بڑے ڈاکٹروں کو دکھانے کی حیثیت نہیں ہے سمجھ میں نہیں آرہا ہے اسے اللہ کی طرف سے دکھ ہے یا کچھ اور۔

ہمارے گھر میں ذرا بھی سکون نہیں رہتا ہر کوئی بیمار رہتا ہے، روزگار میں کوئی ترقی نہیں ہوتی ہے۔ والد صاحب قرض میں دبتے چلے جارہے ہیں۔ جب بھی بڑے بھائی کو باہر جانے کا موقع ملتا ہے تو کچھ نہ کچھ رکاوٹ آجاتی ہے والدہ صاحبہ کی طبیعت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ علاج سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے دکھانے پر پتہ چلا کہ ہمارے گھر پر روزگار پر کسی نے کوئی جادو کردیا ہے۔ ہمارے خاندان والے ہم سے بہت خار کھاتے ہیں، ہماری خوشی ہماری ترقی انہیں پسند نہیں ہے۔ جانتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے ہماری زمین پر طرح طرح سے قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور تھوڑا حصہ تو لے بھی لئے ہیں آپ مہربانی فرماکر کوئی دعا بتایئے اور کوئی عمل بھی جس سے اللہ تعالیٰ ہماری مشکلوں کو دور کردے۔

میں اپنے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں لیکن خط کی طوالت سے فکر مند ہوں۔ میری عمر ۱۹ سال ہے۔ میں (B.A) کی طالبہ ہوں لیکن مجھ میں کچھ بھی اعتماد نہیں ہے۔ میں بہت ڈرتی ہوں، کچھ بھی کسی سے کہہ نہیں سکتی، ٹیچر کا جواب باوجود آنے کے نہیں دے سکتی مجھ میں شرم بہت ہے میں کسی سے کھل کر نہیں سکتی۔ اگر مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی رہتی ہے تو میری آواز کانپنے لگتی ہے یہاں تک کہ اپنی ماں سے بھی بات کی وضاحت کرتی ہوں تو یہی حال رہتا ہے۔ میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں لیکن غیر اعتمادی آڑے آجاتی ہے اپنے آپ کو ہر ایک سے کم تر سمجھتی ہوں۔ چار لوگوں کے بیچ میں دبلی سی اور خاموش رہتی ہوں مبادا کوئی حرکت ایسی نہ کروں جس سے شرمندگی اٹھانی پڑے۔ میرے زیادہ دوست بھی نہیں ہیں۔ میں ہر ایک سے گھلنا ملنا چاہتی ہوں لیکن ناکام ہوں۔ تنہائی کی وجہ سے مجھے سوچنے کی بھی عادت بہت ہوگئی ہے اور اکیلے میں بڑبڑاتی ہوں۔ اپنے اس حال سے میں بہت پریشان ہوں آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے میں بااعتماد بنوں۔ کوئی دعا وغیرہ بتایئے صحت بھی میری ٹھیک نہیں رہتی ہے، بہت کمزور ہوں، سر کے بال جھڑ گئے ہیں علاج سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ماہواری بھی صحیح طریقے سے نہیں آتی اور میرے سینے میں دونوں طرف بہت درد رہتا ہے۔ شرم کی وجہ سے اور کچھ مالی پریشانیوں کی وجہ سے کسی کو بھی نہیں بتاتی ہوں۔ درد بے انتہا رہتا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے یہ کسی بڑی بیماری کی گانٹھ ہے اس بیماری سے چھٹکارہ پانے کے لئے کوئی دعا بتایئے اور بزرگ میری عمر ۲۰ سال ہونے والی ہے اور ابھی تک میرے لئے کوئی رشتہ نہیں آیا ہے، جس سے امی پریشان اور فکر مند رہتی ہیں اور میں شرمندہ رہتی ہوں کہ مجھ سے چھوٹی عمر کی لڑکیوں کی شادی ہوگئی ہے۔ امی کا خیال ہے کہ کسی نے رشتہ نہ آنے پر کچھ کردیا ہے لیکن میں یہ سب نہیں مانتی۔ میں چند وظائف بھی کرچکی ہوں میں اللہ کے فضل سے پنج گانہ نماز پڑھتی ہوں لیکن دل میں کوئی سکون نہیں ہوتا ہے اپنے آپ کو سب سے زیادہ گناہ گار سمجھتی ہوں، ہر وقت مجھے کسی بات کا ڈر لگا رہتا ہے اور میں بہت ڈرتی ہوں اپنی آگے کی زندگی سے۔ آپ میری پریشانی دور فرمائیں۔

میرے نام کا اور تاریخ پیدائش کا عدد بتائیں اور کوئی عمل بھی جو ہم آسانی سے کرسکیں۔ روزی میں اضافہ ہونے اور قرض ختم ہونے کی دعا بتائیں۔ سماج

میں عزت بڑھے اس کی بھی دعا چاہتی ہیں۔ میری تاریخ پیدائش ۱۲ر دسمبر کی صبح ۸ بجے ۱۹۸۹ء، جمعرات کا دن۔

میں جوابی لفافہ بھی ساتھ بھیج رہی ہوں اگر آپ میگزین میں شائع کریں۔ خط کافی طویل ہوگیا ہے اس کے لئے معافی چاہتی ہوں ابھی اور بھی بہت سی پریشانیاں ہیں انشاء اللہ دوسرے خط میں ہم لکھیں گے۔ غلطی کے لئے معافی چاہتی ہوں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی ہر ہر پریشانی کو دور فرمائے۔ (آمین)

جواب

سکھ اور دکھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں۔ انسان کو راحت ملے یا آفت، سب منجانب اللہ ہی ہوتی ہے لیکن ادب کا تقاضہ یہ ہوتا ہے کہ بری چیزوں کی نسبت اللہ کی طرف نہ کی جائے۔ راحتیں ملنے پر اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور اس کو اللہ کا فضل وکرم سمجھا جائے اور جب انسان کسی آفت یا مصیبت کا شکار ہوجائے تو اس کو اپنے گناہوں کی سزا سمجھے یا پھر اس کو آزمائش تصور کرے اگرچہ آفت اور مصیبت بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں آتی لیکن ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ اس طرح کی چیزوں کی نسبت اللہ کی طرف نہ کی جائے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو اللہ شفا دیتا ہے۔ حالانکہ انہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ جب اللہ مجھے بیمار کرتا ہے تو پھر وہی شفا بھی دیتا ہے۔ انہوں نے بیماری کی نسبت اپنی طرف کی اور شفا کی نسبت اللہ کی طرف کی۔

آپ کا بھائی جسمانی مرض کا شکار ہے اسے کسی اچھے حکیم یا اچھے ڈاکٹر کو دکھائیں۔ انشاء اللہ مرض پکڑ میں آجائے گا اور جب مرض پکڑ میں آجائے گا تو علاج بھی صحیح ہوجائے گا۔ صحیح علاج کے لئے صحیح تشخیص ہوجانی ضروری ہے۔ بے شک اس دنیا میں جنات اور جادو اور دیگر بلائیں بھی انسانوں کی تندرستی تباہ کرتی ہیں لیکن ہر تکلیف پر یہ گمان کرلینا کہ شاید کسی نے کچھ کرادیا ہے محض ایک وہم ہے اور وہم بجائے خود ایک ناقابل علاج بیماری ہے۔ اگر کسی معتبر عامل سے بھی آپ علاج کرالیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ جسمانی امراض کا علاج بھی قرآنی آیات سے کیا جاتا ہے اور یہ علاج بھی نسبتاً کارگر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ایڈز، کینسر، شوگر اور دیگر امراض خبیثہ سے روحانی علاج کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو نجات مل گئی ہے۔ اور وہ اللہ کے فضل سے تندرست ہوگئے ہیں۔ س کا یہ گمان کہ عاملین صرف جادو اور جنات زدہ لوگوں کا ہی علاج کرسکتے ہیں خام خیالی ہے۔ اگر عامل واقعی عامل ہو تو وہ جسمانی امراض کا علاج بہتر انداز سے کرسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں ہر طرح کی بیماری کا علاج موجود ہے۔ قرآن حکیم ایک ایسا خزانہ ہے۔ روحانی، ذہنی، جسمانی امراض کے لئے شفا کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم کا اصل مقصد انسان کی رہنمائی کرنا ہے اور وہ ہدایت کا سب سے موثر ذریعہ ہے لیکن اس کی بے شمار آیات انسانوں کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات دلانے میں موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اگر آپ اپنے بھائی کے گلے میں سورۂ فاتحہ کا نقش بھی ڈال دیں تو بھی وہ انشاء اللہ بیماری سے نجات حاصل کرلے گا۔ سورۂ فاتحہ کا نقش ہر جسمانی بیماری میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے اور میں نے جب بھی کسی مریض کو یہ نقش دیا ہے اس کو اللہ کے فضل وکرم سے بیماری سے چھٹکارا ملا ہے۔ سورۂ فاتحہ کا نقش یہ ہے اس کو کالی پینسل سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے بھائی کے گلے میں ڈال دیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

ڈبلے پن کو دور کرنے کے لئے یہ عمل کریں کہ ایک کلو چنے منگا کر ہر ایک چنے پر ایک مرتبہ ''یا قوی'' پڑھیں اور روزانہ ۱۱۶ چنے اُبال کر اپنے بھائی کو ناشتے سے پہلے کھلائیں۔ اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے بھائی کی کمزوری دور ہوگی اور اس کے جسم پر فربہی آنے لگے گی۔ روزگار کے لئے آپ اپنے بھائی کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد تین مرتبہ ''یا مُغنی'' پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے انہیں روزگار مل جائے گا۔

آپ کا یہ کہنا کہ شاید آپ کے خاندان والوں نے آپ پر جادو کروا دیا ہے جس کی وجہ سے آپ کے لئے روزی کے دروازے بند ہوگئے ہیں صحیح بھی ہوسکتا ہے، اور یہ محض ایک وہم بھی ہوسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے گلی کوچوں میں عاملین کی دکانیں سیکڑوں کی تعداد میں کھل گئی ہیں تب سے سفلی عمل کو بہت فروغ ملا ہے اور شریفوں کا ناک میں دم ہوکر رہ گیا ہے۔ آج کی افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ چند روپوں کی خاطر کوئی بھی شخص خوف خدا سے محروم عامل کا سہارا لے کر کسی کو بھی برباد کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ اور غلط قسم کے عملیات سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کے چلتے چلاتے کام کو باندھنے کی ناجائز جدوجہد شروع ہوجاتی ہے جو اکثر کارگر بھی ثابت ہوتی ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خواہ مخواہ کے توہمات اور عقائد کی کمزوری نے بھی انسانوں

کو گمراہ کر رکھا ہے۔ میں چالیس دہائیوں سے اس روحانی خدمات میں لگا ہوا ہوں۔ اور میرے پاس اب تک ایک کروڑ سے زیادہ مریض روحانی علاج کے لئے آ چکے ہیں ان میں کی اکثریت صرف وہم کا شکار تھی۔ بلاشبہ خاندان میں زیادہ تر لوگ بدخواہ ہی ہوتے ہیں اور رشتے داروں سے آج کل ہمدردی کم ہی ہے اور زخم زیادہ ملتے ہیں۔ اور رشتے داروں سے اتنی سیدھی دھمکیاں بھی وصول ہوتی رہتی ہیں لیکن دھمکیاں بھی ہمدردیوں کی طرح صرف جمع خرچ تک محدود ہوتی ہیں۔ کسی پر جادو کرانے کے لئے اور کسی کا کام باندھنے کے لئے اچھے خاصے پیسے بھی خرچ ہوتے ہیں اور خرچ کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی پھر خرچ کرکے بھی ایسا نہیں ہوتا کہ عامل اپنے برے ارادوں میں کامیاب ہو جائے۔ بہت سے عامل صرف ملنے اور باتوں سے عامل نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بالکل کورے ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہ مخواہ ڈرنا اور خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہونا درست نہیں ہے۔ پھر آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بچانے والے کے ہاتھ مارنے والے سے لمبے ہوتے ہیں۔ جب ہم سب کا محافظ اللہ ہے۔ اللہ کے پیدا کردہ فرشتے ہیں تو ہمیں رشتے داروں کی دشمنی کا اس درجہ خوف نہیں کرنا چاہئے کہ وہ تمام قدرت میں دخیل ہو جائیں گے۔ اور ہمارے ہر ارادے کو پامال کر دیں گے۔ دشمن جو کر رہا ہے اسے کرنے دیں ہمیں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ آپ کا روزگار کسی نے باندھ رکھا ہو تاہم اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ آپ کے روزگار کو باندھ دیا گیا ہے تو روزانہ صبح شام حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۵۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ اور ظہر کی نماز کے بعد آیت کریمہ کا ورد تین سو مرتبہ کریں۔ انشاءاللہ ان وظائف کی پابندی سے آپ کا روزگار کھل جائے گا۔ اور اگر آپ حضرات سحر اور کرنی کرتوت کی لپیٹ میں ہوں گے تو اس سے نجات مل جائے گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کرنی کرتوت سے انسان احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے اس کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں اور اس کے عزائم میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اس لئے دشمنوں کو شکست دینے کے لئے آپ کو اپنے حوصلے برقرار رکھنے چاہئیں اور احساس کمتری کی دلدل سے ابھر کر اپنے ارادہ کا سفر جاری رکھنا چاہئے۔ انسان جب کوشش کرتا ہے تو اللہ اس کو کامیابی عطا کرتا ہے یہ سوچ کہ کسی نے ہم پر کچھ کرا دیا ہے اس لئے ہم ناکام اور برباد ہیں انسان کو پنپنے نہیں دیتی اور اس کے تمام اعضاء معطل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اعضاء کا معطل ہو جانا عزائم کا کمزور پڑ جانا اور حوصلوں میں بے یقینی کا پیدا ہو جانا زندگی کو تقریباً ہلاک کر دیتا ہے۔ اور دشمنوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اگر آپ اپنے دشمنوں کو شکست دینا چاہتی ہیں تو خود کو احساس کمتری سے نکالیں۔

اس سوچ و فکر سے خلاصی حاصل کریں کہ کسی نے آپ پر کچھ کرا دیا ہے اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اس خدائے قادر مطلق پر مکمل بھروسہ رکھیں جو کسی کی جدوجہد کو رائیگاں نہیں کرتا۔ اور ہر قدم اٹھانے والے کو منزل مقصود عطا کرتا ہے۔ اگر آپ یقین کے ساتھ مذکورہ وظائف کی پابندی رکھیں گی تو انشاءاللہ آپ کے لئے روزی کے دروازے بھی کھل جائیں گے اور آپ کی جائیدادی اعانت بھی مل سکیں۔

آپ نے اپنے بارے میں جو کچھ بھی لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ زبردست احساس کمتری کا شکار ہیں۔ جب کہ آپ کو اللہ نے بے شمار صلاحیتیں عطا کی ہیں لیکن آپ خواہ مخواہ احساس کمتری کا شکار ہو کر اپنے مالک کی عملی ناشکری میں مبتلا ہیں۔ جو لڑکی اپنے خاندان کی بھلائی چاہتی ہے ہر وقت یہ فکر ہوتی ہے کہ اس کے اہل خانہ خوش حال زندگی گزاریں جس لڑکی کو اس بات کی فکر دامن گیر ہو کہ اس کے بھائی جو اس کے مالک کا اصل سرمایہ ہیں پھلے پھولیں تو وہ لڑکی تو انتہائی ہوش مند لڑکی ہے اور ایسی لڑکی بھی اگر احساس کمتری کا شکار ہو جائے تو حیرت کی بات ہے۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ احساس کمتری سے باہر نکلئے اور نئے حوصلوں کے ساتھ اپنی زندگی بسر کیجئے اور افراد خانہ کو بھی نئے حوصلے عطا کیجئے اگر کسی کے حوصلے ختم ہو جاتے ہیں تو اس کا سب کچھ ہی ختم ہو جاتا ہے اور مسلمان اس کو کہتے ہیں کہ جو برے سے برے حالات میں بھی مایوسی کا شکار نہ ہو اور خراب سے خراب صورت حال میں بھی اپنے رب کی رحمتوں سے ناامید ہو جانے کی غلطی نہ کرے۔

آپ کی عمر ابھی زیادہ نہیں ہے۔ آج کے دور میں لڑکی کی شادی ۲۲ سال کے بعد ہی ہونی چاہئے۔ اس حساب سے ابھی دو سال بعد آپ کی شادی ہونی چاہئے اور لڑکی کی شادی اگر ۳۰ سال کی عمر میں بھی ہو جائے تو اس کا کچھ نہیں بگڑتا البتہ ۳۰ کی لکیر پار کرنے کے بعد اگر پیغام نہیں آ رہے ہوں تو تشویش کی بات ہے۔ تاہم اگر کسی مصلحت کی وجہ سے آپ یہ چاہتی ہوں کہ آپ کی شادی جلد ہو جائے تو ہر بدھ کو سورۂ یوسف کی تلاوت عصر کے بعد ایک بار کریں اور اپنی شادی کی دعا کر لیا کریں۔ انشاءاللہ چند ماہ میں کوئی بہتر پیغام موصول ہوگا۔ آپ کے نام کا عدد ۳ ہے۔ اس حساب سے آپ کے لئے انگریزی ۳، ۲۱، اور ۳۰ تاریخیں اہم ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کیا کریں۔

آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔ اور آپ کے دشمن عدد ۴ اور ۸ ہیں۔ ۴ اور ۸ کی اشیاء اور افراد سے خود کو دور رکھنے کی کوشش کریں اسی میں آپ کی عافیت ہے۔ ۳ اور ۷ اعداد کی چیزیں اور افراد انشاءاللہ آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے۔ آپ کے لئے ۶، ۱۲، ۱۷ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ آپ کے لئے بدھ کا دن اہم ہے۔ اور آپ کے لئے ۲۴ر اگست سے ۲۳ر ستمبر کے درمیان کا زمانہ اہم ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ چونکہ آپ کا برج سنبلہ ہے اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اگر آپ کی منگنی کسی لڑکے سے ہوگی تو وہ طویل عرصہ تک قائم رہے گی اور تقریباً منگنی قائم ہونے کے ڈھائی سال کے بعد شادی ہوگی۔ چٹ منگنی پٹ بیاہ آپ کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔

آپ کی شادی ان لڑکوں کے ساتھ کامیاب رہے گی جن کی تاریخ پیدائش ۲۴ر اگست سے ۲۳ر ستمبر یا ۲۴ر اکتوبر سے ۲۳ر نومبر کے درمیان ہو۔ آپ کو پکھراج اور یاقوت اللہ کے فضل سے راس آئیں گے۔ آپ کا اسم اعظم یالطیف ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۱۲۹ مرتبہ اس کا ورد رکھیں۔

یہ سب حسابی اندازے ہیں اور علم الاعداد کی رو سے آپ کی مبارک اور غیر مبارک تاریخوں اور افراد و اشیاء کا تعین کر دیا ہے لیکن اصل چیز اللہ کا فضل و کرم ہے۔ جس انسان پر اللہ کا فضل ہو جائے اس کو کامیابیوں سے کوئی بھی محروم نہیں کر سکتا اور جس شخص پر سے اللہ کی رحمتیں نظریں پھیر لیں تو اسے کوئی بھی فارمولہ کامیابیوں سے ہمکنار نہیں کر سکتا۔ لیکن بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اسباب و علل کی اس دنیا میں انسان تجربات کو ملحوظ رکھ کر زندگی گزاریں اور ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اس کی رحمتوں کے امیدوار رہیں۔ اس کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں ان پر قناعت کریں۔ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے کے بعد اچھی بری تقدیر پر قناعت کرنا بھی ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو لوگ اسباب و علل کو ملحوظ رکھتے ہیں فضل خداوندی عمومی طور پر ان کے حصے میں آتا ہے۔ آنکھیں بند کرکے کوئی بھی راستہ طے کرنا ایمان کے منافی ہے اسی طرح کسی سبب کو توحید کے خلاف سمجھنا بھی نادانی ہے۔ اسباب اللہ کے پیدا کردہ ہیں، اللہ ہی مسبب الاسباب ہے۔ جو لوگ اسباب کو نظر انداز کر دیتے ہیں وہ فضل خداوندی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اسباب کو ملحوظ رکھیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ انشاء اللہ ایک دن آپ کی کشتی طوفانوں سے نکل جائے گی۔

زندگی کے نشیب و فراز

سوال از: محمد پرویز علی ——— غازی آباد

آپ میرے لئے دعا کریں اللہ پاک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہماری تمام پریشانیوں کو دور کر دیں اور آپ میری تمام جملہ پریشانیوں اور مشکل کا حل بتا دیں بڑی مہربانی ہوگی۔ میں کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے ہر سیکنڈ دماغ پر الجھن سوار رہتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آسمان اور زمین کے بیچ میں لٹکا ہوا ہوں، یونس کی طرح مچھلی کے پیٹ میں قید ہوں اور غموں کے اندھیرے میں سمندر میں غوطہ لگا رہا ہوں۔

میرا دین بھی برباد ہو رہا ہے اور میری دنیا بھی برباد ہو رہی ہے اکو... اور میری اہلیہ بیمار رہتی ہے ہم دونوں کا بدن کمزور اور سوکھتا جا رہا ہے۔ اہلیہ کا... لاش کی طرح ہوتا جا رہا ہے۔ میرے گھر اور سینے میں ہر وقت درد رہتا ہے... دنیاوی کام تو دور ہلکے سے ہلکا بھی کام نہیں کر پاتا ہوں جس کی وجہ سے... جسمانی دماغی اور مالی حالت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ہم لوگوں پر ہر طرح کی بندش اور بددعا کر دی گئی ہے، اہلیہ کی بیماری بھی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے... دعا اور تعویذ اور دعا کا اثر نہیں ہو رہا ہے۔ حاسد لوگوں نے گھر اور کاروبار سب ہر طرح کی بندش کر دی گئی ہے ہر طرح کی ترقی یکا یک رک گئی، ساری خوشی غم میں بدل گئی ہے۔ سال بھر سے آپ سے رابطہ چاہ رہا ہوں لیکن بستر سے اٹھنے نہیں دیا جا رہا ہے۔ اپنے حالات لکھنے کے لئے قلم نہیں اٹھانے دیا جا رہا ہے سال بھر ہمت کرنے کے بعد زبردستی قلم اٹھا کر لکھ رہا ہوں ابھی بستر پر لیٹا ہوا ہوں، کاہلی سستی اور نیند چاروں طرف سے گھیرے رہتی ہے۔ دنیا کا ایک بھی کام کرنے کا دل نہیں کرتا۔ ایک تنکا بھی چھونے اور کہیں جانے کا دل نہیں کرتا ہمت بالکل ختم ہو چکی ہے۔ میری زندگی سے خوشی کوسوں میل دور چلی گئی ہے پوری زندگی آج تک کوئی کاروبار میں کامیابی نہیں مل سکی بڑھاپا آ گیا ابھی تک لائف سیٹ نہیں ہو سکا ہے زندگی ایک کھیل اور مذاق بن کر رہ گیا ہے۔

ماں باپ اور خاندان والوں کی خدمت کرنے کا بہت شوق ہے مگر لوگوں کی بھی خدمت نہیں کر پا رہا ہوں جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی سخت ناراض ہیں، بددعائیں دے رہے ہیں۔

حضرت سے گزارش ہے کہ کوئی ایسی دعا بتا دیں جس کو پوری زندگی ہر گھنٹے رات دن پڑھتا رہوں جس سے اللہ اور اس رسول کی ساری مخلوق ہم سے محبت کرنے لگے۔ میں سب کا محبوب بن جاؤں، دنیا میں کوئی میرا دشمن نہ رہے سب ہمیں محبت کرنے لگیں اور میں مستجاب الدعوات بن جاؤں، میری ساری بندش، جادو ٹونا کرنی اور کرتوت، حسد اور جلن ختم ہو جائے اور اللہ میری دنیا بھی بنا دے دین بھی بنا دے۔ اور آخرت بھی سنوار دے۔ اس کے لئے ہم کو بھی تعویذ دیں اور میری اہلیہ کو بھی تعویذ دیں تاکہ اہلیہ کی بھی ساری خوشی واپس ہو جائے۔ اور ہم لوگوں کی اللہ پاک عمر میں بھی برکت عطا فرمائے۔ (آمین آمین)

جواب

آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ حد سے زیادہ مایوسی کا شکار ہیں حالانکہ مایوسی کسی بھی صاحب ایمان کے لئے فقط ایک عیب ہے۔ قرآن میں صاف طور پر یہ فرمایا گیا ہے لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ قرآن کہتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے

ہوں اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ بے شک آپ زندگی کے نشیب و فراز کا شکار ہیں۔ حالات کی اونچ نیچ آپ کے دل کو پریشان کئے ہوئے ہے۔ لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آپ کو معذوری اور مجبوری کس قسم کی ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ کا جسم معذور ہے اور چلنے پھرنے کے اہل نہیں ہیں تو یہ ایک تشویشناک بات ہے لیکن اگر ایسا نہیں ہے اور صرف تساہل اور سستی آپ کے پیروں کی زنجیر بنی ہوئی ہے تو پھر یہ ایک افسوسناک بات ہے اور اس پر افسوس ہوتا ہے اگر اللہ نے آپ کو چلنے کے لئے پیر اور کام کرنے کے لئے ہاتھ اور سوچنے سمجھنے کے لئے دماغ عطا کیا ہے تو پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا اچھا نہیں ہے۔ آپ رشتے داروں کی محبت اور چاہت کس طرح حاصل کر سکتے ہیں جب کہ آپ کی جیب خالی ہے۔ اس دنیا میں جب تک آپ لوگوں کی مدد نہ کریں تو وہ آپ کی عزت کیسے کر سکیں گے۔ آج کل تو احسان کرنے والوں کی بھی درگت بنائی جارہی ہے اور جو لوگ پھول پاشی کا کام کرتے ہیں پتھر ان پر بھی اچھل رہے ہیں تو پھر آپ جیسے لوگوں کو چاہتیں اور محبتیں کیسے میسر آئیں گی آپ تو چاہتے ہوئے بھی کسی کی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ خدمت کرنے کے لئے پیسے کی ضرورت پڑتی ہے۔ وہ آپ کے پاس نہیں ہے۔ چاہتیں اور توجہات حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کی ضرورت پڑتی ہے۔ سستی اور کاہلی کی وجہ سے وہ بھی آپ سے نہیں ہوتا تو پھر رشتے دار کیونکر آپ کو چاہیں گے اور کیونکر آپ کے سامنے اپنا سر جھکائیں گے۔ یہ دنیا مفادات کی دنیا ہے لوگ ازراہ مفادات رشتے جوڑتے ہیں۔ گھر میں آنا جانا رکھتے ہیں اور جب ان کے مفادات پورے نہیں ہوتے تو وہ آہستہ آہستہ اپنا منہ موڑ لیتے ہیں اور آہستہ آہستہ تعلقات ختم کر لیتے ہیں۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ سستی اور کاہلی کو طلاق دیدیں اور اس سوچ و فکر سے آزادی حاصل کرلیں کہ آپ پر کسی نے کچھ کرادیا ہے۔ ایک نئے عزم اور ولولے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں اور رزق حلال کے لئے بھاگ دوڑ شروع کردیں۔ اس دنیا میں جو صاحب حیثیت ہوتا ہے وہی مقبولیت حاصل کرلیتا ہے اور جو صاحب حیثیت نہیں ہوتا وہ صلاحیتوں کے باوجود لوگوں کی نظروں میں اپنا مقام نہیں بنا پاتا۔ اس لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ انسان خود کفیل بننے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی مدد کرنے کا خود کو اہل بنائے تاکہ لوگوں کی ضرورتیں اس سے وابستہ رہیں اور جب لوگوں کی ضرورتیں انسان پوری کرے گا تو لوگ اس کی عزت اور اس کی قدر و منزلت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور مرنے کے بعد بھی اس کو یاد کرنے پر مجبور ہوں گے۔ خدمت، ہمدردی اور عطا ایسے جوہر ہیں جو انسان کا سر بلند کرتے ہیں اور ان اوصاف کی وجہ سے انسان دشمنوں میں بھی مقبول ہوجاتا ہے۔ آج ہندوستان میں ہزاروں ایسے بزرگوں کے مزارات ہیں جو خدمت خلق کی وجہ سے اپنی زندگی میں مقبول تھے اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تب بھی اللہ کے بندے انہیں نہیں بھول پائے۔ اور آج بھی ان کے مزارات پر انسانوں کا ہجوم لگا رہتا ہے اور بندے بھی ان کی بزرگی اور عظمتوں کے قائل ہیں۔ مزارات پر جو کچھ ہوتا ہے وہ کتنا صحیح ہے اور کتنا غلط یہ الگ بحث ہے لیکن انسانوں کی بھیڑ سے صاحب مزار کی عزت و عظمت کا اندازہ تو ہو ہی جاتا ہے۔ یہ اکابرین جن کے مزارات پر اللہ کے بندوں کا تانتا بندھا ہوا ہے یہ محض ان کی بزرگی اور یہ محض ان کی عبادت وریاضت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ اس لئے بھی ہے کہ صاحب مزار اپنی زندگی میں اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف رہے اور انہوں نے بندگان خدا کی ہمدردی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان یہ چاہے کہ قیامت تک اس کا نام زندہ رہے تو وہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرے اور ضرورت مندوں کی حتی الامکان ضرورتیں پوری کرے یہ اس وقت ممکن ہے جب انسان خود کسی قابل ہو اور کسی قابل بننے کے لئے کسی معجزہ کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اپنی جدوجہد سے خود کو کسی قابل بنانے کے لئے مہم شروع کرنی چاہئے اور جب کوئی خود کو کسی قابل بنانے کا ارادہ کرتا ہے اور جدوجہد کا آغاز بھی کردیتا ہے پھر اللہ کا فضل وکرم اس کو کامیابی سے ہمکنار کرادیتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے فرمایا تھا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی مانگنے والے سے عطا کرنے والا انسان افضل ہے۔ اور جب انسان کچھ نہیں کرتا تو پھر وہ مجبوراً لوگوں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے جو ایک ناپسندیدہ فعل ہے اور یہ فعل انسان کو سب کی نظروں سے گرادیتا ہے۔ اس دنیا میں اس انسان کی وقعت باقی نہیں رہتی جو اپنی ضرورتوں کا اظہار لوگوں کے سامنے کرے اس کے برعکس وہ انسان جو دوسروں کی مدد کرنے کا اہل ہوتا ہے اور اپنی فیاضی کی وجہ سے وہ ضرورت مندوں کی مدد کرتا رہتا ہے تو لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ آپ خود کو کسی قابل بنائیں اور اس کے لئے تمام خیالات سے پیچھا چھڑا کر کسی جدوجہد کا آغاز کریں۔

گھر کی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے جمعرات کے دن نماز فجر کے بعد ایک بوتل پانی پر سورۂ فاتحہ چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں اور اس پانی کو سات دن تک صبح شام خود بھی پئیں اور سب گھر والوں کو بھی پلائیں۔ انشاء اللہ اس پانی سے رفتہ رفتہ سب کی بیماریاں دفع ہوں گی اور آہستہ آہستہ سب لوگ تندرست ہوجائیں گے۔ جب تک پوری طرح تندرست نہ ہوجائیں تو اسی طرح ہر ہفتے بوتل تیار کرتے رہیں اور پیتے رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر میں نماز اور تلاوت قرآن کا ماحول بنائیں۔ نماز اور قرآن کی تلاوت سے بھی صحت بحال رہتی ہے اور سستی اور کاہلی سے بھی نجات ملتی ہے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے جن گھروں میں لوگ نماز نہیں پڑھتے اور قرآن حکیم کی تلاوت نہیں

کرتے وہ گھر نحوست کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور ان گھروں کی خیر و برکت ختم ہو جاتی ہے۔ نماز سے عمر میں بھی برکت ہوتی ہے اور روزی میں بھی۔ اور نماز اللہ کو راضی کرنے کا سب سے زیادہ موثر ذریعہ ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد اپنے روزگار کی دعا کیا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد یا وہاب ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ ان شاء اللہ اس وظیفے کی پابندی سے روزگار عطا ہوگا۔ اور مفلسی سے نجات ملے گی لوگوں کی نظروں میں مقبول ہونے کے لئے اس وظیفے کو روزانہ ۱۲۵ مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھنے کا معمول بنا ئیں۔ ان شاء اللہ چند مہینوں کی پابندی کے بعد آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ لوگ آپ سے محبت کر رہے ہیں اور آپ کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ وظیفہ یہ ہے یا اللّٰہ المعبود فی کل فعالہ یا اللّٰہ۔ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی ناداری کو دور کرے آپ کو تنگ دکاہلی سے نجات دے۔ اور لوگوں کی نظروں میں آپ کی قدر پیدا کرے (آمین)

اجازت عمل اور خواب کی تعبیر

سوال از: ایوب پاشا ——— گوولار ضلع کرناٹک

میرا نام ایوب پاشا ہے اور میرا شاگردی نمبر T.436/08 ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی درود شریف کی زکوۃ ادا کرنے کے لئے چار خط روانہ کئے تھے مگر کوئی جواب نہیں ملا اور آفس میں بھی بہت مرتبہ فون کیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ کے نمبر پر بھی فون کیا مگر آپ سے بات چیت نہ ہو سکی۔ اس لئے یہ خط اطلاع کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ میرا سورۂ یٰسین کا چھٹا چلہ عنقریب تکمیل پر ہے۔ اور ان شاء اللہ اگلے چلے سے درود شریف کی زکوۃ ادا کروں گا۔ مجھے سورۂ یٰسین کے چلوں سے متعلق رہنمائی کی ضرورت تھی کیا چلہ جگہ بدل کر بھی کر سکتے ہیں۔؟ کیونکہ مجھے ملازمت کے سلسلے میں باہر جانا پڑ رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اس سے متعلق رہنمائی فرمائیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے ایک خواب کی تعبیر بتائیں۔

خواب: میں یہ دیکھتا ہوں کہ میری والدہ جن کا نام زمرد النساء ہے اسپتال میں (Admit) ہیں اور وہ قلب کے مرض میں مبتلا ہیں اور ان کا علاج چل رہا ہے میں ان کے پاس ٹھہرا ہوں۔ میں تھوڑی دیر کے لئے باہر آتا ہوں اور جب وارڈ کے اندر جانے کے لئے قریب پہنچا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری والدہ کی طبیعت بہت سیریس ہو گئی ہے۔ اور انہیں آکسیجن لگا کر آپریشن کے لئے لے جایا جا رہا ہے اور میں گھبرا جاتا ہوں اور روتے ہوئے نرس سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہوا۔؟ تو وہ کہتی ہے کہ انہیں آپریشن کرنا پڑے گا۔ میں یہ بتا دوں کہ جو اسپتال کی عمارت تھی وہ ہمارے عربی مدرسہ انوار العلوم کی تھی جس میں تین کمرے ہیں۔ درمیان والے کمرے میں میری والدہ (ایڈمٹ) تھیں۔ اتنے میں میری والدہ کی آنکھ کھل گئی اور جب دیکھا تو رات کے ایک بج کر ۵۰ منٹ تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک بھیانک آواز مجھے سنائی دی جیسے کہ Jet plane کی ہوتی ہے اور میری آنکھ کھل گئی پھر خواب ختم ہو گیا اور میرا دل چھوڑ نا شروع کر دیا ہے۔ بہت بڑا دھماکہ ہونے والا ہے۔ میرے ساتھ میرے دو بھائی سو رہے تھے اور ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میرا وہم ہے۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری والدہ آج سے ایک سال پہلے انہیں دنوں میں شدید مرض میں مبتلا تھیں، زندگی اور موت سے لڑ رہی تھیں مگر اللہ کے فضل و کرم سے شفایاب ہو گئی اور اب صحت مند ہیں۔ مگر وہ قلب کے مرض سے نہیں بلکہ شوگر زیادہ ہونے اور یرقان کی وجہ سے تھا۔

مہربانی فرما کر میرے اس خواب کی تعبیر بتلائیں اور اگر اس کی تعبیر بری ہے تو اس سے بچنے کی تدابیر بھی بتلائیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اس کی تعبیر اچھی ہو۔ بہت امید ہے یہ خط لکھ رہا ہوں اسے اگلے شمارے میں ضرور جگہ دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی اور تحریر میں کچھ غلطیاں ہوں تو معذرت چاہتا ہوں۔

جواب

شاگردوں کو جو کتابچہ بھیجا جاتا ہے اس میں جو بھی وظائف درج ہیں ان سب کی شروع میں اجازت دیدی جاتی ہے۔ ہر عمل کی الگ الگ اجازت لینی ضروری نہیں ہے۔ جہاں تک جگہ اور وقت کی بات ہے تو وہ ایک ہی رہنا چاہئے لیکن اگر مجبوری ہو تو دونوں میں سے کسی کو تبدیل کر سکتے ہیں اگر جگہ بدل دیں تو کوشش کریں کہ وقت پہلے والا رہے۔ وقت اور جگہ کے تعین سے روحانیت جلد قبضے میں آتی ہے۔ اسی لئے ماہرین کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ وقت اور جگہ بہت مجبوری میں بدلی جائے۔ آپ نے جو مجبوری ظاہر کی ہے وہ قابل قبول ہے آپ تبادلہ ہو جانے کی وجہ سے جگہ بدل سکتے ہیں لیکن کوشش کریں کہ وقت وہی رہے۔

آپ کے خواب کی تعبیر آپ کے گھر سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس خواب سے ملت اسلامیہ کے ساتھ جو ورگھٹنا ہونے والی ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کرم رکھے۔ اور مسلمانوں کی اور دین اسلام کی حفاظت فرمائے۔ آج دنیا بھر میں یہود و نصاریٰ کی پھیلائی ہوئی سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں کی رسوائی ہو رہی ہے اور اسلام کو بھی طرح طرح کے طعنے سننے کو مل رہے ہیں اللہ سے دعا کریں کہ وہ عامۃ المسلمین کی حفاظت فرمائے اور مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کی سازشوں سے محفوظ رکھے۔

مجموعی طور سے آپ کا خواب اچھا نہیں ہے اس لئے آپ استغفار بھی کریں اور کچھ صدقہ بھی دیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ اس خواب کی بری تعبیر سے آپ کو اور تمام عالم اسلام کو محفوظ رکھے۔

سورہ یٰسین کے چلوں سے فارغ ہونے کے بعد حروف تہجی کی زکوۃ ادا کریں۔ سب سے آخر میں نقوش کی زکوۃ ادا کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو روحانی عملیات کے میدان میں بھرپور کامیابی عطا کرے اور آپ خدمت خلق کرنے کے صحیح معنوں میں اہل بن سکیں۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ اگر مصروفیت کی وجہ سے فون پر یا خط کے ذریعہ رابطہ نہ ہوسکے تو کسی تشویش میں پڑنے کی ضرورت نہیں اپنی ریاضت جاری رکھیں، تھوڑے تھوڑے وقفہ سے فون کیا کریں۔ موبائل مصروفیت کی وجہ سے اکثر بند بھی کرنا پڑتا ہے۔ اتوار اور جمعرات کے دن عام طور پر مجھ سے بات چیت ہوجاتی ہے۔ آپ بھی اتوار اور جمعرات کے دن فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کیا کریں لیکن کبھی کبھی ہر بیٹے نہیں۔

کوئی چیز بے فائدہ نہیں

سوال از فوزیہ اختر

اللہ آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر دے جو آپ اسی طرح دکھی لوگوں کی پریشانی دور کریں۔ آمین۔

میں آپ کو پہلی بار خط لکھ رہی ہوں بڑا احسان ہوگا کہ اگر آپ اس کا جواب دیں۔ ایک سال سے میں نے آپ کا رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے۔ تب مجھے پتہ چلا کہ اعداد کی کتنی اہمیت ہے اور پتھروں کی۔ اب میں سب سے کہتی ہوں کہ تم نگینہ پہنو تو میرے اوپر کوئی یقین نہیں کرتا اب میں خود پہنوں گی اور مجھے فائدہ ہوگا تبھی سب کو نگینہ کی اہمیت سمجھ میں آئے گی۔

میرا نام فوزیہ اختر ہے۔ ماں کا نام ام النبی، والد کا نام اختر مسرور، تاریخ پیدائش ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸۔ میرا اسم اعظم اور غوث کے بارے میں بتائیں، میں نگینہ منگانا چاہتی ہوں اس کے بارے میں معلومات چاہئے۔ میں نے آپ کی کتاب میں سے دیکھ کر درود شریف چہرے کی کشش کے لئے پڑھا ہے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ میں بہت پریشان ہوں میرے چہرے پر بہت زیادہ بال ہیں۔ ایام بیض کے روزے رکھے اور یا مجید پڑھا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میری شادی نہیں ہوئی ہے۔ اور میرے سارے بال سفید ہو رہے ہیں اگر کچھ ایسا ہو پڑھنے کو دیں جس سے بال کالے ہوجائیں اور چہرا اچھا ہوجائے۔ رواں ختم ہوجائے۔ مشکل سے مشکل چیز تو آپ کا بہت بڑا احسان عظیم ہوگا۔ اس سے اور بہت سی لڑکیاں بھی فائدہ اٹھائیں گی اس لئے اس خط کو جلدی چھاپ دیں۔ تو احسان عظیم ہوگا۔

کیا کلونجی آئل لگانے سے بال کالے ہوجائیں گے اس خط کو اگر آپ چھاپ دیں تو احسان عظیم ہوگا۔

جواب

حق تعالیٰ نے اس کائنات میں کوئی چیز عبث اور بے فائدہ پیدا نہیں کی ہے۔ زمین پر رینگنے والے کیڑے اور زمین پر بکھرے ذرّے بھی کیونکہ کچھ افادیت رکھتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے انسان کی محدود عقل اس کا ادراک نہ کرسکے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پتھروں میں کوئی افادیت نہیں ہے اور علم اعداد بے فائدہ علم ہے اسی طرح ہاتھ کی لکیروں کی کوئی اہمیت نہیں تو وہ دراصل اس بات کے قائل ہیں کہ یہ چیزیں عبث اور بے فائدہ پیدا کی گئی ہیں اور یہ سوچ فکر اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلامی عقیدہ یہ کہتا ہے کہ اس کائنات میں کوئی بھی چھوٹی چیز اور بڑی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی ہے۔

قرآن حکیم میں پتھروں کا ذکر بھی ہے، اعداد کا بھی پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ جن چیزوں کا تذکرہ قرآن حکیم میں موجود ہو وہ چیزیں بیکار اور بے فائدہ ہوں۔ قرآن حکیم میں گدھے کا خچر کا، گھوڑے کا، اونٹ کا ذکر ہے اور انسان ان چیزوں کی افادیت کا قائل ہے تو پھر انسان ان چیزوں کی افادیت کا انکار کس منہ سے کرتا ہے جو عددوں اور پتھروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ قرآن حکیم میں موتی کا بھی ذکر ہے اور مرجان کا بھی، قرآن حکیم نے یاقوت کی افادیت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جو لوگ پتھروں کی افادیت کے قائل نہیں وہ علم تجربات سے نابلد ہیں اور انسان جب کسی چیز کا علم نہیں رکھتا تو اپنی کم علمی کو چھپانے کے لئے اس کی مخالفت شروع کردیتا ہے۔

تمہارا نام فوزیہ اختر ہے۔ تمہارے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ اس عدد کی مناسبت سے تمہیں انگریزی تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲، ۳۱ انشاء اللہ راس آئیں گی۔ اگر آپ ان تاریخوں میں اپنے خاص کاموں کو انجام دینے کی کوشش کریں تو بہتر ہے۔

تمہارا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ تمہیں انشاء اللہ پکھراج اور یاقوت راس آئیں گے ان پتھروں کو ۴ گرام سونے یا ۸ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی چیز صرف اللہ کے حکم سے فائدہ پہنچاتی ہے۔ فی نفسہ کوئی چیز مفید نہیں ہے۔ ۳ اور ۹ تاریخیں تمہارے لئے مبارک نہیں ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ تمہارا اسم اعظم "یا عزیز" عشاء کی نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

زیتون کے تیل پر سورۂ واللیل ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور اپنے سر میں لگائیں۔ انشاء اللہ اس تیل کی پابندی سے بال گھنے بھی ہوجائیں گے اور کالے بھی ہوجائیں گے۔ آج کل بال کیلشیم کی کمی کی وجہ سے بھی پک رہے ہیں۔ کسی حکیم سے رجوع کرکے کیلشیم بنانے والی غذاؤں کا بطور خاص استعمال

کریں۔

صدقات کی تفصیل بروج اور اعداد کے حساب سے طلسماتی دنیا میں چھپ رہے ہیں دیکھ لیں تمہارا صدقہ کونسا ہے اس کی ادائیگی سے مشکلات سے نجات پانے کی کوشش کریں۔ ایک بار پھر یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اس دنیا میں کوئی علم، کوئی چیز اور کوئی ذرہ اللہ نے بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہے اور چیزوں میں نفع نقصان پہنچانے کی جو بھی صلاحیت ہے وہ باذن اللہ ہے۔ اللہ کی مرضی اور حکم کے بغیر آگ کسی کو جلا نہیں سکتی اور برف کسی کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتا۔ جو لوگ مختلف اشیاء کو ایک دم ناجائز بتا رہے ہیں وہ اپنی کم علمی پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنی زبان ہلاتے ہیں۔ آپ لوگوں کی طرف دھیان نہ دیں تو بہتر ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے کوئی ایک چیز بھی اس وسیع ترین کائنات بھی بے فائدہ اور عبث پیدا نہیں کی ہے۔ جب پیاز جیب میں رکھنے سے اللہ انسان کو لو سے محفوظ رہ سکتا ہے تو موتی جیب میں رکھنے سے سکون کیوں میسر نہیں ہو سکتا۔

یہ کیسا عمل ہے؟

سوال از: عبدالرشید نوری ———— بھوپال

اللہ الصمدی محمد مددی کا مفصل عمل کیا ہے۔ اس کا طریقہ اور پڑھنے کی تعداد کیا ہے۔ اس کے پڑھنے کے کیا کیا فائدے ہیں۔ مفصل طریقہ عمل اور فائدہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ نوازش ہوگی۔

جواب

یہ عمل میری نظروں سے نہیں گزرا اس لئے میں اس عمل کی حقیقت سے واقف نہیں ہوں۔ جب واقف نہیں ہوں تو نہیں بتا سکتا کہ اس کی تعداد کتنی ہے اور اس کا پڑھنے کا طریقہ کیا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی تکلف نہیں ہے کہ میں اس عمل کو جائز نہیں سمجھتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت عظیم الشان ہیں۔ رفیع المرتبت ہیں۔ رحمۃ للعالمین ہیں ان پر جتنا بھی درود وسلام بھیجا جائے کم ہے۔ بلاشبہ وہ محسن انسانیت ہیں۔ ساری دنیا ان کے احسانات کے بوجھ تلے دبی ہے اور ان ہی کی دعاؤں کا صدقہ ہے کہ آج ہم کسی قابل ہیں لیکن ان سے مدد طلب کرنا درست نہیں ہے۔ ہمیں ان کے صدقہ وطفیل میں رب العالمین سے مدد طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ عطا کرنے والی ذات رب العالمین ہی کی ہے اللہ کے بعد رسول برحق کا مقام سب سے زیادہ بلند ہے لیکن قادر مطلق اور قاضی الحاجات تو اللہ ہی ہے۔ یقین کیجئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی مالک ہے، اللہ ہی خالق ہے، اللہ ہی رازق ہے، اللہ ہی ناصر ہے اور اللہ ہی مستعان ہے۔ ہمیں اپنا دامن صرف اللہ کی بارگاہ میں پھیلانا چاہئے اور اللہ ہی کو اپنا مستعان سمجھنا اور مددگار سمجھنا چاہئے۔ البتہ اپنی دعاؤں کے اول وآخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔ تاکہ ہماری دعائیں قبولیت کے قابل بن سکیں۔

تین سوال

سوال از: عبدالرشید نوری ———— بھوپال

(۱) حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کے اعداد کتنے ہیں۔

(۲) اس کا نقش عددی کیا ہے۔

(۳) حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا موکل عمل کیا ہے۔ مندرجہ بالا روحانی سوالات کے جوابات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ نوازش ہوگی۔

جواب

حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کے اعداد ۴۵۰ ہیں۔ اس لئے حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا ورد روزانہ ۴۵۰ مرتبہ کرنا چاہئے۔ اور اگر اتنی مرتبہ کرنا ممکن نہ ہو تو ہر فرض نماز کے بعد صفر اڑا کر ۴۵ مرتبہ کرنا چاہئے۔

حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۳	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

اگر آپ حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا موکل تابع کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ثابت مہینے میں چاند کی ۷ تاریخ سے ۱۳ تاریخ تک روزے رکھیں اور کسی تنہائی کی جگہ میں خود کو مقید کرلیں۔ بہتر ہوگا کہ فرض نماز کی ادائیگی عمل کی جگہ ہی پر کرلیں۔ جمعہ گزار کر ہفتہ کی رات سے عمل شروع کریں اور جمعرات کی رات کو عمل پورا کرلیں۔ اس طرح جمعہ کی نماز کا موقع جامع مسجد میں مل جائے گا۔

ہر فرض نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ایک ہزار تین سو پچاس مرتبہ پڑھنا کافی ہے اور اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ عمل کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیں۔ آخری دن انشاء اللہ اس آیت کا موکل کسی بادشاہ کی صورت میں حاضر ہوگا۔ پہلے آپ کو سلام کرے گا۔ اس وقت آپ کو چاہئے کہ آپ اس کی تعظیم کریں کھڑے ہوکر اس کے سلام کا جواب دیں۔ اور آپ کو اس طرح کے کلمات اپنی زبان سے ادا کرنے چاہئیں کہ اللہ آپ کی ریاضتوں کو قبول کرے طرح آپ نے میری معلومات کو قبول کیا ہے۔ اس کے بعد آپ کہیں کہ اپنی جماعت میں سے کسی ایک موکل کو اس بات کا حکم دیں کہ وہ خدمت کے معاملات میں میری رہنمائی اور میری مدد کرے۔ آپ اس بات کا وعدہ

کریں کہ خدمت خلق کے نتیجے میں اگر میری مدد ہوتی ہے اور عوام الناس سے مجھے نقد رقم موصول ہورہی ہے تو میں اس رقم کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ نہیں کروں گا اور اس کا ۲۵ فی صد حصہ میں اللہ کے ضرورت مندوں کو دیا کروں گا۔

یہ سن کر موکل انتہائی محبت اور عزت سے آپ کی طرف متوجہ ہوگا اور آپ کو اس بات کی تاکید کرے گا کہ روزانہ اس آیت کی تلاوت ۲۵۰ مرتبہ صبح شام کیا کرو۔ وہ جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا حکم دے گا اور ممنوعات سے بچنے کی تاکید کرے گا۔

اس قول وقرار کے بعد موکل آپ کو ایک تلوار دے گا اس تلوار کی روشنی سے آپ کا پورا کمرہ روشن ہوجائے گا۔ اس کے بعد موکل ایک انگوٹھی بھی دے گا اس انگوٹھی سے عجیب سی خوشبو پھوٹ رہی ہوگی اس کی روشنی سے بھی کمرہ روشن ہوجائے گا۔ آپ کو چاہئے دونوں چیزوں کو سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تانے میں رکھیں۔ جب آپ کو کسی خاص مہم کے لئے یا کسی حاکم سے ملنا ہو تو انگوٹھی پہن کر جائیں انشاء اللہ جو بھی مقصد ہوگا پورا ہوگا اور حاکم افسر مہربانی سے پیش آئے گا۔ موکل سے آپ کو یہ بھی پوچھنا چاہئے کہ آئندہ وہ کس طرح حاضر ہوگا۔ وہ حاضر ہونے کا آسان طریقہ بتائے گا۔

موکل تابع کرنے کے بعد مذکورہ آیت کو روزانہ ۲۵۰ مرتبہ اور اس آیت کو ۳۳۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ آیت یہ ہے۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ وَّلَا یَرْھَقُ وُجُوْھَھُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّۃٌ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۔

اس عمل کے دوران پرہیز ضروری ہے۔ اور پرہیز یہ ہے۔ ہر طرح کا گوشت، انڈا، مچھلی، دودھ، دہی، گھی، مکھن وغیرہ سے پرہیز کریں اس دوران بیوی کے ساتھ مجامعت نہ کریں۔ زبان سے مثلاً جو گناہ ہوں ان سے محترز رہیں جیسے جھوٹ غیبت لعن طعن وغیرہ۔ پیاز لہسن بیڑی سگریٹ جیسی بدبودار چیزوں سے بچیں۔ انشاء اللہ موکل حاضر ہوکر تابع ہوجائے گا اور خدمت خلق جیسے کاموں میں آپ کی بھرپور مدد کرے گا۔

عجیب بیماری

سوال از: عبداللہ نیوز ایجنسی ——— سرینگر

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ طلسماتی دنیا مجھے بے حد پسند ہے اور ہر مہینے اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ حضرت میں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو دینی ودنیاوی دولتوں سے مالامال کریں۔ اور آپ کی محنت وآپ کی عمر میں برکت دے آپ جو اس رسالے کے ذریعہ مخلوق کی خدمت کررہے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا بدل روز محشر میں عطا کرے اور آپ کو سرخرو کرے آمین۔

مولانا عرض خدمت یہ ہے کہ ہمارا ایک لڑکا ہے تمیں پینتیس سال کی عمر پانچ آٹھ سال اس کو تکلیف میں مبتلا ہوا۔ بہت علاج کیا مگر کوئی فرق نہیں ہوا آخر پر ڈاکٹروں نے کہا اس کو "زنج" ہارہے۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے کوئی تعویذ یا وظیفہ طلسماتی دنیا میں تحریر کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

طلسماتی دنیا کی خدمات سے متعلق اظہار قدردانی کا شکریہ۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوتاہیوں کی اصلاح کے ساتھ ہمیں خدمت خلق کی مزید توفیق بخشے اور طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک سارے عالم میں پھیل جائے تاکہ روحانی عملیات کے میدان میں جو خرافات ہورہی ہوں ان کا تدارک ہوجائے اور اچھے معتبر عاملین کی ایک کھیپ تیار ہوجائے جو اپنی بے لوث خدمات سے اللہ کے بندوں کی روحانی مدد کرسکیں۔ طلسماتی دنیا کو پھیلانے کے لئے کشمیر میں آپ جو جدوجہد کررہے ہیں وہ قابل قدر ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حوصلوں میں مزید نکھار پیدا کرے اور طلسماتی دنیا آپ کی کوششوں سے کشمیر کے تمام اطراف میں پھیل جائے۔

آپ کے صاحب زادے کیلئے ایک عمل لکھ رہا ہوں اللہ کے بھروسے پر اس کو کریں انشاء اللہ آپ کے صاحب زادے کو بیماری سے نجات مل جائیگی اس آیت کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی دن میں ۳ بار صبح دوپہر شام صاحبزادے کو پلائیں۔ آیت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ اول وآخر درود شریف ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور یہ نقش صاحبزادے کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۹۹	۴۰۳	۴۰۶	۳۹۲
۴۰۵	۳۹۳	۳۹۸	۴۰۴
۳۹۴	۴۰۸	۴۰۱	۳۹۷
۴۰۲	۳۹۶	۳۹۵	۴۰۷

ذاتی الجھنیں

سوال از: محمد اعجاز نثار احمد ——— ممبئی

میرا نام محمد اعجاز ہے۔ اندھیری ممبئی میں رہتا ہوں۔ تاریخ پیدائش

۱۹۷۶-۱۱-۵ ہے اور والدہ کا نام رضیہ سلطانہ ہے۔ آپ سے رجوع کرنے کا خاص مقصد اپنی اشد ضروری چھ تکالیف سے حل نکالنا ہے۔ کچھ پرانے طلسماتی دنیا میں نے اپنے ایک رشتہ دار کے گھر دیکھا اور پڑھا لیکن بدقسمتی سے اس علاقہ میں طلسماتی دنیا کا نیا ایڈیشن ملنا مشکل ہے۔ خطوط اور ان کے ذریعہ لوگوں کا آپ سے مشکلات کا حل دل کو تسلی بخش کرے گا۔ اور یقین ہونے لگا کہ شاید مجھے بھی کچھ راہ ملے کیونکہ میرا مسئلہ میرے اپنے آپ کو پہچان لینے میں لگ رہا ہے۔ اور ویسے بھی کہا جاتا ہے آپ خود کو جان لو خدا کو جاننا مشکل نہیں ہے۔ آپ کے رسالہ میں مجھے صرف اور صرف انسان کی گہرائی نظر آتی ہے بس اس لئے قلم اٹھا رہا ہوں خود پر اور خدا پر یقین کرتے ہوئے۔

دراصل میرا مسئلہ بے چینی کا ہے۔ اضطرابیت بہت ہے۔ اور جستجو خود میں بہت ہے اسی الجھن کو سلجھانے میں بہت جذباتی بھی ہوا ہوں اور الجھا بھی ہوں خدا کے شکر سے تجربات نے سکھایا بھی اور نرم کرنا سکھایا۔ پھر بھی بہت کچھ ہے۔ جو دل و دماغ کے بہت دور ہے۔ کافی کچھ معلومات علاج ہو چکا ہے پر تشنگی رہے گی۔ مسئلہ اصل میں میری والدہ سے شروع ہوا ہے انہیں ذہنی طور پر بے خود ہو جانے کی اور ذہنی تفکرات کی بیماری ہے۔ تقریباً وہ خود جب ۱۶ یا ۱۷ سال کی تھیں بہتوں کا کہنا ہے کہ تمہارے بھائی بہنوں میں اس کی جھلک ہے۔ پھر بھی خدا کا شکر ہے حالات اب بہتر سے بہتر ہیں۔ کئی بیماریاں اموات تندرستی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس آسان کیا اور شاید آپ کے رسالے سے آخری مرحلہ کے لئے جوڑ دیا ہے۔ فی الحال تو میں اپنا معمولی و مختصر سا تاریخ پیدائش، ستارہ، نام مفرد عدد اور ستارہ کا مفرد عدد جاننا چاہتا ہوں۔

برائے کرم جو بہتر آپ کو لگے گا اور ممکن ہو سکے نوازش کیجئے۔ عمل یقیناً میرے سپرد ہے۔ اور بارگاہ حق میں اور عمل کی قوت کو تیز تر کر دے گی یہی دعا کرتا ہوں۔ فی الحال اور کچھ علاج نہ چاہتے ہوئے صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ شاید اور وہ جو میرے وجود کے درمیان امتزاج بن گیا ہے اس کا حل جانا ہے۔ شاید (جمعی) مقصدی حل ہے۔ والدہ کے لئے بھی کچھ مشورہ دیں تو بہتر ہوگا۔

جواب

حالات کیسے بھی ہوں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ زندگی اسی کا نام ہے۔ کبھی غم کبھی خوشی، کبھی دھوپ کبھی چھاؤں۔ کبھی عسر کبھی یسر۔ بندے کا فرض ہے کہ حالات کیسے ہوں کبھی شکر کے ذریعہ اور کبھی صبر کے ذریعہ اپنے رب کو راضی رکھنے کی کوشش کرے۔ خوشی کا دور ہو تو بندے کا فرض ہے کہ وہ شکر بجالا کر اپنے رب کو راضی کرے۔ شکر سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جو نعمتیں بندے کو میسر ہیں ان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور رب کی خوشنودی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ جو شکر کا اصل انعام ہے اور بندہ اگر مصائب اور آفات و آلام کے دور سے گزرے تو اس کا فرض ہے کہ وہ صبر کرے اور اللہ کی عبادت کرکے اللہ کی رضامندی حاصل کرے اور مصیبتوں اور کلفتوں میں صبر کرکے یہ ثابت کرے کہ وہ اللہ کی رضا میں راضی ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرو اور بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ صبر کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دنیا کے مصائب جان لیوا ثابت نہیں ہوتے اور دیرپا نہیں بنتے۔ جب بندہ صبر کرتا ہے تو مصیبتیں اور تنگیاں آہستہ آہستہ رفع ہو جاتی ہیں اور بندے کو ایک طرح کا سکون ہر وقت میسر رہتا ہے۔ جو صبر کا صلہ ہے۔ جو لوگ دور خوشی میں اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے اور دور غم میں صبر و ضبط کا مظاہرہ نہیں کرتے وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوتے ہیں انہیں اس دنیا میں اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ شکر نہ کرنے کے نتیجے میں نعمتیں چھن جاتی ہیں اور صبر نہ کرنے کے نتیجے میں مصیبتیں طویل ترین ہو جاتی ہیں۔

آپ طلسماتی دنیا کے قاری ہیں تو آپ کو صبر و شکر کی حقیقت کا اندازہ بخوبی ہوگا کیونکہ اس موضوع پر ہم کئی بار گفتگو کر چکے ہیں۔ اور کئی بار اپنے قارئین کو یہ سمجھا چکے ہیں کہ اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے شکر اور صبر کی صفات کو پوری طرح اپنا لینا چاہئے۔ ہر بندہ یا تو شکر کے مقام پر ہوتا ہے یا صبر کے مقام پر۔ اور ہر بندے کا فرض ہے کہ وہ جس مقام پر بھی ہو اس کے حساب سے اپنے رب کو راضی رکھنے کی کوشش کرے۔

پانچوں وقت کی نماز تو فرض ہے ہی اور اس کی ادائیگی بروقت بندگی کی نشانی ہے جو لوگ نماز سے غافل ہیں وہ اپنے فرض بندگی سے غافل ہیں۔ نماز کی پابندی کے ساتھ اگر چند وظائف کی پابندی بھی کر لی جائے تو بندے کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے اور اسے آخرت کی رحمتوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی راحتیں بھی مل جاتی ہیں۔ اور اگر آپ نماز فجر کے بعد سو سو مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ کا ورد رکھیں تو رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں۔

اگر ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو جسمانی اور روحانی قوتیں آپ کو حاصل ہو جائیں اور تمام دشمنوں پر آپ کا غلبہ ہو جائے۔ حاسدین مغلوب ہو جائیں اور ہر جنگ اور مقابلے میں آپ کو فتح و نصرت حاصل ہو۔ یہ وہ وظیفہ ہے جس کو پڑھ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ اب دل چاہتا ہے کہ میں حق کا ساتھ دیتے ہوئے پہاڑوں سے ٹکرا جاؤں۔

عصر کی نماز کے بعد آپ کو سو مرتبہ "کریم" پڑھنا چاہئے اس سے آپ کا مقام رشتے داروں میں بلند ہوگا۔ اور آپ کے رشتے دار آپ کے ساتھ عزت و توقیر کا معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

مغرب کی نماز کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس ورد سے سلامتی حاصل ہوگی۔ ناگہانی حادثوں سے مہلک امراض سے اور فرقہ پرستوں کی سازشوں سے بطور خاص آپ کی حفاظت رہے گی۔

عشاء کی نماز کے بعد "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں یہی آپ کا اسم اعظم ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، ۲۲، ۳۱ ہیں۔ آپ کو اللہ کے فضل سے پکھراج، ہیرا اور موتی راس آئیں گے اور آپ کے لئے سرخ، سبز، نیلا اور ہرا رنگ مبارک ثابت ہوگا۔

جمعہ کی نماز کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھا کریں۔

آپ کے تمام گھر والوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ انہیں صحت وتندرستی عطا کرے اور انہیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

بیوی کی نافرمانی اور زبان درازی سے پریشان

سوال از: نیٹو ——— حیدر آباد

یہ خط آپ کی خدمت میں بہت ضروری سمجھ کر لکھ رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر اس کا جواب اپنے رسالہ میں دینے کی زحمت گوارہ کریں گے۔ حالات اس طرح ہیں۔

میرا نام شبیہ القمر عرف نیٹو والدہ کا نام نزہت پروین۔ میں کئی سالوں سے حیدر آباد میں رہتا ہوں بٹر بیگ کا کارخانہ ہے۔ آج سے کئی سال قبل تین سال پہلے میری شادی ہوئی مجبوں والدہ فاطمہ سے شادی کے بعد میں ایک مکان اپنی بیوی کے نام سے لیا اب میری بیوی میرے ساتھ ہے۔ مگر میری بات نہیں مانتی ہے میں چاہتا ہوں وہ ہر وقت ہمارے قبضے میں رہے میں جو کہوں وہ سنے۔ ہمارے ساتھ زندگی گزارے کیونکہ ان کے والد ایک الگ قسم کے انسان ہیں۔ سفلی عمل والے لوگوں کے پاس جاتے رہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ مجھے الگ کردیں اور مکان اپنے ہاتھ میں رکھیں۔ کافی دنوں تک مکان کے کاغذات ان کے ساتھ رہنے پر ان کے ہی پاس تھا۔ میں بیوی کو کچھ بھی کہتا ہوں تو نہیں سنتی ہیں۔ اپنے والد کی سنتی ہے وہ ہر حال میں میری سنے اور ان لوگوں کی نہ سنے۔ اس وجہ سے یہ خط آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں، کوئی بھی راستہ نکال دیں کچھ تعویذ اپنے رسالے میں روانہ کردیں۔ پہلے تو ان سب چیزوں پر بھروسہ نہیں لیکن ایک امید پر کہ ہوسکتا ہے کہ آپ سے یہ کام ہوجائے میں یہاں بھی ایک مولانا سے تعویذ لیا مگر کچھ کام نہیں کیا جلانے کو بھی فراہم کئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا جن سے تعویذ لیا وہ آپ کے شاگرد ہیں ان کو پندرہ سو روپے دیا اب آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔

مہربانی فرما کر تعویذ اگلے شمارے میں روانہ کردیں۔ طلسماتی دنیا خرید کر تعویذ حاصل کرلوں گا ان شاء اللہ امید ہے جواب کے ساتھ تعویذ بھی روانہ کریں گے

جواب

اپنی بیوی کو اپنا بنانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اس کے لئے صرف یہ کرنا پڑتا ہے کہ انسان اپنی بیوی سے محبت کرے اور اس کی غلطیوں کو نظر انداز کرکے اس کے دامن میں اپنی بے غرض چاہتیں ڈالتا رہے۔ بیوی کتنی بھی سنگ دل ہوگی ایک نہ ایک دن محبت کرنے پر مجبور ہوگی۔ یاد رکھیں کہ اس دنیا میں محبت اور خدمت سے بڑا کوئی فارمولہ نہیں ہے۔ بیوی سے محبت کریں اس کی خدمت کریں اور اس کے لئے وقتاً فوقتاً تحفے بھی لاتے رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر والوں کی عزت کریں ان چند باتوں پر عمل کرنے سے وہ آپ کی مطیع ہوجائے گی۔ اکثر عورتیں زبان دراز ہوتی ہیں اور عورت جب زبان دراز ہوتی ہے تو بے شک اس کی وقعت کم ہوجاتی ہے۔ عورت جس قدر خاموش مزاج ہوگی اسی قدر اس کی عزت افزائی ہوگی۔ لیکن عورت کی زبان درازی کی وجہ سے اگر مرد کی بھی زبان نکل جائے یا اس کے ہاتھ اٹھنے لگیں تو گھر جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے۔ مرد کو چاہئے کہ عورت کی زبان درازی پر صبر کرے اور حکمت عملی سے اس کی زبان درازی کا کوئی حل سوچے۔ اگر روزانہ "یا لطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے عورت کو پلادیا جائے تو اس کی زبان درازی کم حد تک ختم یا کم ہوجائے گی۔

آپ نے ایک طرف تو تعویذات کا مطالبہ کیا ہے اور دوسری طرف یہ بھی لکھ دیا ہے کہ پہلے تو مجھے ان چیزوں پر بھروسہ نہیں ہے۔ اگر بھروسہ نہیں ہے تو ہمیں تعویذ بھیجنے کی زحمت کیوں دے رہے ہیں اور خود بھی تعویذوں کا بوجھ اپنے کاندھوں پر رکھنے کی زحمت کیوں گوارہ کررہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تہذیب زدہ دور میں انسان ٹیٹرا کیپسول پر، ایول پرڈیکسا پر اور انجکشن پر ایمان لے آئے گا لیکن اللہ کے کلام پر ایمان لانے میں اسے ہچکچاہٹ ہوگی اور دعا اور وظائف کو وہ ایسی نظروں سے دیکھے گا جیسے ان چیزوں کی طرف مائل ہونا عقل اور دوراندیشی کے خلاف ہو۔ تعویذوں کی مخالفت تو ایک طرح کا فیشن بھی بن گئی ہے۔ وہ لوگ جو توحید وسنت کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں وہ بھی تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں رطب اللسان رہتے ہیں اور عاملین کی مخالفت میں اپنے کپڑے تک اتار دیتے ہیں جب کہ تجربات سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ دنیا بھر کے علاج روحانی علاج کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔ روحانی عملیات میں ایڈز، کینسر، ٹی بی، بلڈ پریشر اور شوگر کا بھی علاج موجود ہے اور روحانی علاج سے مایوس کن امراض میں بھی لوگوں کو شفا مل رہی ہے۔

چونکہ آپ نے تعویذوں کے بارے میں عدم اعتقاد کا اظہار کیا ہے ا

لئے آپ کو تعویذ بھیجنا تعویذوں کی توہین ہے اور میں اللہ کے کلام کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ جو لوگ تعویذوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ در حقیقت کلام الٰہی کی گہرائیوں سے ناواقف ہیں اور رہی اعتراض کی بات دنیا میں سب سے آسان کام کسی بھی چیز پر اعتراض کرنا ہے۔ اعتراض نابالغ بچے بھی کر سکتے ہیں بلکہ پاگل خانہ کے پاگل لوگ بھی برائے اعتراض کسی پر بھی انگلی اٹھا سکتے ہیں لیکن ہمیشہ کے لئے یہ بات یاد رکھیں کہ اعتراض کرنے سے کسی حقیقت کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ بگڑتا ان لوگوں کا ہے جو حقائق کی مخالفت کر کے حقائق کی لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں لیکن آپ نے خط لکھا ہے تو آپ کو ہم چند دعائیں ضرور بتائیں گے تاکہ آپ ان کے توسط سے ازدواجی زندگی کی خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹ سکیں۔

آپ صبح شام اپنی بیوی اور اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق "یا ودود یا لطیف" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے آپ کی بیوی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوگی اور آپ یہ وظیفہ پڑھتے رہیں گے تو اس کی محبت میں شدت پیدا ہوتی رہے گی۔ اس کے ساتھ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بھی روزانہ صبح شام بیوی کا تصور کرتے ہوئے ۱۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی پابندی سے اسکی زبان درازی پر تالے پڑ جائیں گے۔ پانچوں وقت کی نماز کے بعد دعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ آپ کی بیوی میں سدھار پیدا کرے وہ محبت کرنے والی بن جائے اور اس کے تلخ جملوں کے عذاب سے آپ محفوظ ہو جائیں۔ بندہ یقین کے ساتھ اللہ سے سب کچھ مانگے اس کے در سے کیا نہیں ملتا؟ کونسی فریاد ہے جو بارگاہ خداوندی سے پوری نہ ہوتی ہو۔

خدمتِ خلق کا شوق

سوال از: شفیع ار۔ ——— برکونال

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

مولانا! میں تعویذات ڈالتا ہوں لیکن کسی عامل سے اجازت نہیں لیا ہوں۔ اجازت سے نوازیں احسان ہوگا۔ مولانا دوسرا مسئلہ یہ ہے ہمارے والد کا انتقال ہوئے نو سال ہوگئے گھر میں بہت پریشانیاں ہیں، ہماری والدہ جی کا کام کرتی ہے جس سے ایک ہفتہ کو سو روپے مزدوری ملتی ہے گھر میں فاقہ کے اوپر فاقہ آتا ہے پھر بھی میں آپ کی ایک کتاب طلسماتی دنیا کو ہر ماہ مطالعہ کرتا ہوں۔ گھر کے آس پاس دشمن ہے مولانا مجھ کو تین سال پہلے جنات کا اثر ہوا تھا اس وقت سے مجھ کو مخلوق کی خدمت کرنے کا شوق پیدا ہوا اس کی کیا وجہ ہے بتائیں۔ ان سب کا جواب میں طلسماتی دنیا میں تلاش کروں گا

جواب

خدمت خلق کا شوق اچھا شوق ہے۔ اللہ آپ کے اس شوق کو سلامت رکھے لیکن صرف شوق سے بات نہیں بنے گی آپ کو صحیح خادم بننے کے لئے کچھ سیکھنا بھی پڑے گا۔ اگر آپ روحانی عملیات کی لائن میں بغیر سیکھے کام کریں گے تو یہ خدمت قابل قدر نہیں ہوگی اور یہ خدمت کسی کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ خدمت مفت بھی کریں تب بھی لوگوں کے لئے خطرات پیدا ہوں گے۔ ذرا سوچیں کوئی ڈاکٹر آپریشن کرنے کی فیس لیتا ہو لیکن اس نے باقاعدہ سرجری سیکھ رکھی ہو وہ اچھا ہے یا وہ ڈاکٹر اچھا ہے جو سرجری کی الف ب سے واقف نہ ہو اور مفت آپریشن کرنے کی خدمت انجام دیتا ہو ظاہر ہے کہ یہ ڈاکٹر تو لوگوں کی جان کے درپے ہو جائے گا۔ نیم ملا خطرہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان ہوا کرتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت سے لوگوں کو بھلا ہو اور آپ کو بھی کچھ فائدہ پہنچے تو پھر آپ اس لائن میں قدم رکھنے سے پہلے کچھ سیکھیں۔

ہمارے یہاں شاگرد بننے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے تین فوٹو بھجوائیں، اپنا نام والدہ کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں۔ اپنا شناختی کارڈ یا راشن کارڈ کی فوٹو اسٹیٹ بھجوائیں اور پانچ سو روپے منی آرڈر کریں اگر پانچ سو روپے نہیں بھجوا سکتے تو حسب استطاعت جتنی فیس بھیج سکتے ہیں بھیج دیں۔ آپ کو شاگرد بنا لیا جائے گا اور آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔

یہ اچھی بات ہے کہ خود جنات کے اثرات سے متاثر ہو کر آپ نے ان لوگوں کی خدمت کرنے کی ٹھانی جو جنات کے اثرات کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور جادو وغیرہ کا شکار ہو کر اپنی زندگی برباد کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ آپ ایک صحیح فن کار بنیں اور اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے دونوں جہان کی خوشیاں سمیٹیں۔ خدمت بھی ایک عبادت ہے لیکن عبادت کو اگر صحیح طریقے سے کریں گے تب ہی وہ قابل قبول ہوگی۔

بشریٰ صدف؟

سوال از: (نام ندارد)

گزارش خدمت یہ ہے کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں اب تک تین خطوط لکھی ہوں اللہ کے فضل سے ہر خط کا جواب طلسماتی دنیا کے اوراق میں پائی ہوں اور اب بھی خط لکھ رہی ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس خط کا بھی جواب ضرور دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے التدعا ہے کہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ تمام عوام کی ضروریات کو پوری فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا صلہ آپ کو ضرور دے گا۔

بچی بشریٰ صدف کی پیدائش کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی

ہوں ۳ ۲۰۰۳ء، ۱۰ رمضان المبارک میں بوقت آٹھ بج کر ۲۵ منٹ بچی کے نام کا عدد قسمت کا کی عدد مناسب رنگ اور غیر مناسب رنگ اور فائدہ مند اسمائے حسنی وغیرہ، ستارہ، برج نام کا عنصر اور ترفع اور بچی کے لئے صدقہ لکھ کر بھیجیں۔ غیر مناسب عدد بھی لکھیں اور بچی کو کونسی تعلیم انگلش، اردو یا عربی پڑھانا ہے لکھ کر بھیجیں۔ بشریٰ صدف کے لئے یہ نام موزوں ہے کہ نہیں اور کوئی ایسا نام بھی منتخب کریں جو بچی کے لئے موزوں ہو۔ بچی کو برص کی بیماری ہوئی ہے سیدھے جانب چھاتی کے اوپر وہ نشان آئے ہیں اور ہاتھ پر بھی آگئے ہیں۔

جب تک بچی کو دوا ڈالتے ہیں وہ جب مٹتے ہیں جوں ہی دوا ختم ہوئی ۱۵ دن کے اندر پھر سے نشانات شروع ہوجاتے ہیں۔ مولانا صاحب ہم مسلسل ۲۰۰۷ء سے بچی کو دوا کھلا رہے ہیں اور مجھے جب بھی وقت ملتا ہے سورۂ کہف پڑھ کر دم کرتی ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ ۹ عدد کے لوگوں کو جلدی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر جب سے بتا رہے ہیں کہتا ہے کہ یہ بیماری میں ہے حیدرآباد میں بتا رہے ہیں مجھے ایک ہی بچی ہے جو میرے آنکھ کا تارہ ہے۔ میں بچی کی طرف سے پریشان ہوں کوئی ایسا وظیفہ دیں۔ جس سے اس دکھ سے بچی کو نجات مل جائے۔

جواب

آپ نے صدف سین سے لکھا ہے، جب کہ صحیح تلفظ صدف ص سے ہے صدف اس سیپ کو کہتے ہیں جس میں موتی پیدا ہوتا ہے۔ نام میں اگر ایک حرف کا بھی املا غلط ہوگا تو نام کے اعداد غلط برآمد ہوں گے۔ بشریٰ صدف کا مفرد عدد ۲ ہے۔ یہ نام اگرچہ تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے میل نہیں کھاتا لیکن اس کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں کوئی ٹکراؤ بھی نہیں ہے۔ جن لڑکیوں کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے وہ اچھا ذوق رکھتی ہیں۔ کپڑوں کی تراش خراش میں انہیں خاصی دلچسپی ہوتی ہے اور رنگوں کے انتخاب میں بھی انہیں مہارت ہوتی ہے۔

۲ عدد کی لڑکیاں گھریلو ماحول کو پسند کرتی ہیں انہیں اگرچہ بناؤ سنگھار سے دلچسپی ہوتی ہے لیکن ان کی سنجیدگی انہیں بھڑک دار لباس سے دور رکھتی ہے۔ ۲ عدد کی لڑکیاں زیادہ تر اپنے موڈ کی پابند ہوتی ہیں۔ ان کے مزاج میں ایک طرح کی انا اور ضد ہوتی ہے جو ان کے زیادہ دوست نہیں بننے دیتی۔ چنانچہ ۲ عدد کی لڑکیاں الگ تھلگ زندگی گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ انہیں محفلوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا تاہم اگر کسی محفل میں چلی جائیں تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲ عدد کی لڑکیاں ازدواجی زندگی میں اہم رول ادا کرتی ہیں اور تقریباً شوہر پرست ہوتی ہیں۔ یہ فضول خرچ نہیں ہوتیں یہ اپنے شوہر کی آمدنی کا صحیح استعمال کرتی ہیں۔ ۲ عدد کی لڑکیوں میں نسوانیت غالب ہوتی ہے ان کا عورت پن ان کو انفرادیت عطا کرتا ہے۔ ۲ عدد کی لڑکیوں کا مزاج عموماً دینی ہوتا ہے۔ لیکن یہ حد سے زیادہ حساس ہوتی ہیں اور ذرا سی بات پر افسردہ ہوجاتی ہیں۔ یہ لڑکیاں کردار کے اعتبار سے بہت مضبوط ہوتی ہیں اور ہر کس و ناکس کی طرف مائل نہیں ہوتیں۔ آپ کی بچی ابھی کم عمر ہے لیکن عمر کے ساتھ ساتھ اس کے اندر یہ خصوصیات پیدا ہوجائیں گی۔

بشریٰ صدف کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اس عدد کی مناسبت سے بشریٰ کے لئے مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ بشریٰ کے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام پذیر ہوں۔ جیسے اسکول میں داخلہ، کوئی اہم سفر، منگنی اور شادی وغیرہ۔ انشاء اللہ اگر اہم کاموں کے لئے ان تاریخوں کا خیال رکھا گیا تو بشریٰ کی زندگی نشیب و فراز سے کافی حد تک محفوظ رہے گی۔ بشریٰ کا موافق عدد ۷ اور ۹ ہے اور ۸ کا عدد اس کے لئے لکی ہے۔ بشریٰ کو عموماً ۲، ۷، ۹ عدد کے لوگ اور اشیاء عموماً راس آئیں گی اور ۸ عدد کے افراد اور اشیاء بشریٰ کے لئے خاص طور پر مبارک ثابت ہوں گی۔ البتہ ۵ کا عدد اس کا دشمن ہے۔ ۵ عدد کے افراد سے اور چیزوں سے بشریٰ کو دور رکھیں ان سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہے گا۔

جنوری، فروری اور جولائی کا مہینہ بشریٰ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوگا اور ان مہینوں میں اس کی صحت متاثر ہوسکتی ہے اس لئے ان مہینوں میں اس کی صحت کا خاص خیال رکھیں۔

بشریٰ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن اس کے لئے خاص مبارک ہے۔ اس کے علاوہ بدھ اور جمعرات بھی اس کے لئے اہم ہیں۔ اہم کاموں کے لئے ان دونوں کا انتخاب کریں گی تو بہتر ہوگا۔

برج میزان کی رو سے بشریٰ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۲۲، ۲۳، اور ۲۸ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کام انجام نہ دیں۔ بالخصوص منگنی اور شادی کی تاریخیں یہ نہیں ہونی چاہئیں۔ ورنہ شادی کے ناکام ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ بشریٰ کو یا نا، سنبھلا، او ولی اور سیر اللہ کے فضل سے راس آئیں گے۔

جب شادی کا وقت آئے گا تو یہ بات یاد رکھیں کہ بشریٰ کیلئے بہتر شوہر وہ ثابت ہوں گے جن کی تاریخ پیدائش ۲۱ر جنوری سے ۱۹ر فروری، ۲۲ر مئی سے ۲۲ر جون اور ۲۳ر ستمبر سے ۲۲ر نومبر کے درمیان کی ہو۔ برص کے مرض سے نجات پانے کے لئے یہ نقش لکھ کر ان کے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

٦	٢٠	١٧	١٤
١٨	١٣	٧	١٩
١٢	١٥	٢٢	٨
٢١	٩	١١	١٦

روزانہ "یا مجید" ۵۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے بشریٰ کو نہار منہ پلایا کریں۔ انشاء اللہ برص سے نجات ملے گی۔

سوچ و فکر کی غلطیاں

سوال از: اقبال ابراہیم ——— ممبئی

حضرت میرا نام اقبال ہے اور ممبئی کا رہنے والا ہوں۔ حال ہی میں آپ کا ایک پرانا رسالہ میرے ہاتھ لگا دسمبر ۲۰۰۱ء کا۔ جس کو میں بڑی دلچسپی سے اول سے آخر پڑھا۔ تو میرے دل میں تھوڑی سی امید جاگی کہ آپ سے خط کے ذریعہ رابطہ کروں۔ میں ایک تعلیم یافتہ انجینئر ہوں۔ (engineer) آج سات سالوں سے پریشان ہوں۔ سات سالوں سے کوئی بھی روزی ملازمت کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ در در بھٹک رہا ہوں جیسے ہی کوئی کمپنی میں خالی جگہ ہوتی ہے عرضی کرنے پر فوراً بلاتے تھے اور خوشی خوشی پورا وعدہ کرتے تھے کہ ہم آپ کو ہی ملازمت دیں گے مگر چند دنوں کے بعد بلائے بھی نہیں اور اگر فون سے رابطہ کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو کوئی وعدہ ہی نہیں کیا۔ یہ مسلسل سات سال تک چل رہا ہے۔ کوئی کمائی کا راستہ نہیں ہے۔ میں نے یہاں تک کوشش کی کہ کوئی عہدہ کا کام کرنے کو تیار ہوں۔ یہاں تک کہ چوکی دار کی بھی نوکری کرنے کی کوشش کی۔ اب حال یہ ہے کہ کوئی مجھے بلاتا ہی نہیں ہے۔ قرض کے بوجھ سے پریشان ہو گیا ہوں کہ اب دل چاہتا ہے کہ بیوی بچے کے ساتھ خودکشی کرلوں۔ قرض دار بار بار گھر پر آتے ہیں۔ گھر میں نمازوں کا اہتمام ہے۔ سنتوں کا اہتمام ہے۔ بیوی شرعی پردہ بھی کرتی ہے۔ ایک سال پہلے ایک ملازمت مل رہی تھی مگر کمپنی نے ایک شرط رکھی ہے اگر آپ ڈاڑھی نہ رکھیں تو ہم آپ کو رکھیں گے۔ میں نے کہا کہ میں نوکری چھوڑ سکتا ہوں مگر سنت پر تلوار نہیں چلا سکتا۔ گھر میں فاقہ ہے، غربت ہے کوئی ایسا وظیفہ بتایئے کہ گھر بیٹھے ہی روزی مل جائے اور دولت سے اللہ مالا مال کر دے۔ دعا کرتے کرتے تھک گئے ہیں کہ ہر موقع پر دعا یہاں تک کہ لوگ خانہ کعبہ میں رات دن بیٹھ کر دعا کر رہے ہیں مگر کوئی دعا قبول نہیں ہو رہی ہے کہ میں لوگوں سے قرض لے کر اپنی بیوی کو حج کو بھیجا تھا کہ اللہ حاجی کی دعا قبول کرتا ہے۔ مگر ایک بھی دعا قبول نہیں ہوئی۔ میری بیوی نے ہر موقع پر جہاں اکثر دعائیں قبول ہونے کے بارے میں بتایا گیا وہاں وہاں دعائیں رو رو کر کی۔ مگر روزی کا دروازہ نہیں کھلا ہے کیا کریں۔

بچوں نے صاف کہا کہ ابو اگر اللہ روزی دینا ہی نہیں چاہتا تو پھر زہر دے کر کیا کریں اگر زندہ رہنا ہے تو پھر حرام کی روزی ہی صحیح۔ اب حال یہ ہے کہ گھر میں سکون ہی نہیں ہے جب لوگ دیں گے تو کھائیں گے۔ اللہ کے واسطے کریں اور کچھ زبردست وظیفہ بھیجیں۔ جو ابھی تک کسی کو بھی نہ دیا ہو۔ یہ میری آخری کوشش ہے۔ اگر کچھ راستہ کھلتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ حرام کمائی یا خودکشی کریں۔ حرام مال نہ کمائیں تو ضرور جواب دیں۔

جواب

ہر انسان کی زندگی میں دونوں طرح کے حالات آتے ہیں۔ مایوس کن بھی اور روح افزا بھی۔ ہر شخص سخت ترین آزمائش سے بھی دوچار ہوتا ہے لیکن کسی بھی انسان کا اس درجہ مایوس ہو جانا کہ وہ اللہ کی رحمتوں ہی سے مایوس ہو جائے اور حرام کی روزی کی طرف اس کا دھیان جانے لگے یا وہ خودکشی کے پروگرام بنانے لگے فطری طور پر غلط ہے۔ اگر انسان معذور محض نہ ہو اور اللہ نے اسے صحیح الاعضاء بنایا ہو تو مایوسی کوئی معنی نہیں رکھتی اسے رزق حلال کے لئے کچھ بھی کر لینا چاہئے۔ رزق حلال کے لئے اگر کوئی شخص امرود اور کیلے کی ٹھیلی لیکر کھڑا ہو جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ حرام کی روزی سے بہتر ہے کہ انسان کوئی ایسا ہی کام کرلے جو دیکھنے میں معیاری نہ ہو لیکن اس کے ذریعہ اس کو حلال کی روزی فراہم ہو جاتی ہو۔

دعائیں مقدس مقامات پر بے شک قبول ہوتی ہیں اور دنیا کا سب سے زیادہ مقدس مقام بیت الحرام ہے جو اللہ کا گھر ہے اور جہاں ہر وقت اللہ کی رحمتیں برستی ہیں لیکن اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ قرض لے کر حج کرنا اور خانہ کعبہ میں پہنچنے کے لئے غلط راستہ اختیار کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ قرض بجائے خود ایک لعنت ہے۔ قرض لے کر حج کرنے کو منع کیا گیا ہے اور محض اس لئے قرض لیکر حج کرنا کہ ہم اپنی دعائیں وہاں جاکر کرلیں گے کوئی مستحسن اقدام نہیں ہے۔ بیشک فرض عبادات کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں لیکن عبادت خالصتاً اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔ عبادت محض اس نیت سے کرنا اس کے بعد ہم اپنی دعائیں کریں گے ایک طرح کی خود غرضی ہے جو بندگی کا قد گھٹاتی ہے۔ کسی بھی انسان پر حج فرض ہو اور وہ صاحب استطاعت بھی ہو تو اس کو حج کرنا چاہئے۔ حج کی ادائیگی کے ساتھ اگر وہ دعائیں بھی کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن محض اس لئے حج کرنا کہ بس دعائیں کریں گے یہ ایک غلط سوچ ہے۔ حج قرض لے کر نہیں کرنا چاہئے۔ آپ کو اگر کسی نے یہ مشورہ دیا تھا تو غلط دیا تھا۔

بقیہ صفحہ (۳۷ پر)

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر ۷

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگرچہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہو گئی ہو تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہو گی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔

T. No.	علاقہ	نام	نمبر
T. No. 61/03	اورنگ آباد	حافظ محمد معیز الدین	213
T. No. 64/03	حیدرآباد	سید محمد عاصم	214
T. No. 65/03	چنئی	محمد احسن رحمانی	215
T. No. 68/03	نیلور	محمد شفیع احمد	216
T No. 70/03	چنئی	محمد افراز عالم	217
T. No. 71/03	پرکاشم (اے۔ پی)	محمد عمر	218
T. No. 72/03	ممبئی	محمد ایوب	219
T. No. 74/03	منالی (ایچ پی)	گلزار احمد بٹ	220
T. No. 75/03	گنڈیالم (تمل ناڈو)	محمد ثناء اللہ	221
T. No. 76/03	لاتور	شیخ مصباح احمد	222
T. No. 78/03	بھاگلپور (بہار)	محمد شہادت	223
T. No. 79/03	سہارنپور (یوپی)	محمد عرفان	224
T. No. 80/03	ہاسن (کرناٹک)	محمد یسین مظاہری	225
T. No. 81/03	بھوپال (ایم پی)	مولانا مشاہد الزماں	226
T. No. 82/03	پرنمبٹ (تمل ناڈو)	حافظ بے زبیر احمد	227
T. No. 83/03	سکندرآباد (اے پی)	محمد راشد	228
T. No. 87/03	درہامہ (کشمیر)	مجبور احمد خان	229
T. No. 88/03	ممبئی (ایم ایس)	محمد یسین	230
T. No. 89/03	بھوپال (ایم پی)	عبدالرزاق نہمی	231
T. No. 90/03	جونپور (یوپی)	الیاس احمد	232
T. No. 91/03	ملباگل (کرناٹک)	سید جلال احمد	233
T. No. 95/03	ملباگل (کرناٹک)	مولانا عبدالاحد قاسمی	234
T. No. 97/03	کرتپور، بجنور	زاہد حسین	235
T. No. 98/03	فریدآباد (ہریانہ)	احمد علی	236
T. No. 99/03	بنگلور (کرناٹک)	سید عثمان اللہ	237
T. No. 100/03	ممبئی (ایم ایس)	محمد بلال احمد	238
T. No. 101/03	ممبئی (ایم ایس)	ایوب حبیب سویرا	239
T. No. 102/03	ممبئی (ایم ایس)	سید حسن احمد	240
T. No. 103/03	ممبئی (ایم ایس)	ڈاکٹر اے یو خطیب	241
T. No. 104/03	ممبئی (ایم ایس)	۲۴۳ ڈاکٹر فرزانہ خطیب	242

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ______ ولدیت ______ ٹی نمبر ______ مکمل پتہ ______ فون رموبائل نمبر ______

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

مخزن العجائب

استخارہ کے لئے

استخارہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر اس نقش کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور نفل پڑھنے کے بعد کسی سے بات نہ کریں، اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ دوسری یا تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔ چال آتشی ہے۔

۷۸۶

یاخبیر	علمنی	یارشید	ارحمنی
ارشدنی	یارحیم	اخبرنی	یاعلیم
علمنی	یاخبیر	ارحمنی	یارشید
یارحیم	اشدنی	یاعلیم	اخبرنی

حصول منصب

کسی منصب کو حاصل کرنے کے لئے لوچندی اتوار کو بعد نماز فجر ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھیں یَاعَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّۃِ عِزَّتُكَ يَاعَزِيْزُ اول و آخر صرف ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر یہ نقش ہری پنسل سے لکھ کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ جلد مطلوبہ منصب اور عہدے کا حصول ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۷۲۸۳۴	۲۱۷۲۸۵۲	۲۱۷۲۸۳۵	۲۱۷۲۸۴۹
۲۱۷۲۸۵۰	۲۱۷۲۸۴۵	۲۱۷۲۸۳۹	۲۱۷۲۸۵۱
۲۱۷۲۸۴۶	۲۱۷۲۸۴۷	۲۱۷۲۸۵۳	۲۱۷۲۸۴۰
۲۱۷۲۸۵۳	۲۱۷۲۸۳۶	۲۱۷۲۸۴۳	۲۱۷۲۸۴۶

زبان بندی کے لئے

اگر دشمن کی زبان بند کرنی ہو تو اس کا تصور کر کے اس نقش کو منگل کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور اپنے بازو پر باندھیں۔ نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں۔

۷۸۶

یاقوی	یاعلی	یاعلی	یاقوی
یاعلی	یاقوی	یاقوی	یاعلی
یاقوی	یاعلی	یاعلی	یاقوی
یاعلی	یاقوی	یاقوی	یاعلی

ہر مقصد کے لئے

کوئی بھی مقصد ہو، کوئی بھی ضرورت ہو یا کسی بھی چیز سے مثلاً قرض سے، رسوائی سے، بے روزگاری سے، افلاس سے نجات حاصل کرنی ہو تو اس دعا کو لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ. من العبد الذلیل الی المولی الجلیل مسنی الضر و انت ارحم الراحمین. یہ لکھنے کے بعد ۷ مرتبہ یہ پڑھیں الٰھی بحرمۃ کن فیکون فتبارک اللہ احسن الخالقین اس عمل کو اسی طرح ۲۱ روز تک کریں۔ انشاء اللہ ہر آفت سے، مصیبت سے، ذلت سے اور ہر طرح کی پسپائی اور قرض سے نجات مل جائے گی۔

سانپ کو بھگانے کا عمل

اگر کسی گھر میں سانپ ہوں تو مٹی کے چار ڈھیلوں پر سات سات مرتبہ سات سلام پڑھ کر دم کر لیں اور مکان کے تین کونوں میں ایک ایک ڈھیلا دبا دیں۔ ۴۸ گھنٹے گذرنے کے بعد چوتھے کونے میں بھی ڈھیلا دبا دیں۔ اس دوران سانپ وہاں سے نکل کر باہر چلے جائیں گے اور پھر

اس مکان میں واپس نہیں آئیں گے۔

سات سلام یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ. سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ. سَلٰمٌ عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ. سَلٰمٌ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ. سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. سَلٰمٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ. سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

پاگل پن کا علاج

اگر کوئی شخص پاگل پن کا شکار ہو تو یہ نقش اس کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ پاگل پن سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۳۵۰۱	۳۵۰۴	۳۵۰۷	۳۳۹۳
۳۵۰۶	۳۳۹۴	۳۵۰۰	۳۵۰۵
۳۳۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۳۹۹
۳۵۰۳	۳۳۹۸	۳۳۹۶	۳۵۰۸

آنکھوں کی بیماریوں کے لئے

آنکھوں کا کوئی بھی مرض ہو، بینائی متاثر ہو یا آنکھ میں جلن ہوتی ہو یا موتیا اتر آیا ہو یا سوزش اور خارش ہو کوئی بھی مرض ہو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ آنکھوں کی تمام بیماریوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

الیوم حدید	فبصرک	عنک غطائک	فکشفنا
۱۱۲۹	۵۳۲	۱۱۲	۳۹۳
۵۳۳	۱۱۷۲	۳۹۰	۱۱۱
۳۹۱	۱۱۰	۵۳۴	۱۱۷۱

مثانہ اور گردہ کی پتھری کے لئے

اگر کسی کے مثانے یا گردے میں پتھری ہو تو اس کو نکالنے کے لئے یہ نقش طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائے۔ لگاتار ۱۱ دن تک یہ عمل جاری رکھے۔ یہ دونوں نقش دائیں سے بائیں یا اوپر سے نیچے جس طرح آسانی سے لکھے جائیں گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ یا طشتری پر لکھیں۔

نقش یہ ہیں۔

	۱	
۳	۱۰	۲
	۹	

۲۶۱	۲۶۴	۲۶۷	۲۵۴
۲۶۶	۲۵۵	۲۶۰	۲۶۵
۲۵۶	۲۶۹	۲۶۲	۲۵۹
۲۶۳	۲۵۸	۲۵۷	۲۶۸

اپنی بات منوانے کے لئے

جب کسی کے پاس اپنی بات منوانے کے لئے جائے تو راستے میں کسی سے گفتگو نہ کرے اور دل ہی دل میں یابدوح پڑھتا رہے۔ جب اس کے سامنے جائے تو السلام علیکم یابدوح کہے اور سات مرتبہ دل ہی دل میں وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ پڑھے پھر ایک بار یہ کہے "الٰہی سوال من رد نہ شود و قبول شود" اس کے بعد اپنا مقصد اس سے کہے انشاء اللہ وہ مقصد پورا کرے گا اور بات مان لے گا۔

غنی ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص مالداری کا خواہش مند ہو تو اکتالیس دن تک روزانہ سورہ نصر اکتالیس مرتبہ پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یاواحد" پڑھے انشاء اللہ مالدار ہو جائے گا۔

خیر و برکت کے لئے

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان دولت تو حاصل کر لیتا ہے لیکن وہ خیر و برکت سے محروم رہتا ہے۔ آمدنی خوب ہوتی ہے لیکن خرچ کی زیادتی کی وجہ سے اور خیر و برکت کی کمی کی وجہ سے وہ پھر بھی خالی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۵۹۴	۱۵۹۷	۱۶۰۱	۱۵۸۷
۱۶۰۰	۱۵۸۸	۱۵۹۳	۱۵۹۸
۱۵۸۹	۱۶۰۳	۱۵۹۵	۱۵۹۲
۱۵۹۶	۱۵۹۱	۱۵۹۰	۱۶۰۲

نظرِ بد کا علاج

اگر کسی شخص کو بار بار نظر لگتی ہو اور نظر لگنے کی وجہ سے اس کی صحت یا کاروبار بار بار متاثر ہوتا ہو تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ نظر بد سے حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۰۴	۱۱۰۷	۱۱۱۰	۱۰۹۶
۱۱۰۹	۱۰۹۷	۱۱۰۳	۱۱۰۸
۱۰۹۸	۱۱۱۲	۱۱۰۵	۱۱۰۲
۱۱۰۶	۱۱۰۱	۱۰۹۹	۱۱۱۱

پھوڑے پھنسی سے نجات کے لئے

اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو طشتری پر لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ خارش سے اور پھنسی پھوڑے سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸۸	۱۳۹۱	۱۳۹۴	۱۳۸۱
۱۳۹۳	۱۳۸۲	۱۳۸۷	۱۳۹۲
۱۳۸۳	۱۳۹۶	۱۳۸۹	۱۳۸۶
۱۳۹۰	۱۳۸۵	۱۳۸۴	۱۳۹۵

دعا کی قبولیت کے لئے

دعا کی قبولیت اور حاجات کے پوری ہونے کے لئے اس نقش کو دائیں بازو پر باندھیں اور روزانہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۱ مرتبہ صبح شام پڑھیں۔ انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور تمام حاجات پوری ہوں گی۔

دعائیں اور ضرورتیں اپنی بساط کے مطابق اپنے رب کے حضور رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۱۶	۱۱۱۹	۱۱۲۳	۱۱۰۹
۱۱۲۲	۱۱۱۰	۱۱۱۵	۱۱۲۰
۱۱۱۱	۱۱۲۵	۱۱۱۷	۱۱۱۴
۱۱۱۸	۱۱۱۳	۱۱۱۲	۱۱۲۴

نماز میں دلجمعی کے لئے

اگر نماز میں سستی غالب رہتی ہو یا نماز میں خشوع اور خضوع پیدا نہ ہوتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ نماز میں دل لگے گا اور طبیعت پر نشاط غالب رہے گا۔

۷۸۶

۸۳۸	۸۵۲	۸۵۵	۸۴۱
۸۵۳	۸۴۲	۸۴۷	۸۵۳
۸۴۳	۸۵۷	۸۵۰	۸۴۶
۸۵۱	۸۳۵	۸۴۴	۸۵۶

حفاظت حمل کے لئے

اگر کسی عورت کا حمل بار بار گر جاتا ہو حمل قرار پانے کے ایک ماہ بعد یہ نقش لکھ کر سرخ کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالیں اور ڈورا اتنا لمبا رکھیں کہ تعویذ ناف تک لٹکا رہے۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۱۲۳۱	۱۲۳۳	۱۲۳۷	۱۲۲۴
۱۲۳۶	۱۲۲۵	۱۲۳۰	۱۲۳۵
۱۲۲۶	۱۲۳۹	۱۲۳۲	۱۲۲۹
۱۲۳۳	۱۲۲۸	۱۲۲۷	۱۲۳۸

دودھ کی زیادتی کے لئے

بعض عورتوں کے دودھ پورا نہیں اترتا اور بچہ بھوکا رہتا ہے ایسی عورتوں کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں اور یہی نقش طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر ۱۲ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ دودھ میں

اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۳	۱۲۷	۱۳۰	۱۱۷
۱۲۹	۱۱۸	۱۲۳	۱۲۸
۱۱۹	۱۳۲	۱۲۵	۱۲۲
۱۲۶	۱۲۱	۱۲۰	۱۳۱

مختلف مقاصد کے لئے

یہ دعا بہت جامعیت رکھتی ہے لیکن یقین کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ دعا یہ ہے۔ سُبْحٰنَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ اس دعا کو روزانہ ۲۰۰ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔

اس کے بعد اگر افسران و حکام کی تسخیر مطلوب ہو تو ان کا تصور کرکے ۷۰ مرتبہ روزانہ ۷ دن تک پڑھیں۔

اگر ذہن میں کشادگی کی نیت سے پڑھیں تو صبح و شام ستر و مرتبہ ۱۱ دن تک پڑھیں۔

اگر کسی مخصوص خواہش کے لئے ہو تو روزانہ ۲۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھیں۔

اگر اپنے محبوب کو مطیع کرنا ہو تو اس دعا کو چندی جمعہ کو پہلی ساعت میں ایک سو اکیس مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرکے محبوب کو کھلائیں اور دنیاوی حاجات کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۶۴۲	۶۳۵	۶۴۹	۶۳۵
۶۴۸	۶۳۶	۶۴۱	۶۴۶
۶۳۷	۶۵۱	۶۴۳	۶۴۰
۶۴۷	۶۳۹	۶۳۸	۶۵۰

دفع نحوست ورجعت

بعض لوگ سیارگان کی نحوست کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا۔ قدم قدم پر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض لوگ کسی عمل کی رجعت کا شکار ہو جاتے ہیں اور رجعت کی وجہ سے ان کی زندگی میں بربادی سی آجاتی ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور روزانہ اس تعویذ کو کاغذ پر لکھ کر ۲۱ روز تک لگاتار رکھیں۔ انشاءاللہ نحوست ورجعت سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۳۳	۱۳۶	۱۲۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۹	۱۳۳
۱۲۳	۱۳۸	۱۳۱	۱۲۸
۱۳۲	۱۲۷	۱۲۵	۱۳۷

وساوس شیطان کے لئے

بعض لوگ وساوس کا شکار ہو جاتے ہیں اور وساوس میں شیطان کی وجہ سے ان کی زندگی ابتری کا شکار ہو جاتی ہے۔ غلط غلط قسم کے خیالات ان کے ذہن کو پراگندہ رکھتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۳۴۵	۳۳۸	۳۵۱	۳۲۸
۳۵۰	۳۳۹	۳۳۳	۳۴۹
۳۳۰	۳۵۳	۳۳۶	۳۴۳
۳۴۷	۳۳۲	۳۳۱	۳۵۲

جو لوگ وساوس شیطان اور خیالات فاسدہ کا شکار ہوں ان کو پینے کے لئے یہ نقش دیں۔ یہ نقش روزانہ پلائیں اور لگاتار ۲۱ دن تک پلائیں۔

۷۸۶

۴۷۲	۴۶۶	۴۷۳
۴۶۳	۴۷۱	۴۶۸
۴۶۷	۴۷۵	۴۷۰

برص کے علاج کے لئے

اگر کوئی شخص برص کے مرض کا شکار ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں اور اسی نقش کو طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر روزانہ پلائیں۔ لگاتار ۴۰ روز تک۔ انشاءاللہ برص سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۱۹	۱۰۳۲	۱۰۲۹	۱۰۲۶
۱۰۳۰	۱۰۲۵	۱۰۲۰	۱۰۳۱
۱۰۲۳	۱۰۲۷	۱۰۳۴	۱۰۲۱
۱۰۳۳	۱۰۲۲	۱۰۲۳	۱۰۲۸

شہرت وناموری کے لئے

اگر کوئی شخص مقبولیت اور شہرت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے اور اس عزیمت کو لگاتار ایک سال تک عشاء کے بعد پانچ سو مرتبہ روزانہ پڑھے۔ یَاعَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ خِدْمَتِہٖ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۲	۸۰۶	۸۰۳	۷۹۹
۸۰۳	۷۹۸	۷۹۳	۸۰۵
۷۹۷	۸۰۱	۸۰۸	۷۹۳
۸۰۷	۷۹۵	۷۹۶	۸۰۲

●●●●●●●●●●●●

بقیہ: روحانی ڈاک

آپ اپنے بچوں کی ذہن سازی کیجئے اور انہیں سمجھایئے کہ حرام کا لقمہ انسان کو روحانی طور پر تباہ کر دیتا ہے اگر وہ کچھ دنوں کے لئے مال دار بھی ہو جاتا ہے تو کیا ہے آخرت تو اس کی برباد ہو جاتی ہے اور حرام کی روزی کھانے والے کی نہ عبادتیں قبول ہوتی ہیں نہ دعائیں۔

آپ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھ لیا کریں اور صبح شام "یَا رَزَّاقُ یَا بَاسِطُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کے لئے روزی کے دروازے کھلیں گے اتنے کوئی بڑا کام ہاتھ میں آئے بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے مزدوری کریں یا پھل سبزی وغیرہ فروخت کریں۔ حرام کام کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بازار میں پھلوں اور سبزیوں کی تھیلی لے کر کھڑا ہو جائے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کو مفلسی کی گرداب سے نجات دے اور حرام کمائی سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

علاج

بذریعہ صدقات

دوسری قسط

(مولانا) حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جب کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہو تو یہ دیکھیں کہ وہ کس دن یا کس رات میں بیمار ہوا ہے۔ جس دن یا جس رات میں بیمار ہوا ہے اس کا اندازہ کرکے حسب ذیل طریقے سے اس کا صدقہ ادا کریں۔ صدقہ رات بھر مریض کے سرہانے رکھا رہے اور صبح کو اس کو ادا کر دیا جائے اگلے دن زوال سے پہلے صدقہ ادا کر دینا ضروری ہے۔ انشاءاللہ صدقے کی ادائیگی کے بعد مریض روبہ صحت ہوگا۔ یہ صدقات انسانوں کو دیتے ہیں۔

دن	صدقات
اتوار	مریض کا پہنا ہوا کپڑا ادھی، چاول، گیہوں، سات روٹیاں، گھی یا مکھن لگی ہوئی حسب استطاعت
پیر	سفید مرغ، تل ایک پاؤ، تیل سرسوں کا ایک پاؤ، چاندی سوا ماشہ
منگل	سوا گز کپڑا سرخ رنگ کا، ثابت مونگ، تل ایک پاؤ، انار ایک کلو، گیہوں کا آٹا ایک کلو
بدھ	ایک عدد روغنی روٹی، ایک میٹر کپڑا، چاندی چھ ماشہ
جمعرات	ایک مرغ، سات پھول زرد رنگ کے، ایک کلو آٹا گیہوں کا
جمعہ	گائے کا گھی ایک پاؤ، دال ماش ایک کلو
ہفتہ	۳ میٹر کالا کپڑا، ۲ کلو کوکے، پانچ کلو لوہا
رات	**صدقات**
شب اتوار	بکری کا بچہ، ایک کلو دودھ، ہلدی ایک کلو
شب پیر	ایک کلو چاول، ایک کلو ثابت مونگ، ایک کلو مسور
شب منگل	پکے ہوئے میٹھے چاول، سرخ کپڑا ایک میٹر، ایک کالے رنگ کا مرغ
شب بدھ	مرغی کے انڈے ۳ عدد، ایک کلو گوشت، ایک کلو گیہوں
شب جمعرات	ایک بکرا، گیندے کے سات پھول، تین کلو آٹا گیہوں کا
شب جمعہ	ایک کلو تلی گھی، ایک کلو گیہوں کا آٹا، ایک کلو سرسوں کا تیل
شب ہفتہ	ایک کلو گوشت، ۲ کلو چنے، ایک کلو سیب، ایک پاؤ لال شکر

ان تمام صدقات کو کسی تھیلے میں مریض کے سرہانے رات کو رکھیں اور اگلے دن ان صدقات کی ادائیگی سے پہلے اسی طرح غور کرلیں کہ کس دن بیمار ہوا ہے۔ انشاءاللہ ان صدقات کے ادا کرنے سے مریض حیرتناک انداز میں روبہ صحت ہوگا۔ اگر مرض شدید ہو تو صدقہ کئی بار بھی دیا جاسکتا ہے لیکن ایک سے زائد بار صدقہ ادا کرنا ہو تو ایک دن چھوڑ کر صدقہ ادا کریں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ صدقات میں اگر متعدد چیزیں ہوں تو ان کو ایک ہی دکان سے نہ خریدیں۔ بلکہ دو یا تین دکانوں سے خریدیں۔ خریدتے وقت اگر باوضو ہوں تو بہتر ہے۔ صدقے کا سامان کسی ایسی عورت اور مرد کے ہاتھ میں نہ دیں جو ناپاک ہوں۔ صدقات کے ذریعہ علاج کی مزید طریقے آئندہ نقل کئے جائیں گے لیکن ہر بار یہ وضاحت نہیں کی جاسکتی اس لئے ضروری ہے کہ اس تفصیل کو ذہن نشین کرلیں تب ہی بذریعہ صدقات علاج کا فائدہ سامنے آئے گا اور قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ صدقات کے ذریعہ علاج کس قدر موثر ہوتا ہے۔ اور بھیانک امراض واثرات سے کس طرح نجات مل جاتی ہے۔

قسط نمبر: ۱۵

حسن الہاشمی

نقش دوازدہ ۱۲+۱۲

قسط ۱۴ میں یہ بتایا گیا تھا کہ نقش دوازدہ اس نقش کو کہتے ہیں جس کے خانوں کی تعداد دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے ۱۲ ہوتی ہے اور کل خانوں کی تعداد ۱۴۴ ہوتی ہے۔ اس نقش کے اعداد طرحی ۸۵۸ ہوتے ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۸۵۸ وضع کر کے ۱۲ سے تقسیم کریں گے جو خارج قسمت ہوگا اس کو خانہ اول میں رکھ کر حسب قاعدہ پر کریں گے۔ اگر نقش میں کسر آئے تو اس کی تفصیل جاننے کے لئے قسط ۱۴ کا مطالعہ کریں۔

قسط ۱۴ میں ہم نے نقش دوازدہ کا جمالی طریقہ نقل کیا تھا۔ اس قسط میں نقش دوازدہ کا جلالی طریقہ پیش ہے۔ نقش دوازدہ کا جمالی نقش ۹ مربع پر مشتمل تھا۔ اور نقش دوازدہ کا جلالی نقش ۱۶ مثلث پر مشتمل ہے۔ اس نقش کو اس طرح پُر کیا جائے گا کہ ۱۶ مثلث کو ایک مربع کا مان کر آتشی چال سے اس کو پر کیا جائیگا چال مربع اور مثلث دونوں کی آتشی ہی رہے گی۔

جلالی نقش بھرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۶ مثلث مربع کی چال کے اعتبار سے بھری جائے گی۔

پہلی مثلث ایک سے ۹ تک آتشی چال سے پر کرنے کے بعد دوسری مثلث ۱۰ سے ۱۸ تک بھری جائے گی۔ پھر تمام مثلثیں مربع کے اعتبار سے آتشی چال سے پُر کی جائیں گی۔ ذیل میں نقش بنا کر اس کی مثال دی جا رہی ہے۔ اور ۱۶ مثلث کو الگ الگ بھی واضح کر دیا گیا ہے آپ دیکھئے کہ ہر مثلث آتشی چال سے ہے اور ۱۶ مثلثیں مربع کی آتشی چال کے اعتبار سے ہیں۔

نقش دوازدہ جلالی کی مثال یہ ہے

چال مقلوبی

۶	۱	۸	۱۴۳	۱۱۸	۱۲۵	۹۶	۹۱	۹۸	۶۹	۶۳	۷۱
۷	۵	۳	۱۴۴	۱۲۲	۱۲۰	۹۷	۹۵	۹۳	۷۰	۶۸	۶۶
۲	۹	۴	۱۱۹	۱۲۶	۱۲۱	۹۲	۹۹	۹۴	۶۵	۷۲	۶۷
۱۰۵	۱۰۰	۱۰۷	۶۰	۵۵	۶۲	۱۵	۱۰	۱۷	۱۱۴	۱۰۹	۱۱۶
۱۰۶	۱۰۴	۱۰۲	۶۱	۵۹	۵۷	۱۶	۱۴	۱۲	۱۱۵	۱۱۳	۱۱۱
۱۰۱	۱۰۸	۱۰۳	۵۶	۶۳	۵۸	۱۱	۱۸	۱۳	۱۱۰	۱۱۷	۱۱۲
۵۱	۳۶	۵۳	۷۸	۷۳	۸۰	۱۳۱	۱۳۶	۱۳۳	۲۳	۱۹	۳۶
۵۲	۵۰	۳۸	۷۹	۷۷	۷۵	۱۳۲	۱۳۰	۱۳۸	۲۵	۲۳	۲۱
۴۷	۵۴	۳۹	۷۴	۸۱	۷۶	۱۳۷	۱۳۴	۱۳۹	۲۰	۲۷	۲۲
۱۳۱	۱۲۷	۱۳۳	۳۳	۲۸	۳۵	۴۲	۳۷	۴۳	۸۷	۸۲	۸۹
۱۳۳	۱۳۱	۱۲۹	۳۴	۳۲	۳۰	۴۴	۴۱	۳۹	۸۸	۸۶	۱۸۳
۱۲۸	۱۳۵	۱۳۰	۲۹	۳۶	۳۱	۳۸	۳۵	۴۰	۸۳	۹۰	۸۵
۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰	۸۷۰

دیکھئے ہر لائن کی میزان ۸۷۰ آرہی ہے۔ جو نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے۔ ان دونوں نقوش جمالی اور جلالی کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

ان دونوں نقوش کو مثبت اور منفی بے شمار مقاصد میں استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن ان دونوں نقوش کو اگر محبت اور عداوت کے لئے ہی استعمال کیا جائے تو بہتر ہے۔ کیونکہ اس لائن کے تجربہ کار لوگوں نے نقش دوازدہ کو محبت اور نفرت کے لئے استعمال کیا ہے۔ ان دونوں نقوش کے نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوتے ہیں۔

جمالی نقش کی خصوصیات۔

محبت کے لئے اس نقش کو عروج ماہ میں جمعرات یا جمعہ کے دن بعد نماز فجر پہلی ساعت میں گلاب و زعفران سے لکھیں اور اگر ممکن ہو تو اس میں تھوڑا سا مشک بھی ملالیں۔ نقش تیار کرتے وقت عود اور زعفران کی دھونی لیں اور دو بادام جو کڑوے نہ ہوں منہ میں رکھ لیں اور انہیں آہستہ آہستہ چباتے رہیں۔ یہ نقش بٹر پیپر یا نہایت باریک کاغذ پر لکھا جائے۔ نقش کے نیچے طالب و مطلوب کے نام مع والدہ کے لکھے جائیں اور نقش کے چاروں کونوں پر "یا ودود" تحریر کیا جائے۔

نقش کو لپیٹ کر آٹے میں گولی بنا کر زندہ مچھلی کے منہ میں رکھ دیں اور سوئی دھاگہ سے اس کا منہ اس طرح سی دیں کہ وہ تھوڑی دیر میں کھل جائے اس دوران آٹے کی گولی اس کے پیٹ میں چلی جائے گی۔ اس مچھلی کو نقش اس کے منہ میں رکھنے کے بعد کسی دریا میں چھوڑ دیں۔ جیسے مچھلی دریا میں تیرے گی محبوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی اور وہ اپنے حبیب سے ملنے کے لئے بے چین ہوگا۔

واضح رہے کہ اس طرح کے نقوش صرف جائز مقاصد میں استعمال کئے جائیں۔ ناجائز امور میں ان کا استعمال کرکے گناہ گار نہ ہوں۔

جلالی نقوش کی خصوصیات۔

جن عورت و مرد میں ناجائز تعلقات ہوں اور ان دونوں کے درمیان عداوت و نفرت کا پیدا ہونا مقصود ہو تو فروری ماہ کی تاریخوں میں منگل کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش بنایا جائے۔ اس نقش کو بناتے وقت دو بادام کڑوے منہ میں رکھیں اور آہستہ آہستہ انہیں چباتے رہیں۔ نقش بناتے وقت نیم اور کیکر کی لکڑیاں جلا کر دھونی لیں۔ نقش کسی میت کے بچے ہوئے کفن کے کپڑے میں لپیٹ کر اسی مردے کی قبر میں دبا دیں۔

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَ فلاں ابن فلاں وفلاں بنت فلاں بِحَقِّ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ آیت لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش کے چاروں کونوں پر "یا مذل" لکھیں۔ ان شاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد دونوں کے درمیان ایسی نفرت اور عداوت پیدا ہوگی کہ دیکھنے والے حیرت کریں گے۔

واضح رہے کہ اس طرح کے عمل صرف ناگزیر حالات میں اور جائز مقصد میں کرنے چاہئیں۔ کسی جائز تعلق کو توڑنے کے لئے اس طرح کے عمل استعمال کرکے گناہگار نہ بنیں۔

نقش دوازدہ ایک مشکل ترین نقش ہے۔ لیکن ہم نے جلالی اور جمالی دونوں نقش کی چالوں کو بہت آسان کرکے سمجھا دیا ہے اگر طلباء تھوڑا سا بھی ذہن پر زور ڈال کر ان نقوش کو مرتب کریں گے تو انہیں کچھ بھی دشواری نہیں ہوگی۔

یہ دونوں نقش تیر کی طرح کام کرتے ہیں اور اللہ کے حکم سے ان دونوں نقوش کا نتیجہ جلد سامنے آتا ہے اس لئے ان دونوں نقوش سے طلباء اور عاملین کو استفادہ ضرور کرنا چاہئے۔

شہر علم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

● حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔"

● میری امت میں ہر شخص پر چار چیزیں لازم ہیں۔ (۱) علم کو غور سے سننا (۲) علم کا یاد رکھنا (۳) علم پر عمل کرنا (۴) علم کو عام کرنا (یعنی اس کی نشر و اشاعت کرنا) اس سے ظاہر ہوا کہ علم اسلام کی روح اور ایمان کا ستون ہے۔

● بغیر علم کے عبادت کرنے والا کولہو کے بیل کی مانند ہوتا ہے جسے علم کی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔ اس لئے عبادت کے مفہوم کو نہیں جانتا اور عبادت کے پورے ثواب سے محروم رہتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جاہل شخص ہوتا ہے۔

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے نصیحت کی ہے اس پر عمل کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ آپ نے ہمیشہ مسلم امت کی بھلائی چاہی ہے۔

دنیا کے ساتھی

دنیا کے ساتھی آنکھیں، ہاتھ اور پاؤں ہیں جو بہ ظاہر دوست نظر آتے ہیں۔ اگر احتیاط سے نہ برتے جائیں تو دشمن ثابت ہوتے ہیں۔

قسط نمبر: ۴۰

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

محبت حاصل کرنے کا جفری طریقہ

یہ طریقہ بہت آسان ہے اور جتنا آسان ہے اتنا ہی موثر ہے۔ اس طریقے کو کوئی بھی کرسکتا ہے۔ اس طریقے میں فن کی باریکیاں طالب کو پریشان نہیں کرتیں۔

اس فارمولے کے چار جزو ہیں اور چاروں جزوں کو ملفوظی کرکے اعداد کو جفت بنانے کے لئے "یاودود یالطیف" کے اعداد بڑھا کر نصف کرکے چار خانوں میں رکھتا ہے۔ اگر اعداد جفت ہوں تو ان میں یاودود کے اعداد میں ۲۰ کا اضافہ کریں۔ مربع کے نقش چار، چار خانوں میں پُر کرتا ہے اور چاروں جزو کے اعداد کو الٹ کر موکل بناتے ہیں اور انہیں نقش کے چاروں کونوں پر لکھتا ہے، بس نقش تیار ہے۔ اس نقش کو دو عدد بنا میں ایک کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور ایک نقش طالب اپنے داہنے بازو پر باندھ لے۔ چند ہی دنوں میں مطلوب بے قرار ہوگا اور طالب کی طرف مائل ہونے پر مجبور ہوگا۔ اس کی تفصیل ایک مثال کے ذریعہ دیکھئے۔

نام مطلوب۔ نسیمہ بانو واحد حسین۔

ایک ایک حرف کو ملفوظی کیا۔

ملفوظی کرکے	نون	سین	یا	میم	یا	حا	سین	یا	نون	یا
بعد اعداد	۱۰۶	۱۲۰	۱۱	۹۰	۲	۹	۱۲۰	۱۱	۱۰۶	۶

کل اعداد۔ ۵۸۵+۱۲۹=۷۱۴

جفت کرنے کے لئے یالطیف کے ۱۲۹ جمع کئے۔ کل اعداد ہوگئے ۷۱۴ نصف کئے۔ ۳۵۷۔

۳۵۷ کو الٹ دیا۔ ۷۵۳ حروف بنائے۔ ج، و، ز۔ ایل بڑھا کر موکل بنایا جوزائیل۔ پہلے جزو کی کارروائی مکمل ہوئی اب دوسرے جزو کو لیں۔

نام طالب۔ محمد اکرم ابن ذریت۔

ملفوظی کرکے	میم	حا	میم	دال	الف	کاف	را	میم	ذال	را	یا	نون	یا
اعداد	۹۰	۹	۹۰	۳۵	۱۱۱	۱۰۱	۲۰۱	۹۰	۷۳۶	۲۰۱	۱۱	۱۰۶	۶

ٹوٹل ۱۰۸۹

اضافہ ۱۲۹

نصف کیا ۲)۱۲۱۸(۶۰۹

۱۲

×۱۸

۱۸

نصف کرنے کے بعد ۶۰۹ اعداد بنے۔ ان کو الٹ دیا۔ ۹۰۶ صفر کو صاف کیا تو باقی اعداد ۹۶ رہے۔ حروف بنائے و، ط ایل بڑھایا۔ موکل بنا وطائیل۔

دوسرے جزو کی کارروائی مکمل ہوئی اب تیسرے جزو کو لیں۔

ملفوظی کیا۔

	الف	لام	حا	یا
اعداد	۱۱۱	۷۱	۹	۳

ٹوٹل۔ ۱۹۳۔ اضافہ ۲۰۔ ۱۹۳+۲۰=۲۱۳

۲۱۳ کو نصف کیا۔ ۱۰۷۔ اعداد کو الٹ دیا۔ ۷۰۱ صفر ہٹا کر حروف بنائے الف، ز۔ ایل بڑھا کر موکل بنایا ازائیل۔

تیسرے جزو کی کارروائی مکمل ہوئی۔ اب چوتھے جزو کو لیں۔

اسم الٰہی یا حق یا جامع۔

ملفوظی کیا	یا	حا	قاف	یا	الف	جیم	الف	میم	عین
اعداد	۳	۹	۱۸۱	۱۱	۱۱۱	۵۳	۱۱۱	۹۰	۱۳۰

ٹوٹل ۶۹۹

اضافہ کیا ۱۲۹

۸۲۸

نصف کیا ۴۱۴۔ الٹ کر بھی ۴۱۴ آیا حروف بنائے داد ایل بڑھا کر موکل بنایا دادائیل بنا۔

نقش اس طرح بنے گا۔ پہلے خانہ میں پہلے جزو کے کل اعداد رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کریں۔ پانچویں خانہ میں دوسرے جزو کے اعداد رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کریں۔ نویں خانہ میں تیسرے جزو کے اعداد رکھ کر ایک ایک کا اضافہ

کریں گے۔ ۱۳ ویں خانہ میں چوتھے جزو کے اعداد رکھ کر ایک ایک کا اضافہ کریں گے اور چاروں کونوں میں چاروں موکلین کے نام لکھ دیں گے۔

نقش اس طرح بنے گا اور یہ نقش انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۶۱۴	۱۰۹	۴۱۵	۳۵۷
۴۱۴	۳۵۸	۶۱۱	۱۱۰
۳۵۹	۴۱۷	۱۰۷	۶۱۰
۱۰۸	۶۰۹	۳۶۰	۴۱۶

اسرافیل عزرائیل

●●●●●●●●●●●●●●

حضرت افلح رضی اللہ عنہ

حضرت افلح رضی اللہ عنہ بڑے سچے اور پکے مسلمان تھے۔ انہوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں مگر اپنے مذہب کو نہ چھوڑا اور صبر واستقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ وہ ظالم صفوان بن امیہ کے غلام تھے اور ان کا مالک بڑا ظالم اور سخت کافر تھا۔ جس وقت وہ اسلام لائے تو صفوان کو بہت غصہ آیا۔ اس نے آپ کے پاؤں میں ایک رسی باندھ کر اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ ان کو گھسیٹے گھسیٹے پھریں۔ اس اذیت سے وہ بہت زخمی ہوئے مگر اف تک نہ کی پھر ان کو جلتے ہوئے ایک گرم پتھر پر ڈال دیا۔ اس پر بھی بس نہ کی بلکہ خود صفوان نے ان کا گلا گھونٹا۔ ظالم صفوان کا بے درد بھائی بھی موجود تھا۔

ایک بے کس کو مصیبت میں دیکھ کر اسے بھی رحم نہ آیا بلکہ کہنے لگا۔ ''اس بے ایمان کو اس سے زیادہ سزا دو۔ دیکھیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر اسے جادو سے بچاتا ہے۔'' غرض یہ بے رحمی کا برتاؤ عرصہ تک ہوتا رہا۔ حضرت افلح تکلیف سے بے ہوش ہو گئے مگر صبر وتحمل سے قدم نہ ہٹایا۔ یہ ظالم دل کافر سمجھے کہ حضرت افلح شہید ہو گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا۔ اتفاق کہ ادھر سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا اور آپ کو بے حد ترس آیا اور اپنی عادت کے موافق جھٹ حضرت افلح رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ نے تکلیفوں سے نجات پائی۔ سبحان اللہ کیا صابر بندے تھے۔ انسان کو مصیبت کے وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔ ساری مشکلیں خدائے تعالیٰ آسان کر دیتا ہے۔ گھبرانا نہ چاہئے۔

دست غیب کا طلسماتی عمل

ابوالفرج علی ابن حسین اصبہانی کتاب معانی الاعداد میں طلسمات کے ایک نامور عالم وعامل منصور ابن حلاج سے منقول دست غیب کے ایک عمل کی تفصیل فرماتے ہیں کہ جو شخص دست غیب سے رزق حاصل کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمل سے قبل حرام کی روزی سے اپنے پیٹ کو پاک کرے۔ ترک حیوانات کا پابند بنے۔

عمل کے لئے آبادی سے دور کسی ایسے خلوت کے مکان کا انتظام کرے جہاں کسی غیر شخص کی مداخلت نہ ہو۔ عمل کی چلہ کشی کے دوران روزے رکھے۔ عمل کو عروج ماہ میں نوچندی اتوار سے شروع کرے۔

چنانچہ ترکیب عمل کے مطابق عامل نماز عشاء کے بعد قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور ذیل کے اسمائے عمل کو روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے۔ عمل کے پڑھنے کے دوران احتیاط رکھے کہ نیند نہ آنے پائے۔ ورنہ عمل بیکار ہو جائے گا۔ عمل کے بعد جب نیند آئے تو عمل کے مکان میں ہی سو جایا کرے۔

اسمائے عمل یوں ہیں۔

اَقْنُوْ عَزْ مَیْطَا مَوْ شَوْ عَیْطَا ھَمُوْیُوْ عَیْشَا مَا غَوْ عَمْشَا یَنُوْ جِیْشَا ھَوْیَرْ ھَیَا شَا بَرْ لَیَا نَاخَمُوْ خَیْنَا یَا بَاسِطُ لُوْمَا ھَیْطَا وَلِیْلَا اَقْنُوْ ھَرْ ھَیْشَا بَیْرًا عَوْ حِیْرًا کُھَیْلًا۔

شرائط عمل کے مطابق عمل کے چلہ کے مکمل ہو جانے کے بعد بھی عامل کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے ہر روز پنجگانہ نماز کے بعد اسمائے عمل کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھتا رہے۔

اصبہانی لکھتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے پاس نماز فجر کے وقت ایک موکل حاضر ہو کر عامل کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم دے جایا کرے گا۔ عامل کو چاہئے کہ وہ دست غیب جیسے کنز عظیم کو حاصل کرنے کے بعد کسی کو بھی اس راز سے آگاہ نہ کرے ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائیگا۔

''جناب آپ کا کتا بڑا خراب ہے، میں جب بھی گانے لگتا ہوں تو وہ بھونکنے لگتا ہے۔''

دوسرا پڑوسی۔ ''اس میں بے چارے کتے کا کیا قصور، آغاز تو آپ ہی کرتے ہیں۔''

●●●●●●●●●●●●●

دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ سب خداوند تعالی کی قدرت کا مظہر ہے۔ فی زمانہ اکثر افراد غیبی طاقت اور غیبی دور کے متلاشی رہتے ہیں۔ چنانچہ درج ذیل مجرب اور آزمودہ سورتوں، آیتوں، دعاؤں اور اسماء الہی کی تلاوت، ایمان ویقین کامل، پرہیزگاری سے پڑھیں۔ اور محمد وآل محمد رضی اللہ عنہم کے توسل کا شرف بھی حاصل ہو تو جملہ چھوٹی بڑی مشکلات اور تکلیفوں، بیماریوں، مقدمات شادی، روزگار، کاروبار میں اضافہ اور روزی میں وسعت وغیرہ۔ مسائل کے حل میں انشاءاللہ کامیابی وکامرانی نصیب ہوگی۔ رب العالمین ہر مومن کو رزق کثیر عطا فرمائے۔ بیماروں اور جملہ حاجات مندوں کی حاجت اور جائز مقاصد پورے فرمائے اور مجھ حقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حافظہ قوی کرنے کی دعا

سورۃ اعلیٰ (پارہ ۳۰، آیت ۸۷) صبح کی نماز کے بعد اس سورۃ کی تلاوت روزانہ کریں۔ یا جب بھی فارغ ہوں اس سورۃ کی تلاوت کرلیا کریں۔ طالب علموں کے لئے بہت مجرب تحفہ ہے۔ انشاءاللہ اس کے پڑھنے سے ذہن تیز اور یادداشت میں بہتری آئے گی۔

ترقی علم

سورۃ طٰہٰ (پارہ ۱۶، آیت ۲۵ تا ۲۸) (رَبِّ اشْرَحْ لِي سے لے کر يَفْقَهُوا قَوْلِي) یہ آیتیں ترقی علم اور کشادگی ذہن کے لئے مخصوص ہیں۔ ہر روز بعد نماز فجر (۲۱) مرتبہ اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ یہ نہایت ہی پراثر اور مجرب دعا ہے۔

رزق میں اضافہ

(سورۃ الہمزہ) ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ فقر دور ہوگا اور رزق میں اضافہ ہوگا بہت مجرب اور زود اثر ہے۔ آنکھ کے درد، تکلیف اور نظر بد کے لئے بھی بہت مؤثر اور مجرب ہے۔ روزانہ نماز پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ پڑھیں اور آنکھ پر دم کریں اور نظر بد کے مریض پر تین مرتبہ پڑھ کر پھونکیں انشاءاللہ شفایابی ہوگی۔

دردِ شقیقہ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دردِ شقیقہ (یعنی آدھے سر کا درد) کے لئے (سورۃ التکاثر) بعد نماز فجر اور عشاء تین تین مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر درود پاک پڑھ کر سر پر پھونکیں اور تھوڑے سے پانی پر دم کرکے پلائیں۔ جب تک افاقہ نہ ہو یہ عمل جاری رکھیں بہت مجرب ہے۔

نظر بد سے بچاؤ

سورۃ الحمد، سورۃ توحید، سورۃ ناس اور سورۃ فلق کو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر پھیریں۔ انشاءاللہ نظر بد نہ لگے گی اور اگر لگ چکی ہے تو بحکم خدا جاتی رہے گی۔

کشائش رزق

• صبح کی نماز کے بعد سورۃ القریش روزانہ (۱۰) مرتبہ پڑھیں اول وآخر ایک مرتبہ درود پڑھ لیا کریں۔ انشاءاللہ روزی میں وسعت ہوگی اور پانی پر دم کرکے اگر دل کے مریض کو پلائیں تو شفایابی ہوگی۔

کاروبار میں ترقی

سورۃ رحمٰن ایک مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھیں اول وآخر ایک مرتبہ درود پڑھیں اور جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور آپ (فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) پر پہنچیں تو سورج کی طرف انگلی سے اشارہ کریں اور دعا مانگیں جو ہر مرتبہ ایک ہی ہونی چاہئے اور یوں کہیں کہ پروردگار میرے کاروبار کو سورج کی طرح چمکا دے اور میرے رزق میں اضافہ کردے۔ انشاءاللہ بہت جلد کاروبار ترقی کرے گا۔ مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

عزت میں اضافہ

صبح فجر اور عشاء کی نماز کے بعد "سورۃ ق" روزانہ ایک مرتبہ اول وآخر درود پاک کے ساتھ پڑھ لیا کریں۔ انشاءاللہ دولت اور عزت ملے گی۔ پریشانی اور ذلت سے محفوظ رہیں گے۔ بہت مجرب ہے کسی صورت خالی نہیں جاتا۔

حدیث نبویؐ ہے کہ "سورۃ الناس" سونے سے قبل ایک مرتبہ پڑھیں تو یہ تعویذ کا کام کرتا ہے اور ہر قسم کی پریشانیوں وبلیات سے محفوظ رہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روزانہ ایک مرتبہ "سورۃ عم" پارہ ۳۰ کی تلاوت کرے گا انشاءاللہ ایک سال کے اندر اندر اس کو زیارت خانہ کعبہ نصیب ہوگی۔

کاروباری بندش

کاروبار نہ چلتا ہو یا چلتے چلتے رک گیا ہو اور نقصان ہو رہا ہو تو روزانہ بعد نماز فجر ۴۰ مرتبہ "سورۃ الکافرون" اور ۴۰ مرتبہ "سورۃ النصر" چالیس دن پڑھیں۔ انشاءاللہ کاروبار میں ترقی اور وسعت آئے گی اور غیب سے رزق مہیا ہوگا۔ صرف ایک حاجت طلب کریں اور برکت رزق کی دعا کریں۔

جائز مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جب عدالت میں جائیں تو درج ذیل کا ورد کرتے رہیں۔ انشاءاللہ کامیابی وکامرانی کے ساتھ لوٹیں گے۔ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔

دعا یہ ہے (یا ھُوَ یا مَنْ لاَ ھُوَ اِلاَّ ھُوَ)

روزگار کے حصول کے لئے

اسم الٰہی (یا وَھَّابُ) بعد نماز فجر ایک ہزار مرتبہ مع اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ لیا کریں اور روزگار کے لئے دعا کریں۔ یہ عمل حاجت پوری ہونے تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

بیماریوں سے شفا کے لئے

ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اول و آخر ایک مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر مریض پر پھونکیں، مرض خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو بحکم خدا جلد شفایابی ہوگی۔ آزمودہ ہے۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِكَ وَخُرُوْجًا اِلٰی رَحْمَتِكَ

اسم جلالہ

(یا لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ الْوَاسِعُ) اگر کوئی شخص بوجہ تنگ دستی حقیر و بے اعتبار ہو تو اس کلمہ مبارکہ کو ۴۰ دن تک نماز فجر کے بعد ۱۵ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاءاللہ جلد ہی تونگر ہو جائیں گے۔ جو شخص ۱۰ مرتبہ روزانہ ہر نماز کے بعد "سورۃ توحید" پڑھے گا تو خداوند عالم اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

پھوڑا پھنسی اور ناسور کے لئے

سات دن تک ۳۱۲ مرتبہ (یا رَقِیْبُ) پڑھ کر دم کرے انشاءاللہ اچھا ہو جائے گا۔

مجربات ضیا نقوی

سید ضیا حسین نقوی روحانی عامل

اگر میاں بیوی میں اکثر جھگڑا رہتا ہو تو خاوند بیوی کے لئے بیوی خاوند کے لئے ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ذیل کی آیت پانی پر دم کرے خود بھی پئے اور مطلوب کو بھی پلائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

اگر میاں بیوی میں اختلاف ہو گئے ہوں تو دونوں میں سے ایک اول و آخر گیارہ بار درود کے ساتھ باوضو قبلہ رخ مصلے پر بیٹھ کر ۱۰۰ مرتبہ ذیل کلمات کا ورد کرے تو ہفتہ بھر میں حالات سازگار ہو کر دائمی محبت میں تبدیل ہو جائیں گے۔

ایک ہزار بار یا وَدُوْدُ کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دوسرے کو کھلائے میاں بیوی میں دائمی موافقت پیدا ہوگی۔

زوجین کی محبت کے واسطے سورۂ جمعہ اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ طالب مطلوب کے نام سے لکھ کر پاس رکھے تو مطلوب موافق ہو جائیگا۔

زوج یا زوجہ تسخیر کی نیت سے بالمقابل کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ بار پڑھے تو دونوں میں موافقت پیدا ہوگی۔

میاں اور بیوی ایک دوسرے کے لئے سورۂ الحمد، سورۂ معوذتین، آیت الکرسی اور سورۂ حشر کی آخری آیت پڑھ کر دعا کرے تو مطلوب کے دل میں دائمی محبت پیدا ہوگی۔

زوج یا زوجہ کی تسخیر اور محبت پانے کے لئے طالب مطلوب نیت سے ان اسمائے حسنٰی کا ورد بکثرت کرے۔ تو چند ہی دنوں میں مراد پوری ہوگی۔ یا وَدُوْدُ یا حَسِیْبُ یا دَافِعُ یا بَدُّوْحُ۔

گرتے بالوں کے لئے ہر نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یا اسمائے حسنٰی اَللّٰہُ الْبَارِیُ الْکَبِیْرُ پڑھ کر بالوں میں ہاتھ پھیر لیں تو بال گرنا بند ہو جائیں گے۔

قدیم زمانے کے جادوٹونہ کرنے والے کو "وچ ڈاکٹر" کہا جاتا تھا۔ "وچ" (WITCH) یا لفظ قدیم انگلش کے لفظ "وکا" سے مشتق ہے۔ جس کے معنی آدمی (مرد ہو یا عورت) جو "جادو کرتا ہو" آج کل یہ لفظ اتنا مستعمل نہیں رہا ہے اور اس کی جگہ سیدھا لفظ "جادوگر" استعمال ہونے لگا ہے۔ جادوگروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق روحوں سے ہے۔ جادوگر روحوں کو منتروں اور بھینٹ وغیرہ کے ذریعہ رام کرتے اور ان روحوں کی مدد سے اپنے اور اپنے موکلوں کے لئے مختلف نوعیت کے کام انجام دیتے تھے۔ یہ کام کچھ ایسے ہوتے تھے جیسے خشک سالی میں بارش برسانا، قسمت کا احوال بتانا، علم نجوم کے ذریعہ مقدرات کی نشاندہی کرنا یا پھر منتروں اور روحوں کے تعاون سے دشمنوں کا قلع قمع کرنا وغیرہ۔

سفید جادو: یہ جادوگر جب اچھی روحوں کو اپنی معاونت کے لئے طلب کرتے تھے تو اس عمل کو سفید جادو کہتے تھے اور جب ماورائی طاقتوں کا آلہ کار بناتے تھے تو اس عمل کو کالا جادو کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

اچھی روحیں: جو سفید جادو کے عمل کے تحت کام کرتی ہیں وہ عموماً نیکی اور مدد کے کام کرنے کے لئے بلائی جاتی ہیں۔

بری روحیں: تخریب اور تباہی کے کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور یہ کالے جادو کے تحت مقرر ہوتی ہیں۔

اٹھارہویں صدی میں

جادوگروں کے خلاف پھیلنے والی نفرت کا طوفان سرد ہو گیا اور ایک بار پھر جادو کا علم پھلنے پھولنے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ شیطان کے پجاریوں نے اپنے عقائد بھی بنالئے۔ گویا ایک قسم کا مذہب قائم کرلیا اور اس مذہب میں سب سے بڑی قوت شیطان کو تسلیم کیا گیا۔ شیطان کی پوجا کے لئے جو جشن منایا جاتا ہے اسے سیاہ ہجوم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ۱۹۵۱ء میں انگلینڈ میں وہ قانون منسوخ کردیا گیا جس کے تحت جادو کی مشقیں ممنوع تھیں۔ اس کے ساتھ ان جادوگروں نے اپنے ایک مذہب کی بنیاد ڈال دی جسے "وکا" کہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں اس "وکا" نام کے مذہب میں ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد سب داخل ہو سکتے ہیں۔

جادو کے طریقے

جادو کے بنیادی طریقے دراصل ان طریقوں ہی کی ایک شکل ہیں جو دور قدیم میں جب انسان جنگلی زندگی گزارتا تھا، رائج تھے۔ جادو کے معتقدین میں ایک عقیدہ مشترک ہے۔ وہ یہ کہ وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن میں کبھی کسی قسم کا رابطہ رہ چکا ہوتا ہے، رابطہ ٹوٹنے کے بعد بھی فاصلے کے باوجود ایک دوسرے پر اثرانداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ نظریہ "سرجیمس فریزر" نے اپنی کتاب "گولڈن باؤ" میں درج کیا تھا۔ وہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ایک طرح کی چیزیں ایک طرح کی چیزوں کی تخلیق کرتی ہیں۔ (دراصل یہ سحر باللمس کی قسم ہے۔ قانون لمس یا قانون رابطہ اور سحر) بالمثل کے بارے میں راقم السطور نے اپنی کتاب "ردسحر" (حصہ اول) میں تفصیلاً مختلف جدولوں سے وضاحت کردی ہے) "سرجیمس فریزر" آگے چل کر لکھتے ہیں کہ مثال کے طور پر ایک جادوگر اپنے معمول کے بالوں کا اگر ایک گچھا حاصل کرلے تو وہ اس معمول کو فاصلے کے باوجود مسحور یا سحرزدہ کرسکتا ہے۔ کالا جادو ایک معنی میں روحانی یا روحانی حملے کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ زیادہ تر منتر یا افسون کسی دوسرے آدمی کے دماغ یا جسم کو کنٹرول کرنے کا ہی کام انجام دیتے ہیں۔

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک بڑا عام سا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک گڑیا بناتا ہے اور پھر جادو کا عمل پڑھ کر اس میں سوئیاں چبھو دیتا ہے۔ کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک اور طریقہ یہ بھی تھا کہ شکار کو ایک سیب دیا جاتا تھا، روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جاتا تھا جس پر جادوگر پہلے سے عمل کر چکا ہوتا تھا۔ اس طرح وہ قوت جو جادوگر چاہتا تھا، روٹی یا سیب میں سما جاتی تھی۔

زرخیزی کا عمل

تاریخ کے ابتدائی دور میں انسان زرخیزی کے لئے طرح طرح کی مافوق الفطرت قوتوں سے مدد لیا کرتا تھا، وہ محض اس لئے کہ بارش ہو اور کھیتوں

میں کھل اُگے۔ مختلف قسم کے عجیب و غریب جشن منایا کرتے تھے جن میں بڑے پیمانے پر مجمع کی شکل میں جنسی ارتکاز کیا جاتا تھا۔ خوراک کو بھی جنسی اعضاء کی شکل میں ڈھال کر کھایا جاتا تھا اور عقیدہ تھا کہ اس عمل سے باپ (آسمان) اور ماں (زمین) خوش ہو کر انہیں زرخیز سال سے نوازیں گے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے جادوئی منتر اور تعویذوں کے ذریعہ مریض مسور کو شفاء بخش سکیں۔ چونکہ مسیحی مذہب آچکا تھا لہٰذا گرجا اور جادوگروں میں ایک آویزش کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساتویں صدی کے آغاز پر "سنٹ کٹ برٹ" مسیحی پیروکار نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادوگروں اور ساحروں سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنڈے اور تعویذ جو ان سے حاصل کئے جائیں شیطانی سمجھے جائیں گے۔

جنس اور کالا جادو

قرون وسطیٰ تقریباً سارے کا سارا جادوگروں کے زیر نگیں تھا۔ اس دور کی وہ عورتیں جو کسی مرد سے ناجائز تعلقات کی خواہش مند ہوتی تھیں، کسی جادوگر کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ جادوگر انہیں معاوضہ لینے کے بعد ایک انگوٹھی دیتا تھا۔ جس کے اثر سے عورت کا خاوند اس شخص کو نہیں دیکھ پاتا تھا جس سے وہ تعلقات چاہتی تھیں۔ اسی دور میں ایسے مشروبات بھی افسوں سازوں سے حاصل کئے جاتے تھے جو آدمی کو جنسی توانائی بخشتے تھے اور جن کے پلانے سے وہ اپنے محبوب پر پوری قدرت حاصل کر لیتے تھے۔ یہ مشروبات عموماً بیل کے خصیوں یا مرد کے مادۂ منویہ سے تیار کئے جاتے تھے۔ یہ جادوگر مردوں کو نامرد کرنے کی صلاحیت والے ہوتے تھے۔

اس زمانے میں یہ عقیدہ عام تھا کہ جادوگر کسی رسی وغیرہ میں گرہ لگا کر جسے چاہیں اسے عورت کے ساتھ جنسی فعل کرنے کی صلاحیت سے محروم کر سکتے تھے۔

جادوئی منتر

منتر تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) کالا منتر (۲) سفید منتر (۳) سرمئی منتر۔

پہلا منتر نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا فائدے اور تعاون کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور تیسرا دونوں کام انجام دے سکتا ہے۔

انگلستان میں جادوگر

انگریزی بولنے والے اشخاص میں زیادہ تر لوگ "وچ" یا "افسوں گر" کا لفظ سنتے ہی کسی ایسی عورت یا مرد کا تصور کرنے لگتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں نفرت ہوتی ہے اور گھما کی کمین ہوتی یا ہوتا ہے۔ بعض معنوں میں "وچ" کی یہ تصویر کچھ غلط نہیں ہے۔

مصری تعویذ

قدیم مصر میں جادو زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ ان کے دیوتاؤں کے بت ماورائی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور موت دونوں موقعوں پر جادو کی طاقتوں کا تعاون حاصل کیا جاتا تھا۔ فراعین مصر کے مقبروں کو جادوئی قوتوں کے ذریعہ محفوظ بنانے کا عمل کیا جاتا تھا۔ یہ جادوئی قوتیں اتنی طاقت در ہوتی تھیں کہ آج حالانکہ کوئی چار ہزار سال گزر چکے ہیں، مگر ہنوز لوگ انہیں موثر سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں ہر مرنے والے کی قبر میں ایک آہنی تعویذ رکھ دیا جاتا تھا۔ مصریوں کے عقیدہ کے مطابق اس جادوئی تعویذ سے مرنے والے کی روح پر نحوست کا سایہ نہیں پڑے گا۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ جادو کے زور سے اچھائی اور برائی دونوں قسم کے کام کئے جا سکتے ہیں۔ یہی نہیں جادو زندہ اور مردہ دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا تھا۔ اس زمانے کے جادوگر جنہیں "کاہن" کہا جاتا تھا۔ بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون مصر کے درباری جادوگروں میں سب سے بڑا جادوگر سامری تھا۔ قرآن پاک میں فرعون مصر کے جادوگروں کا ذکر موجود ہے۔

روم میں جادو

روم کے افسوں گر، معاشرے میں خوف اور دہشت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جا بجا نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان افسوں گروں کے پاس جاتے اور ان سے ایسے "آب محبت" اور "تعویذ" وغیرہ حاصل کرتے تھے جن کے ذریعہ وہ اپنی پسند عورت یا مرد کو قابو میں کر سکتے تھے۔ روم میں عورت سے لذت حاصل کرنے کا بڑا ارادہ تھا۔

اطالیہ میں جادوگری

یورپ میں روایتیں مشہور تھیں کہ افسوں گر ایک جادوئی جھاڑو پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر فضا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک بکرے پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قبیلے "ڈیانا" اور "ڈیانا" نامی دیویوں کے پجاری تھے۔ جنس کو محبت اور ڈیانا کو زرخیزی کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

جادو اور شفاء کا فن

روم کے زوال سے قبل جادوگر آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔ اس دور میں بیماری کی جڑ روحوں کی نحوست سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہوتا تھا تو یہ جادوگر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے منتروں، عملیات اور تعویذوں وغیرہ کے ذریعہ مریض کو شفاء بخش سکیں۔

سفید جادو کے مقلد

جو لوگ کالے جادو کے متاثرہ افراد کا علاج جادو سے کرتے تھے، یہ سفید جادو کے مقلد کہلائے۔ عرف عام میں انہیں سفید جادو کے ماہرین کہا جاتا تھا۔ ایک معنی میں یہ وہ طبقہ تھا جو جادو کا توڑ جانتے تھے یہ طبقہ بڑا عجیب تھا۔

عموماً جادو کا مقلد وہ لڑکی یا لڑکا ہوتا تھا جو اپنے گھر میں ساتویں اولاد ہوتا تھا۔ اس طرح وہ یہ کہتے تھے کہ ان کی طاقتیں موروثی ہیں۔ یہ صرف منتروں اور تعویذات سے ہی جادو کا توڑ نہیں کرتے تھے بلکہ جڑی بوٹیوں سے بیماروں کا علاج بھی کرتے تھے۔ جادو کا توڑ یہ اس طرح کرتے تھے کہ جادو کے ذریعہ آنے والی بیماری کو وہ کسی جانور میں منتقل کر دیتے تھے۔

وہ شخص جو جادو کے زیر اثر آجاتا تھا سفید جادوگر کے پاس جاتا تھا اور یہ جادوگر اسے کچھ طریقے بتاتا تھا جن سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر جادوگر اسے بتاتا تھا کہ اس آدمی کے پیروں کے نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے، پھر اس نشان پر ایک کیل گاڑ دے اور فلاں منتر پڑھے یا پھر کیل پر سفید جادو کا عمل کر کے دیتا تھا۔ اس نتیجہ میں جادو کرنے والے کے پاؤں میں ایک زخم نمودار ہو جاتا تھا۔

شیطان کے چیلے

یہ اٹھارہویں صدی کے وسط کا ذکر ہے، جس زمانے میں تعلیم یافتہ لوگوں نے شیطان کی پوجا کی عجیب رسم ایجاد کی۔ یہی نہیں بلکہ انہی کے ہاتھوں انسانی قربانی کی بھی بنیاد پڑی۔ ادھر جونہی جادو کے خلاف رائج قوانین منسوخ ہوئے، انہوں نے اپنی توجہ BLACK MASSES (سیاہ اجتماع) کی طرف مبذول کر دی۔ ۱۷۲۹ء میں ان لوگوں نے ایک "ہالفائر کلب" کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے ایک برباد شدہ عمارت "ایبے آف میڈن ہام" کا انتخاب کیا۔ اس کلب میں اس وقت کی چند مشہور ہستیاں بھی ممبر تھیں اور اس کا سربراہ "سر فرانس ڈیش ووڈ" تھا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ اور بااثر آدمی تھا۔ اس کلب کے مقاصد میں "ننگے ناچ" "فحش اور گندی حرکات" اور "شیطانی پوجا" شامل تھے۔ یہ کلب بعد میں ایک دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا اور وہاں اس کا جو ہال تھا اس میں عجیب و غریب فوٹو آویزاں کئے گئے تھے۔ اس میں ایک "چیپل" گرجا بھی موجود تھا جس میں خدا کی جگہ شیطان کی پوجا ہوتی تھی۔ لندن کی بستیوں سے جو شیلی لڑکیاں یہاں لائی جاتی تھیں اور ان سے جشن کے دوران ہمبستری کا لطف اٹھایا جاتا تھا۔

شیطان ازم کا ارتقاء

مذاہب عالم اور اصنامیات خیر و شر کے مسئلے کی تشریح کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ آفرینش سے ہی نظام کائنات میں دو قوتیں برسرِ پیکار رہی ہیں یہ ایک قوت خیر اور دوسری شر کی طاقت وقتاً فوقتاً دونوں ایک دوسرے پر غالب آتی رہتی ہیں اور یہ سلسلہ بالآخر خیر کی فتح اور شر کی ہمیشہ ہمیشہ مغلوبیت کی صورت میں انجام پذیر ہوگا۔

ALL IS WELL TAHT ENDS WELL کے حوالے سے جملہ مذاہب ماسوائے شیطان مت کا رجحان نیک اور خوشگوار انجام پانیوالی خیر کی قوت کی طرف ہے جس کا نمائندہ یزداں یا اللہ رب العالمین ہے۔ جب کہ شر کی قوت چونکہ اس قوت خیر کی دشمن ہے لہٰذا اہل مذہب بھی قوت شر کے مخالف ہیں جسے وہ شیطان ابلیس، اہرمن اور لوسی فریعنی باغی فرشتہ کے ناموں سے پکارتے ہیں۔

دنیا میں جتنی برائیاں ہیں اور برائی کی جتنی قوتیں ہیں وہ سب کی سب شیطان ہی کے تابع ہیں۔ کئی معنوں میں شیطان ان سب کا دیوتا اور آقا کہا جا سکتا ہے۔ شیطان ازم سے تعلق رکھنے والے تخریب کی منفی قوت پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں اور خیر کی طاقت سے متنفر ہیں۔ شیطان ہر اس بات کو پسند کرتا ہے جنہیں نیکی کی طاقتیں ناپسند اور مسترد کر دیتی ہیں۔ مثلاً جنسی کجروی، انسانوں کی بھینٹ اور سیاہ اجتماعات بدی کی قوتوں کے من پسند کام ہیں۔ جب کہ نیکی کی قوتیں ان سے سخت احتراز کرتی ہیں۔ وہ لوگ جو شیطان کے پجاری ہوتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ مذاہب عالم کے بتائے ہوئے تمام طریقوں سے روگردانی اور بغاوت کریں، ہر اس اصول پر چلیں جو ان کی نفی کرتا ہو۔ ان کی نظر میں شیطان آزادی کی علامت ہے۔ ہر قسم کی آزادی، جب کہ مذہب ان کے عقیدہ کے مطابق ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں انسان آپ اپنا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ ایک معنی میں شیطان ازم بجائے خود ایک نظام عقیدہ ہے، ایک مذہب ہے۔ تمام مذاہب کی نفی کرنے والا مذہب۔

بعض بعض جگہوں پر شیطان کی پوجا کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جادو کے ذریعہ دشمنوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ لوگ عموماً مردوں کی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ان ہڈیوں پر منتر وغیرہ

پڑھنے کے بعد انہیں اس قابل بنادیا جاتا ہے کہ جادوگر ان ہڈیوں کو ہاتھ میں لے کر جس شخص کی سمت بھی اشارہ کرے گا وہ فوراً ہی سحر و جادو کے تحت بیمار ہوجائے گا۔ بالوین کے علاقے میں ۱۹۶۸ء کی بات ہے کہ جادوگروں کے ایک گروہ نے قبرستان پر دھاوا بول دیا اور وہاں کی تمام قبروں کو کھود ڈالا پھر وہ لاشوں کو اٹھانے گئے تاکہ ان پر شیطانی اعمال کیے جاسکیں۔

موجودہ دور میں شیطان ازم ایک گہری تحریک کی شکل میں پھیل رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جدید دور میں ایک نئے جوش اور ولولے سے شیطان کے پجاری اٹھے ہیں۔ دور حاضر میں شیطان ازم کے احیاء کی کوشش ۱۹۲۱ء میں شائع ہونے والی کتاب ''مغربی یورپ کا سحری مذہب'' سے شروع ہوئی۔ اسی کتاب کے ایک شارح ''جیرال گارڈنر'' نے اعلان کیا کہ اسے انگلینڈ میں قدیم شیطان پرستوں کا ایسا گروہ ملا ہے جو کسی نہ کسی طرح جادوگروں کے قتل عام سے بچتا چلا آرہا تھا اور انہوں نے اسے اپنی تقاریب میں بھی شریک کیا تھا۔

بعد ازاں امریکہ کی سب سے زیادہ مشہور جادوگرنی ''سائبل لیک'' اور ایک برطانوی محقق ''ولکن سن'' نے بھی تصدیق کردی کہ نیو فارسٹ (برطانیہ) میں شیطان پرست ۱۹۳۰ء اور ۱۹۵۰ء کے عشروں تک موجود رہے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہوں گے۔

امریکہ میں کالا جادو

سوئزرلینڈ، جرمنی اور فرانس میں سیاہ تنظیمیں موجود تھیں۔ امریکہ والے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں رہے۔ ویسے بھی امریکی روحانیت کے اچھے طالب علم کہے جاسکتے ہیں۔ اگر آپ امریکہ جائیں تو آپ کو اکثر دکانوں پر ایسی چیزیں بکتی نظر آئیں گی جو کالا جادو کرنے اور اس کو توڑنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک پاؤڈر بھی شامل ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر اسے لے کر آپ اپنے کسی دشمن کے دروازے کی چوکھٹ پر چھڑک دیں تو اس کا سارا گھر جادو کا شکار ہوسکتا ہے۔ وہیں آپ کو اس کا توڑ بھی مل جائے گا یہ توڑ ایک موم بتی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس موم بتی کو ایک ''جادوئی تیل'' سے نہلا کر جلایا جاتا ہے۔ یہ مسلسل تین روز تک ایک گھنٹہ کے لئے جلائی جاتی ہے۔ پھر اس کی خاکستر کو جمع کرلیا جاتا ہے اور اسے ''جادو کے توڑ'' کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

افریقی جادوگری

''وچ کرافٹ'' کے سلسلے میں جو تحقیقی کام حال میں ہوا ہے اس کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً سارے کے سارے محققین نے افریقہ کے کالے جادو کے پرتاثیر ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں پائے جانے والے جادوگر دوہری حیثیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ایک جانب وہ جادو کے ماہر ہوتے ہیں اور دوسری جانب وہ بڑے عمدہ طبیب ہوتے ہیں۔ یورپ میں کالے جادو کا پرانا ڈھانچہ بدل چکا ہے لیکن افریقہ میں یہ اپنی اصل شکل میں ملتا ہے۔

جدید افریقہ میں ''وچ ڈاکٹرز'' یعنی کالے جادو کے ماہر کا وہی کردار ہے جو قدیم یورپ میں سفید جادو کے ماہرین کا تھا۔ یہ اپنے علم سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں اور ہر قسم کے جادو کا توڑ بھی کرتے ہیں۔

ووڈو کی دنیا

۱۹۹۴ء میں میرے ایک عقیدت مند نے لندن سے مجھے ایک کتاب ہوڈو اور ووڈو (voodoo & Hoodoo) گیارہ پونڈ کی خرید کر ارسال کی۔ اس کتاب کے مصنف کا نام ''Jim Haskins'' ہے۔ اس کتاب میں عجیب وغریب جادو کے اعمال ہیں مثلاً دشمن کو سزا اور تکلیف دینا، دل کا مرض پیدا کرنا، کسی کو بیمار یا ہلاک کرنا، کسی کے بدن میں زندہ سانپ پیدا کرنا اور اس طرح کے انتہائی خطرناک قسم کے اعمال درج تھے۔ اس کے علاوہ جنسی قوت ابھارنے اور کسی کو اپنا دیوانہ بنانے کے بھی کافی اعمال تھے۔ باقی کتاب سحر وجادو کی ہسٹری اور ان کی رسومات پر مشتمل ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ''ووڈو'' جادو کیا ہے۔

آج کے دور میں لفظ ''ووڈو'' آدمی کے ذہن پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیونکہ کالے جادو کی یہ وہ بدترین صنف ہے جس کی ہیئت کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ ووڈو کالے جادو کی ایک بدترین صنف کے ساتھ ساتھ ایک قدیم مذہب بھی ہے۔ جس میں پجاری دیوتاؤں کے سائے میں آکر ان کی سی طاقت اپنے آپ میں محسوس کرنے لگتے ہیں۔ ان کے سرغنہ جو بڑے مہان پجاری کہلاتے ہیں اپنے آباء اجداد کی روحوں کو قبروں سے طلب کرکے ان سے مشورے لیتے ہیں۔

زومبی جادو

وہ مردہ جو زندوں کی طرح اٹھ کھڑا ہو اور زندگی سے محروم ہوکر بھی کالے علم کے ذریعہ چلتا پھرتا ہو، زومبی کہلاتا ہے۔ قدیم مصری بھی زومبی سے آگاہ تھے اور قدیم ہندو منتروں سے بھی کسی مردہ کی لاش کو بذریعہ کالا علم اٹھایا جاتا تھا۔ افریقی جادو اور ووڈو کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ ''زومبی لوگ'' ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ووڈو کو ایک مہلک ترین علم کہا جاتا ہے۔ ووڈو افریقی جادو کے ماہرین جو ''ہائی'' کے علاقے میں رہتے ہیں وہ اپنے عملیات سے مردہ اشخاص کو زندہ کرلیتے ہیں۔ ... مردہ جب کالے جادو ...

پھرتا ہے تو وہ بالکل بدلا ہوا انسان ہوتا ہے اسے اپنی زندگی کا بالکل پتہ نہیں ہوتا اور وہ ایک معنی میں واقعی "چلتی پھرتی لاش" ہوتا ہے۔ اس چلتی پھرتی لاش کو جادوگر اپنے غلاموں کے زمرے میں شامل کر لیتے ہیں اور ان سے اپنی تمام زندگی میں غلاموں کا کام کرواتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے یہ ذہن سے قطعی کورے ہیں۔ یہ بول بھی نہیں پاتے۔ بس کولہو کے بیل کی طرح ہر اس کام میں جٹے رہتے ہیں جو انہیں اپنے آقا کی طرف سے تفویض ہوتا ہے۔

جادو منتر کی کہانی

اگر ہم اہل ہنود کے دیوی دیوتاؤں کو اسلام کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو یہ شیطان کی کارفرمائی ہے۔ جس طرح شیطان نے انسانوں کو ورغلانے کا بیڑہ اٹھایا تھا تو اس کا ہی یہ کارنامہ ہے کہ اس نے انسانوں کو بت پرستی کی طرف مائل کیا۔ چونکہ دنیا میں جتنا علم اللہ رب العالمین نے انسانوں کو عطا کیا وہ تمام کا تمام شیطان کو بھی حاصل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسانوں میں ایک شخص کو ایک ہنر حاصل ہے۔ جب کہ شیطان اکیلا یہ تمام علوم وفنون جانتا ہے۔

ہم ان باتوں کی تفصیل کو نظر انداز کرتے ہوئے اس موضوع پر آتے ہیں کہ ہندوؤں کے جو دیوی دیوتا ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے۔؟ آیئے اب ہم دیکھیں کہ ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق ان کے دیوی دیوتا کتنے ہیں۔ ویدوں اور دیگر مذہبی کتابوں کے مطابق ہندوؤں کے ۳۳ کروڑ دیوی دیوتا ہیں جن میں چار خاص دیوتا ہیں۔ ایک بات واضح کردوں کہ اس بحث میں ہندوستان میں موجود دیوی دیوتا زیر بحث ہیں۔ چار دیوتا یہ ہیں۔

(۱) **سورگ دیوتا:** اس دیوتا کو جنت کا مالک کہا جاتا ہے۔

(۲) **اندر دیوتا:** اس دیوتا کے قبضے میں بارش اور بجلی کا نظام ہے۔

(۳) **برھما یا برھم دیوتا:** ہندو عقیدہ کے مطابق یہ نظام انسانی حیات وتقدیر کا دیوتا ہے۔ اس کے پاس پیدائش اور حیات نو کا حساب رہتا ہے۔

(۴) **وشنو دیوتا:** یہ دنیا کے نظام کا مالک ہے۔ دنیا میں ہونے والے فتنوں اور فساد کو ختم کرنے کے لئے یہ جنم لیتا ہے۔ اوتار کے روپ میں اور دنیا میں پھیلی ہوئی بدامنی کو دور کرتا ہے۔ اس کے آٹھ اوتار ہو چکے ہیں۔ آخری شنکر دیوتا ہے۔ یہ آکاشوں اور بھوتوں کا مالک ہے۔ یہ پہاڑ جنگل یا شمشان میں موجود رہتا ہے۔ بقیہ تمام پر یہ بھاری ہے۔ ہندو عقیدے کے مطابق اس کے بھی زمین پر اوتار ہو چکے ہیں اور یہ بات سحر و جادو یا آسیب کا علاج کرنے والے عاملین کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان چاروں دیوتاؤں کی کسی شخص پر حاضری نہیں آتی۔ صرف شنکر کے اوتار روپ کو چھوڑ کر ان میں ایک ہنومان ہے اور دوسرا مہاراشٹر کے علاقے کا مالک کھنڈے راؤ اور برہما، وشنو اور شنکر کی مشترکہ قوت کا ایک اوتار گرو دیوت کا روپ ہے۔

جیسا کہ پہلے تحریر کر چکا ہوں کہ ان دیوتاؤں کی حاضری کسی شخص پر نہیں آتی سوائے کھنڈے راؤ کے اور کھنڈے راؤ کسی کی تکلیف کا باعث ہو تو اس سے بات کر کے اس کے حسب منشا عمل کر کے تکلیف دور کی جا سکتی ہے۔ ہندوؤں میں دیوتا سے زیادہ دیویاں با عمل رہتی ہیں اور ان کی حاضری کم و بیش مرد و عورت دونوں پر آتی ہے۔ یہ لوگ دیوی کے بھگت کہلاتے ہیں اور جادو منتر و دیگر عملیات میں دیویاں ہی زیادہ پیش پیش رہتی ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق شنکر کی بیوی پاروتی کے پاس دنیا کی آدھی طاقت ہے اور آدھی ساری دنیا کو حاصل ہے۔ کالی ماتا جو کلکتے کی مشہور دیوی ہے اور بھوانی، بھگوتی، درینوکا، چنڈی، چامنڈا وغیرہ سب پاروتی کے اوتار ہیں۔ کالی دیوی کے تین روپ ہیں۔ (۱) کالی (۲) مہا کالی (۳) بھدر کالی۔

جادو منتر کی دنیا میں ان کی ایک مسلمہ حیثیت ہے۔

جادو منتر کی دنیا میں شنکر کے نام منتر چلائے جاتے ہیں یا پھر کالی مائی کے نام پر منتر بولے جاتے ہیں۔ میرا ذاتی مطالعہ رہا ہے اور میں نے ان علوم کو بھی پڑھا ہے۔ شنکر کے نام کا جو علم ہے اسے بیر جسے عملیاتی اصطلاح میں آپ کی جانب سے لڑنے والا سورما یا سپاہی کہہ سکتے ہیں۔ بیر ۵۲ اقسام کے ہوتے ہیں اسے ۵۲ بیر کا علم بھی کہتے ہیں۔ ہوتو اور اہل بنگال نے کچھ ایسے علوم بتائے جن کے ذریعہ گھر دوکان یا کسی انسان پر خطرناک اثرات باندھتے ہیں۔ جن میں سب سے آخر میں خاتمت کے ذمہ دار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو استعمال کیا گیا ہے اور ان علوم کے ماہرین کا تجربہ ہے کہ ان تمام بیروں پر بھاری محمد ابیر ہے حالانکہ ان میں بھی بیشتر لوگ یہ جانتے ہیں کہ یہ نام کس کا ہے اور کتنا اعلیٰ و پاک نام ہے۔ ان ۵۲ بیروں میں کچھ دیویوں کے محافظ ہیں اور کچھ خدمت گار اور باقی شنکر کے خدمت گار ہیں۔ اور ان تمام علوم کا مخرج بنگال کا علاقہ رہا ہے۔ ان علوم میں سب سے زیادہ خطرناک کالی مائی کے نام پر چلنے والے جادو منتر ہیں۔ بھگت لوگوں کی زبان میں کالی ماتا کا علم یا کالا علم کہا جاتا ہے۔ یہ سب علوم سفلی علوم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ صرف مہا کالی کے علوم کی چار اقسام ہیں۔

(۱) صاف یا پاک منتر۔

(۲) اگھوری منتر۔

(۳) اوگھڑ یعنی مشکل ترین علم۔

(۴) اگھوری شوری۔

(۱) صاف یا پاک علم کا منتر

یہ علم پاکیزگی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور ایک چونکانے والی عجیب

سبب یہ ہے کہ اس کے اکثر عمل کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں جب بھگت لوگوں سے پوچھا گیا تو انھوں نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ ان تمام علوم پر بھی [illegible] مسلمانوں کی مہربانی [illegible] ہے اور راقم الحروف کی رائے میں ان تمام باتوں کو اسلامی نقطۂ نظر سے شیطانی علوم قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ شیطان بھی کبھی اللہ تعالیٰ کا مقرب تھا اس لئے ان تمام علوم کو ترک کر کے صرف اللہ تعالیٰ کے کلام سے دل لگی ہے۔ میں نے خود ایسے کئی منتروں کا باریک بینی سے مطالعہ کیا ہے تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ ان منتروں میں اول مہا کالی کا نام اور درمیانی حصے میں وہ کام جس کا ہونا مقصود ہے اور [illegible] کے [illegible]۔ اور ایک بات یہ ہے کہ ان منتروں کے ذریعہ جتنے اچھے اور بھلائی کے کام لئے جاتے ہیں ان سے زیادہ برائی کے کام انجام دیئے جاتے ہیں۔

(۲) اگھوری منتر

یہ علم یا منتر مہا کالی کے خطرناک علوم میں شامل ہے۔ جب پاکیزہ منتروں سے کام نہیں چلتا تب اگھوری منتروں کو استعمال کرتے ہیں۔ اگھوری منتر کے استعمال کے وقت اس کے عامل گندی چیزوں کو زیر عمل لاتے ہیں جس میں عورتوں کے خون حیض کے آلودہ کپڑے، [illegible] اور بلی کا پاخانہ، حرام جانوروں کی ہڈی اور [illegible] مردے کی راکھ وغیرہ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ راقم الحروف نے اگھوری جادو سے متاثرہ افراد کا بھی علاج کیا ہے۔ یہاں ایک بات اور قابل غور ہے وہ یہ کہ جس طرح اسلامی اور روحانی علوم میں عاملین [illegible] اور ساحرین کو [illegible] کرنے کے لئے الگ علم ہے اسی طرح اس میں بھی [illegible] منتر ہیں جنھیں [illegible] کہتے ہیں۔

(۳) اوگھڑ منتر

ہندو مذہبوں کے مطابق اس علم کے جاننے والے چند لوگ ہوتے ہیں [illegible] بنگال [illegible] اس علم ہے۔ جس علاقے کو کام روپ دیش [illegible] بھی کہا جاتا ہے۔ اس علاقے کی مشہور دیوی کامکھیا دیوی یا کام روپ دیوی کہلاتی ہے۔ یہ [illegible] کی دیوی تھی۔ [illegible] اور حاضری مطلوب کے سب منتروں میں اس دیوی کے منتر استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی اس علاقے میں داخل ہونے والا انسان [illegible] نہیں آسکتا تھا۔

اس علاقے میں اور اس کے مضافات میں اس علم کا بول بالا تھا وہاں کے لوگ [illegible] حقیقت میں جادو کا سکہ رائج تھا۔ وہاں اس علم کو جاننے والے مرد اور عورت دونوں ہی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنگال کی عورتیں مردوں کو [illegible] کرتی تھیں اور جب ان کا جی چاہتا تھا انہیں انسانی شکل میں لا کر ان سے اپنی جنسی خواہش پوری کروایا کرتی تھیں۔ بنگال یا کامروپ دیس میں نئے آئے ہوئے انسان کو وہ لوگ اپنا علم بھی سکھاتے تھے۔ جس کی تعداد نیل گاڑی سے گنی جاتی تھی اور وہ لوگ جب اسے دس یا گیارہ گاڑی جادو منتر سکھا دیتے تو اس شخص کو قتل کر کے دفن کر دیتے اور ایک مقررہ وقت کے بعد اس کی قبر پر اپنا علم چلا کر اس کے دونوں ہاتھوں کی ہڈیاں اور کھوپڑی نکال لیتے۔ پھر اس پر ایک خاص طریقے سے جادو کا عمل کر کے اس کی روح کو حاضر کر کے کھوپڑی میں قید کر دیتے۔ اس طرح وہ روح ان کی غلام ہو جاتی۔ اس غلام روح کے ذریعہ وہ کافی حیرت انگیز کام لیتے۔ چونکہ اس روح نے خود علم سیکھا ہوتا تھا اس لئے جادوگر اسے اپنے علم سے آگے بھیج دیتا اور وہ روح اپنے جادو کے بل بوتے پر لڑتی اور جادوگر خود آرام سے بیٹھا دیکھتا رہتا تھا۔

(۴) اگھوری شوری

اس علم کے بارے میں زیادہ تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس علم کو جاننے والا شخص اپنے ہر اچھے برے کام کے لئے کسی بھی دیوی یا دیوتا کو مجبور کر سکتا ہے اور ان سے ہر طرح کے کام لے سکتا ہے۔

سفلی علوم

کالی دیوی کے علوم کے علاوہ اس کا ہی روپ دوسری دیوی بھوانی ہے۔ یہ پیروں کے علوم پر چلتی ہے۔ اس کے مندر کے پاس درگاہ لازمی ہوتی ہے اس طرح لکشمی دیوی جو کہ وشنو کی بیوی ہے وہ بھی پیروں پر چلتی ہے اس کے مندر کے پاس بھی درگاہ ہے۔ ان دونوں دیویوں کے علوم میں گندگی نہیں ہے۔ حالانکہ اپنے نقطۂ نظر سے یہ سفلی علم میں شمار ہوتا ہے مگر اس میں شراب اور شمشان کی راکھ کا استعمال نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی تجربہ و مشاہدہ میں آئی ہے کہ جب ان دیویوں کی کسی انسان پر حاضری آتی ہے تو اگر سامنے کوئی مسلم عامل جس کے پاس جنات یا موکلات یا کسی بزرگ ہستی کا سایہ ہو تو اسے یہ بھائی مانتی ہے اور کہتی بھی ہے اور تمام اولیاء اللہ کو بھی وہ اپنا بھائی بتاتی ہے اور کافی عزت سے ہم کلام ہوتی ہے۔

بھانامتی جادو

اگر ہم ہندوستان کی قدیم جادوئی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پراچین زمانہ سے غیر ممالک ہندوستان کو جادو اور اعجازی کرشمات کی سرزمین تصور کرتے ہیں جو کہ رشیوں، منیوں اور فقیروں وغیرہ سے آباد تھی اور جو ایسی کرامات دکھا سکتے تھے جو انسانی طاقت سے باہر تھیں۔ ہندو عقیدہ ہے کہ اندر دیوتا کے دربار میں جادو کا استعمال کیا جاتا تھا اور اسی لئے اسے "اندر جال"

کہتے ہیں اور ہندوؤں کی ایک کتاب جسے "اندر جال" کہا جاتا ہے اس میں بے شمار جادو کے اعمال درج ہیں اور یہ روایت بھی مشہور ہے کہ راجہ بھوج اس فن جادوگری میں بہت مہارت رکھتا تھا اسی لئے اسے بھوج بازی یا بھوج ودیا کہتے ہیں۔ اس کی تاریخ کا آغاز حضرت عیسیٰ سے کئی صدیاں قبل یعنی مہاراجہ مالویہ کے زمانے سے ہے۔

راجہ بھوج کی دانا اور ہوشیار لڑکی بھانامتی جادوگری میں یکتائے فن تھی۔ اسی کے نام سے بھانامتی جادو کو منسوب کیا گیا ہے۔ مہاکالی کے علوم کی طرح بھانامتی بھی ایک خطرناک علم ہے۔ آپ اس کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ مہاکالی کے علم کے ذریعہ بھانامتی کو روکا نہیں جا سکتا۔ اسے بنگال میں بنگال کا جادو یا کالا جادو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عام طور پر اسے گندا اور غلیظ جادو بھی کہا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کے عامل ہمیشہ نچلی ذات مثلاً بھنگی چمار وغیرہ بدکردار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ بھانامتی سات بہنیں ہیں اور ان میں بھانامتی سب سے چھوٹی ہے۔ ان کے ترتیب وار نام یہ ہیں۔

نیلاوتی، کینز کامتی، پتلاوتی، چنیکاوتی، پھول وتی، لاج وتی، بھانامتی۔ یہ ساتوں بہنیں اپنے اپنے الگ علم رکھتی ہیں مگر بھانامتی کے علم میں یہ سب شامل رہتی ہیں۔ بھانامتی دنیا کا سب سے زیادہ گندا اور غلیظ علم ہے اور عام طور پر دشمنوں کے خلاف انتقامی کارروائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بھانامتی کے عامل اکثر غلیظ اور گندے رہتے ہیں اور بھانامتی جادو میں غلیظ اور گندی چیزوں کو استعمال میں لاتے ہیں۔ مثلاً عورتوں کا خون حیض، انسان کا پیشاب اور پاخانہ، مسان کی راکھ اور مردہ جانوروں کا گوشت وغیرہ۔ بھانامتی کے عامل زنا کر کے جنسی حالت میں اپنے اعمال سرانجام دیتے ہیں۔ اس خطرناک جادو کے عامل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک کا کھیل پینتیس پتلی کا اور دوسرے کا پینسٹھ پتلی کا ہوتا ہے۔ پینتیس پتلی کے عامل کا عمل ندی، دریا کے پار نا کام رہتا ہے جب کہ پینسٹھ پتلی کا عامل دریا پار بھی اپنا عمل چلا سکتا ہے۔

اگر بھانامتی کا عامل اپنے گھر میں بیٹھ کر ہنڈیا میں گندگی ڈال دے گا تو دشمن کے گھر بھی ہنڈیاں میں گندگی پائی جائے گی۔ اگر بھانامتی کا عامل اپنی پتلی کے کپڑوں کو آگ لگائے گا تو دشمن کے کپڑوں میں بھی آگ لگ جائے گی۔ اگر ایک پیالہ میں خون لے کر اس سے ایک چلو بھر دشمن کے گھر کا تصور کر کے پھینک دے تو دشمن کے گھر میں خون کی بارش ہوگی۔ اگر گندگی پھینکے تو دشمن کے گھر میں گندگی گرے گی۔ اگر دشمن کے پتلے کو کوئی زخم لگائے تو دشمن کے بدن میں اسی جگہ پر زخم لگے گا۔ اس خطرناک علم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ بھانامتی جادو میں جو پتلیاں بنائی جاتی ہیں عامل کی بجائے یہ پتلیاں جادو چلاتی ہیں اور جب پتلی کسی سحر زدہ پر سوار کر دی جاتی ہے تو وہ مطلوبہ فرد کے بدن پر مسلط ہو کر علاج کرنے والے عامل کو بے وقوف بنانے کے لئے خود کو دیوی بتا کر بات کرتی ہے۔ یہ عامل پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ اسے صحیح طور پر پہچانے اور اس کے بعد آگے کی کارروائی کرے ورنہ غلطی کر جانے کی صورت میں نقصان اٹھانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

بھانامتی کے خطرناک ترین علم کا علاج ہر عامل کے بس کی بات نہیں ہے کیونکہ علاج کرنے والے کم علم عامل پر اس کے الٹے اثرات بھی ہو سکتے ہیں بندہ ناچیز حکیم غلام سرور شباب عفی عنہ نے بھانامتی سے متاثرہ افراد کا بھی علاج کیا ہے اور بے شمار عجیب و غریب قسم کے سحر زدہ افراد کا بھی علاج کیا ہے۔ بزرگوں کی خدمت اور ربع صدی کی تحقیق کی بدولت بھانامتی جیسے خطرناک ترین جادو کا فوری اور آسان ترین علاج راقم الحروف کے پاس موجود ہے۔ آج کے دور میں جسے دیکھو وہ عملیات سیکھنے کا شوقین دکھائی دیتا ہے مگر وہ لوگ اس کی گہرائی کو نہیں جانتے۔ بندہ ناچیز کا طالبان روحانی علوم کو مشورہ ہے کہ وہ کسی عامل کامل اہل علم کی باقاعدہ شاگردی اختیار کریں اور پھر اس علم کی طرف توجہ دیں۔ بصورت دیگر اپنا وقت برباد نہ کریں۔

مخفی راز

بھانامتی کی پتلی اگر دیوی کا روپ دھار لے تو عامل ایک خصوصیت کی بنا پر اسے پہچان سکتا ہے وہ یہ کہ بھانامتی کی پتلی سامنے والے عامل یعنی علاج کرنے والے کو بھائی نہیں کہے گی، جیسا کہ دیویاں کہتی ہیں اور نہ ہی دوسرے دیوتاؤں کو اپنا بھائی تسلیم کرے گی۔

ان کے علاوہ بھینسا، سرنام یعنی مہاسر، وبتال، نیپالی پہلوان، کاشی کا پہلوان اور جھونگ وغیرہ دوسرے درجے کے دیوتاؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان میں مہاسر اٹھارہ گاڑی جادو جانتا ہے۔ وبتال شنکر کا خدمت گزار ہونے کی وجہ سے اس کے علم کا بیان نہیں ملتا۔ نیپالی و کاشی پہلوان گیارہ گاڑی جادو جانتے ہیں اور شیطان، بھوت پریت، خبیث ارواح اور جنات کی طوائف سندونی بھی کچھ نہ کچھ جادو جانتی ہے۔ بعض ماہرین کا نظریہ ہے کہ سندونی قوم جنات کی جادوگرنی ہے اور جنات پر بھی سحر و جادو کر دیتی ہے۔

ایک بھانامتی عامل کی کارستانی

صوبہ سرحد کے شہر ڈیرہ اسماعیل خاں کے میرے ایک عقیدت مند نے بذریعہ خط مجھے بتایا کہ ہمارے محلہ چاہ جھنیل والا میں ایک عامل رہتا تھا۔ ایک دن اس کے پاس دو تین آدمی ایک مریضہ عورت کو لائے جو کہ بھانامتی جادو کا شکار تھی۔ عامل نے مریضہ کے علاج کیلئے بھاری رقم کا مطالبہ کیا۔ مریضہ کے لواحقین کے پاس مطلوبہ رقم نہ تھی۔ ایک زرگر نے ہمدردی کی بنا پر اپنی طرف

سے مطلوبہ رقم عامل کو دیدی اور کہا کہ اس بے چاری کا علاج کردو۔ زرگر یہ بات نہ جانتا تھا کہ یہ بھانا متی کا عامل ہے۔ عامل نے اس مریضہ پر سے اثرات ختم کرکے زرگر کی بیوی پر ڈال دیے اور وہ مریضہ بن گئی۔ زرگر نے عامل کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ ہم سے یہ خبیث چیزیں دور کردو ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں زرگر کی بیوی چل بسی تو عامل نے زرگر کو بھانا متی کا شکار بنادیا اور زرگر بے چارہ دن رات ایسی حالت میں رہنے لگا کہ اس پر مسلط شیطان کتے کی طرح بھونکتے تو وہ بھی کتے کی طرح بھونکنا شروع کردیتا، اگر وہ سانپ کی طرح پھنکارتے تو زرگر بھی سانپ کی طرح پھنکارتا رہتا تھا۔ اس کے جسم پر ہر وقت ایسی خارش ہوتی کہ وہ چاہتا تھا کہ چھری سے اپنے جسم کو لہولہان کردے۔ اس نے اپنے علاج کے لئے گھر کے زیورات اور سب کچھ فروخت کردیا مگر طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا رہا۔

میرے عقیدت مند قادری صاحب نے اس سفلی عامل کی یہ خصوصیات اپنے خط میں تحریر کی ہیں کہ بھانا متی کا عامل جب صبح سویرے اٹھتا ہے تو اپنے ہی پیشاب سے منہ کو دھوتا ہے۔ عورتوں کے حیض کے خون آلودہ کپڑوں کو اپنے منہ میں چباتا رہتا ہے۔ کتیا، گدھی، بکری اور گائے سے زنا کرتا ہے۔ کوئی عمل کرنے سے قبل اپنے ہاتھ سے اپنی منی نکال کر اس کو چاٹتا ہے۔ بعد میں اپنے مسخر کردہ شیطان اور ارواح خبیثہ کو بلاتا ہے اور جو کام چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ قادری صاحب کا خط اب بھی میرے پاس محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شیطانوں کے شر سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

کالے علم کی درجہ بندی

تنتر ودیا اور تانترک یوگا کے علاوہ ہندوستان کا ایک تانترک چکر ہے اور اس جادو کو ہندو ہندو برہماجی مہاراج سے منسوب کرتے ہیں۔ ہندو ویدوں کے مطابق ساری کائنات دیوتاؤں کے ماتحت ہے اور دیوتا منتروں کے مطیع ہیں اور منتر کا جاپ سدھیوں سے ہوتا ہے۔ ویدک ودیا کے مطابق جو انسان چوبیس سدھیاں سدھ کرلے، وہ پراسرار انسان بن جاتا ہے۔ کالے جادو کے سولہ درجہ اور چوبیس سدھیاں ہیں۔ ابتدا انرتھ سے ہوتی ہے اور نرتھ پہلا جاپ ہے۔ اس میں گندگی اور غلیظ چیزوں سے شریر کو بھنگ کیا جاتا ہے اور اس طرح کالا جادو سیکھنے والا خود کو کالی طاقتوں کے حوالے کردیتا ہے۔

دوسرا درجہ سنگت کہلاتا ہے۔ اس میں کمال حاصل کرنے کے بعد کیڑے مکوڑوں کا کاٹا اتارا جاتا ہے۔ آٹھویں کھلا میں لونا چماری اور نویں میں مہا کالی دیوی سے واسطہ پڑتا ہے۔ پورنیاں گیارہویں درجے میں آتی ہیں اور جسے پورنیوں کا اختیار حاصل ہوجائے وہ کالے جادو کا گیارہواں ماہر ہوتا ہے۔ سات پورنیوں کے ایک سو بہتر بیر ہوتے ہیں جو پورن بھگت کے غلام ہوتے ہیں۔

بارہ درجہ میں بھیروں ستوترن ہوتا ہے۔ وہاں سے منکھا کا سفر شروع ہوتا ہے۔ ایک منکھا ہی پورن جاپ کرکے اپنا جاپ کسی کو دے سکتا ہے۔ منکھا پانچ درجے کا گیانی ہوتا ہے۔ اس علم کے آٹھ درجے ہوتے ہیں۔ منکھا بھیروں پرم ہوتا ہے اور بھیروں اس کے سارے کام کرتا ہے۔ بھیروں کا نشان بکری ہوتا ہے۔ بھیروں سارے پلید ہوتے ہیں۔

پہلے جاپ کے بعد بیر قبضے میں آتا ہے۔ بیر اشیش ہوتا ہے یعنی من کھولنے والا اور وہ من کے اندر بس جاتا ہے مگر اس کا وجود باہر بھی ہوتا ہے۔ اپنے سوامی کو ہر طرح کی خبریں دیتا ہے۔ دوسرے جاپ سے دیر قبضے میں آتا ہے۔ پھر بیر کی باری آتی ہے۔ بیر بہت سے ہوتے ہیں۔ بارہ بیر بس میں کرنے کے بعد بھیروں جاگتا ہے۔ بھیروں ایک ہوتا ہے مگر سب کا میت، سب کے کام آنے والا ہوتا ہے۔ اسے بس میں کرنے والا منکھا کہلاتا ہے۔ منکھا پانچ درجہ ہوتا ہے اس سے آگے کھنڈولا ہوتا ہے جو بہت مشکل ہے۔

کالے جادو میں چوبیس سدھیاں ہیں اور ہندو روایت کے مطابق گرو گورکھ ناتھ جی چوبیس سدھیوں کے عامل تھے۔ یہاں آپ کی معلومات کے لئے چند سدھیوں کے نام لکھے جارہے ہیں۔

لسما سدھی، پکھما سدھی، ہما سدھی، پراپتی سدھی، وشتو سدھی، اشو سدھی، اتورگی سدھی، پرکایا ویش سدھی، رودورشٹی سدھی، وودشرونی سدھی اور اگنی وشیہ سدھی وغیرہ مشہور ہیں۔

اچار مولی

مولی کا چھلکا اتار کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنالیں اور ان پر نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر برتن میں ڈالیں اور سرکہ اس قدر ڈالیں کہ ٹکڑوں کے اوپر آجائے۔ پھر برتن کا منہ بند کرکے چند روز دھوپ میں رکھیں۔ ہر روز ہلاتے رہیں، عمدہ اچار تیار ہوگا۔ یہ اچار بہت لذیذ ہوتا ہے۔ روزانہ صبح شام چند ٹکڑے کھانے سے بڑھی ہوئی تلی اپنے مقام پر آجاتی ہے۔ رکے ہوئے پیشاب کو جاری کرتا ہے۔ بواسیر کے لئے مفید ہے۔ مقدار خوراک بقدر ضرورت۔

مولی کا چورن

ہاضمہ کیلئے چورن کے بے شمار نسخے لکھے ہوئے ملتے ہیں جن میں سے بعض بے حد لذیذ اور مفید ہوتے ہیں لیکن یہ چورن اعلیٰ درجہ کا لذیذ ہونیکے علاوہ فائدہ میں بھی یکتا ہے۔ اس چورن کی تیاری کیلئے آپ کو صرف اتنا بتانا مقصود ہے کہ مولی کا نمک بذات خود ایک بہترین چورن ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی
زندگی علم الاعداد کی روشنی میں

شیخ اکرم
منصوری
حیدرآباد

عددوں کے اثرات اور عددوں کی حکمرانی اس وقت سے رو بہ عمل ہے جب سے ستارے اور برج اپنا کام کر رہے ہیں۔ علم الاعداد کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز چاہے وہ انسان ہو یا جانور اس علم کے دائرے سے باہر نہیں۔ اس علم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ زمین پر پیدا ہونے والی ہر مخلوق اور کوئی بھی چیز کا حساب صرف ایک سے ۹ عدد پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ ۹ عدد انسان کی زندگی پر کیا اثر ڈالتے ہیں اس کا جواب ماہرین نے صدیوں تجربات کر کے دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو کسی نہ کسی عدد کے تحت رکھا ہے۔ علم الاعداد میں ۹ کا عدد بڑا طاقتور مانا گیا ہے۔ اس عدد کے تحت رہنے والے انسان کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔

وہ انسان اقتدار پسند، خود مختاری کا جذبہ، قوت فکر سے بہرہ ور، حسن پسند، مدبرانہ عالمانہ اور دانشورانہ صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات پاکستان کی کرشماتی رہنما سابقہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو پر صادق آتی ہے۔ جنہیں ۲۷-۱۲-۲۰۰۷ء کو راولپنڈی میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اب دیکھئے کس طرح عدد ۹ محترمہ بے نظیر بھٹو کی زندگی پر اپنے اثرات مرتب کرتا رہا۔

قارئین "طلسماتی دنیا" کی دلچسپی کے لئے تفصیل تحریر کر رہا ہوں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی تاریخ پیدائش ۱۹۵۳ء-۶-۲۱۔

۹=۲+۱+۶+۱+۹+۵+۳=۲۷=۲+۷

محترمہ بے نظیر کی نہ صرف تاریخ اور مہینہ کا مجموعہ ۹ ہے بلکہ سال کا مجموعہ بھی ۹ ہے۔ دیکھئے

۲+۱+۶=۹ ____ ۱+۹+۵+۳=۱۸=۱+۸_۹

محترمہ جس شہر میں پیدا ہوئی اس شہر کا نام کراچی ہے۔ اب "کراچی" شہر کے اعداد دیکھئے۔

ک ر ا چ ی

(۹)۱+۳+۱+۲+۲

محترمہ کو تعلیمی دور سے ہی سیاست سے لگاؤ تھا وہ جب لندن میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی۔ ۱۹۷۶ء میں آکسفورڈ اسٹوڈنس یونین کی صدر منتخب ہوئی۔ وہ تاریخ تھی۔ ۱۹۷۶ء-۱۲-۱۰

۱+۱+۲+۱+۹+۲+۶=۲۷=۲+۷ (۹)

محترمہ بے نظیر کی شادی جناب آصف علی زرداری سے ہوئی۔ تاریخ تھی ۱۹۸۷ء-۱۲-۱۸-۹=۱+۸

ان کے شوہر کا نام "آصف علی زرداری" ہے ان کو دوست احباب آصف کہہ کر پکارتے ہیں۔ آ ص ف۔

ا ص ف

۱+۹+۸=۱۸=۱+۸ (۹)

اسلام آباد میں محترمہ کی قیام گاہ کا نام "زرداری ہاؤز" ہے۔
اگر ان کی قیام گاہ کے اعداد نکالے جائیں تو بھی ۹ ہی ہوتا ہے۔ دیکھئے

ز ر د ا ر ی ہ ا و ز

۳۶=۳+۶ (۹)۷+۶+۱+۵+۱+۲+۱+۴+۲+۷

محترمہ جس سیاسی پارٹی کی صدر تھی اس کا نام پاکستان پیپلز پارٹی۔ اس کا مختصر نام پی۔ پی۔ پی ہے۔ اب دیکھئے

پ ی پ ی پ ی

۱+۲ ۱+۲ ۱+۲ (۹)

محترمہ ۲-۱۲-۱۹۸۸ء کو عالم اسلام کی پہلی خاتون وزیر اعظم بنی تو وہ عمر کے ۳۶ سال میں تھیں۔ ۳+۶ (۹)

محترمہ کو دنیا کی ۵۰ خوبصورت ترین شخصیات میں شامل کیا گیا اور ان کو ۱۹۸۹ء میں لبرل انٹرنیشنل کی جانب سے پرائز فار فریڈم کا اعزاز عطا کیا۔

۱۹+۸۹=۲۲=۲۷(۹)

محترمہ کے بڑے بھائی کو لندن میں ۱۸ تاریخ کو گولی مار کر قتل کیا گیا۔
(۹)۱+۸ اور ان کی عمر ۲۷ سال تھی۔ (۹)۲+۷

محترمہ کی حکومت کو برطرف کرنے کے بعد ۱۹۹۶ء میں دبئی منتقل

ہو گئی۔

(۹) ۲۷=۸+۹+۹

محترمہ نے تقریباً ۹ سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے کے بعد ۲۰۰۷ء۔۲۷ کو دبئی میں پاکستان کے صدر پرویز مشرف سے ایک اہم ملاقات کی۔

(۹) ۲۰۰۷ء۔ (۹) ۲+۷

جناب مشرف نے محترمہ کو پاکستان آنے کی دعوت دی اور جب ۲۰۰۷ء۔۱۰۔۱۸ کو وہ پاکستان آئیں تو ان کا بہت جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا گیا۔

(۹) ۲+۷ (۹) ۸+۱۔ اور اس وقت کچھ زبردست بم دھماکے کئے گئے جن میں ۱۳۶ افراد ہلاک ہو گئے مگر محترمہ بےنظیر بال بال بچ گئی۔

۳ نومبر ۲۰۰۷ء کو پاکستان میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی اور ۲۰۰۷۔۱۱۔۱۹ کو محترمہ کو نظر بند کر دیا گیا۔

(۹) ۸+۱=۱۸=۲+۷+۱+۱+۲+۱

اور آخر کار محترمہ کو ۲۰۰۷ء۔۱۲۔۲۷ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

(۹) ۲۰۰۷ء (۹) ۲+۷

اور یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ محترمہ کے قتل کے ۹ مہینے بعد ان کے شوہر آصف جن کا عدد بھی ۹ ہوتا ہے۔ ۹ تاریخ نویں مہینہ میں پاکستان کے صدر بنے۔ ۲۰۰۸ء=۹=۹

اور اسے بھی ایک اتفاق ہی کہنا چاہئے کہ یہ مضمون ۲۰۰۹ء میں شائع ہو رہا ہے اور مضمون نگار کے نام کے اعداد بھی ۹ ہی ہوتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁
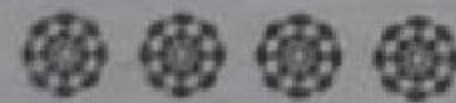
درد شقیقہ کا مجرب عمل

راقم الحروف نے یہ عمل طلسماتی دنیا کے لئے تحریر کر رہا ہے۔

مریض خواہ مرد ہو یا عورت خواہ قریب ہو یا دور۔ زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو۔ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے فضا میں مشرق کی طرف منہ کرکے بسم اللہ الرحمن الرحیم تحریر کریں۔ تصور کریں۔ تصور یہ کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کر رہا ہوں صرف ایک مرتبہ ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا اور مستقل فائدہ ہوگا اگر مریض کا نام معلوم ہو مثلاً عبدالرزاق وغیرہ تو نام کے ساتھ تصور کریں۔

حضرت امام حسینؓ کے

سو پاکیزہ اقوال

۱۔ جو شخص خدا کی عبادت کرے اور اس کی پرستش کا پورا حق ادا کرے تو خدا اسے اس کی طلب اور حاجت سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہے۔

۲۔ کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کی نعمتوں اور بہشت کے لالچ میں کرتے ہیں تو یہ تاجروں والی عبادت ہے، کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کے عذاب کے خوف سے کرتے ہیں تو یہ غلاموں والی عبادت ہے اور کچھ لوگ خدا کی عبادت اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے بجالاتے ہیں تو یہ حریت پسند لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل ہے۔

۳۔ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو ابن آدم کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرتا۔ فقر واحتیاج، بیماری، موت۔

۴۔ غیبت سے اجتناب کرو کہ یہ جہنم کے کتوں کی غذا ہے

۵۔ خدا کا کسی بندے سے نظر عنایت پھیر لینا اس طرح ہے کہ اس نے اسے نعمتوں کی فراوانی کے بعد شکر کرنے کی توفیق سے محروم کر دیا ہے۔

۶۔ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

۷۔ کسی کو گفتگو کرنے کی اجازت اس وقت تک نہ دو جب تک وہ سلام نہ کرے۔

۸۔ دنیا کا گھر آباد کرنے کے لئے آخرت کے گھر کو داؤ پر لگا دینا عقل مندی نہیں ہے۔

۹۔ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا تین صورتوں کے سوا جائز نہیں، نقصان وخسارت کی حالت میں، فقر و ناداری کی شدت میں، دشواری و ناچاری کی کیفیت میں۔

۱۰۔ سب سے زیادہ قدر و منزلت اس کی ہے جو مال دنیا کی پرواہ نہ کرے خواہ وہ کسی کے ہاتھ میں کیوں نہ ہوں۔

۱۱۔ کسی سے سوال کر کے اپنی حیثیت کو داغ دار کرنے سے بچنا چاہئے۔

۱۲۔ تین آدمیوں کے سوا کسی کے سامنے اپنی حاجت پیش نہ کرو دین دار، اہل مروت، خاندانی شرافت کا مالک۔

۱۳۔ عقلاء کے پاس بیٹھنا حق کو قبول کرنے کی علامت ہے

۱۴۔ اہل کفر کے علاوہ کسی کے ساتھ تندروی اختیار کرنا جہالت کی نشانی ہے۔

۱۵۔ اپنی بات کو حرف آخر سمجھتے ہوئے فکر ونظر کے حقائق سے آگاہ ہونا اہل علم کا شیوہ ہے۔

۱۶۔ اس شخص پر ظلم نہ کرو جو تمہارے سامنے خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں رکھتا۔

۱۷۔ جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے ہمیں دوست رکھے تو قیامت کے دن ہم اور وہ پیغمبر اکرمؐ کے حضور مل کر حاضر ہوں گے اور جو شخص دنیا کی خاطر ہماری محبت دل میں رکھے تو اسے جاننا چاہئے کہ دنیا نیک اور برے دونوں کو مل سکتی ہے۔

۱۸۔ جو کسی یتیم کی کفالت کرے وہ خدا کی خاص عنایتوں کا مستحق قرار پاتا ہے۔

۱۹۔ جو شخص کسی کو ہمارے وہ علوم پہنچائے جو اس تک پہنچے ہوں تاکہ وہ حق کی پہچان کر کے ہدایت یافتہ ہو سکے تو خدا اس پر

اپنی رحمتیں نچھاور کرتا ہے۔

۲۰۔ کوئی ایسا کام نہ کرو جس پر بعد میں تمہیں معذرت کرنی پڑے۔

۲۱۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے فرزند رسولؐ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں کیوں کہ میں گناہ گار رہوں اور گناہ کرنے سے باز نہیں آتا، تو آپ نے فرمایا پانچ کام انجام دے دو پھر جتنا جی چاہے گناہ کرتے رہو، پہلا یہ کہ خدا کا دیا ہوا رزق نہ کھا، دوسرا یہ کہ خدا کے دائرہ حکومت و اختیار سے باہر ہو جا، تیسرا یہ کہ ایسی جگہ چلا جا جہاں خدا تجھے نہ دیکھ سکے، چوتھا یہ کہ جب عزرائیلؑ تیری روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اسے قریب نہ آنے دے اور پانچواں یہ کہ جب تجھے جہنم میں ڈالا جا رہا ہو تو اس میں داخل ہونے سے انکار کردے، اگر یہ سب کچھ کر سکتا ہے تو جتنا جی چاہے گناہ کرلے۔

۲۲۔ بھائیوں کی چار قسمیں ہیں ایک وہ جو اپنے اور تیرے دونوں کے لئے مفید ہے، دوسرا وہ جو صرف تیرے لئے مفید ہے، تیسرا وہ جو تیرے لئے نقصان دہ ہے اور چوتھا وہ جو نہ تیرے لئے مفید ہے نہ اپنے لئے۔

۲۳۔ سچائی عزت ہے اور جھوٹ بولنا عجز و ناتوانی ہے، ہمسائیگی ایک طرح کی قرابت داری ہے۔

۲۴۔ کسی کی امانت کرنا پاک دامنی ہے۔

۲۵۔ حسن خلق عبادت ہے۔

۲۶۔ طمع و لالچ، فقر و بے چارگی کا نام ہے۔

۲۷۔ سخاوت بے نیازی کا دوسرا نام ہے۔

۲۸۔ اچھا سلوک کرنا عقل مندوں کا شیوہ ہے۔

۲۹۔ ارباب اقتدار کی بری عادتیں یہ ہیں، ضعیف و ناتواں لوگوں کے ساتھ سنگ دلی، کسی پر احسان کرنے سے بخل اور ہر وقت دشمنوں کا خوف۔

۳۰۔ جس کام کو کرنے کی طاقت نہ ہو اسے اپنے ذمہ لینے سے اجتناب کرو۔

۳۱۔ جس چیز کا حصول بس سے باہر ہو اسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔

۳۲۔ جس سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہو اس سے جنگ نہ کرو۔

۳۳۔ اپنے اعمال سے زیادہ اجر و ثواب کا طلب گار ہونا نادانی ہے۔

۳۴۔ خدا کی اطاعت کی توفیق کے علاوہ کسی چیز پر خوش نہ ہو

۳۵۔ اپنے آپ کو جس کام کا اہل سمجھتے ہو اس کے علاوہ کچھ کرنے کی کوشش نہ کرو۔

۳۶۔ سلام کرنے کی (۷۰) نیکیاں ہیں ۶۹ ابتداء کرنے والے کے لئے اور ایک جواب دینے والے کے لئے۔

۳۷۔ حاجت مند تیرے سامنے دست دراز کر کے اپنی حیثیت کھو بیٹھتا ہے لیکن اسے منفی جواب دے کر اپنی شخصیت کو داغ دار نہ کر۔

۳۸۔ جو شخص کسی کو کفر و ضلالت سے نکال کر ایمان کی منزل تک پہنچادے تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی عطا کردی۔

۳۹۔ امانت دار آدمی ہمیشہ امن و امان میں رہتا ہے۔

۴۰۔ پاک دامن دلیر اور نڈر ہوتا ہے۔

۴۱۔ خطا کار ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

۴۲۔ عقل مند مشکلات میں اپنی عقل کو بروئے کار لا کر مشکلات پر قابو پالیتا ہے۔

۴۳۔ جو تیرا عطیہ قبول کرلے گویا اس نے تیری صفت سخاوت میں تیری مدد کی۔

۴۴۔ ہمارا سچا پیرو کار وہ ہے۔ جس کا دل ہر قسم کے کینہ نفاق اور خیانت سے پاک ہو۔

۴۵۔ اپنے قرابت داروں سے نیک سلوک کرنا اور ان کی کوتاہیوں کو برداشت کرنا سرداری ہے۔

۴۶۔ آرزوؤں وخواہشوں کا کم ہونا ثروت مندی ہے۔

۴۷۔ قناعت کرنا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچاتا ہے

۴۸۔ طمع ولالچ اور سخت نا امیدی، فقیر وناداری کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۴۹۔ کسی کا اپنے آپ کو سب کچھ سمجھنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے برابر ہے۔

۵۰۔ خواہشات نفسانی کے سامنے ہتھیار ڈال دینا ذلت و رسوائی لاتا ہے۔

۵۱۔ کسی کو نقصان پہنچانا بے وقوفی ہے۔

۵۲۔ بیجا باتیں کرنا انسان کی شخصیت کو معیوب بناتا ہے۔

۵۳۔ جو چیز آپ کے لئے فائدہ مند نہیں اس کی بابت گفتگو ہی نہ کریں۔

۵۴۔ دو قسم کے لوگوں سے الجھنے سے پرہیز کریں، صابرو بردبار اور جاہل ونادان۔

۵۵۔ اپنے مومن بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے بارے میں وہی کچھ کہیں جو آپ کو اپنی غیر موجودگی میں اپنے بارے میں پسند ہو۔

۵۶۔ اس شخص کی طرح عمل کریں جو نیکی پر جزا اور برائی پر سزا کے بارے میں پورا علم رکھتا ہے۔

۵۷۔ ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے جو عزت کے ساتھ آجائے۔

۵۸۔ ہر قسم کی بڑائی اور کبریائی خدا کے لئے ہے اس کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتی۔

۵۹ علم ودانش کی تدریس، معرفت کے بلند مرتبے کو پانا ہے

۶۰۔ تجربات کا زیادہ ہونا، عقل کو زیادہ کرتا ہے۔

۶۱۔ بزرگی تقویٰ وپرہیزگاری سے ملتی ہے۔

۶۲۔ قناعت، آرام جاں کا سامان فراہم کرتی ہے۔

۶۳۔ جو شخص تجھے برائی سے روکے وہی تیرا دوست ہے۔

۶۴۔ جو شخص تجھے غلط کاموں کی ترغیب دلائے وہ تیرا دشمن ہے۔

۶۵۔ اپنے آپ کو بدزبان آدمی کی آنکھوں سے دور رکھو۔

۶۶۔ خدا کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچانا سب سے بڑا جہاد ہے۔

۶۷۔ کوئی شخص امن وامان نہیں پاسکتا سوائے اس کے جو دل میں خدا کا خوف رکھتا ہو۔

۶۸۔ عظمت الٰہی کا تصور کر کے آنسو بہانا اہل معرفت کی پہچان ہے۔

۶۹۔ غلطی پر معذرت کر لینا شان میں کمی نہیں لاتا۔

۷۰۔ سابقہ نعمتوں کا شکر ادا کرنا آئندہ نعمتوں کی راہ ہموار کراتا ہے۔

۷۱۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر راضی رہنا اولیاء کا شیوہ ہے

۷۲۔ قرآن چار چیزوں پر مشتمل ہے، عبادات، اشارات۔ لطائف، حقائق، عبادات عوام الناس کیلئے اشارات خواص کے لئے لطائف اولیاء کے لئے اور حقائق انبیاء کیلئے ہیں

۷۳۔ حق کی راہ میں آنے والے ہر ناگوار امر کے لئے صبر اختیار کرنے کی صلاحیت پیدا کرو۔

۷۴۔ دنیا میں خدا کا خوف دل میں رکھنے والا قیامت کے دن امن وامان میں ہوگا۔

۷۵۔ زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو۔

۷۶۔ دنیا ڈھل جانے والے سائے کی طرح ہے جو ایسے سائے سے دل لگائے وہ احمق ہے۔

۷۷۔ حق کی پیروی کے بغیر عقل کو کمال حاصل نہیں ہوسکتا

۷۸۔ جو چیز آپ کے مربوط نہ ہو اس میں مداخلت نہ کرو یہی تمہاری خوبی ہے۔

۷۹۔ قرآن ظاہر میں دلکش اور باطن میں حقائق کا خزانہ ہے

۸۰۔ حریت پسند انسان دنیا کو اہل دنیا کے سپرد کرتا ہے اور

اپنے لئے آخرت کماتا ہے۔

۸۱۔ تمہارے نفوس کی قیمت جنت کے سوا کچھ بھی نہیں تم انہیں اس سے کم قیمت پر نہ بیچو۔

۸۲۔ جو شخص دنیاوی نعمتوں پر خوش ہو جائے گویا وہ ناچیز مال پر راضی ہو گیا۔

۸۳۔ جو کام کرو وہ خدا کے لئے ہونا چاہئے۔

۸۴۔ خدا کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔

۸۵۔ ہر وقت خدا کا خوف دل میں رکھو اور کسی پر زیادتی نہ کرو۔

۸۶۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اور دوسروں پر احسان کرنا ہی فضیلت ہے۔

۸۷۔ جو چیز نقصان دہ ہو اس کے حصول کی کوشش کرنا بیوقوفی ہے۔

۸۸۔ جو شخص لوگوں سے بے مقصد ہو وہ عزت پاتا ہے۔

۸۹۔ برائیاں پانچ ہیں، بوڑھے آدمی کا برے اعمال کرنا، حاکم کا رعایا پر ظلم کرنا، شریف النفس کا جھوٹ بولنا، مال دار کا بخیل ہونا اور عالم کا مال دنیا میں حریص ہونا۔

۹۰۔ ہر مشکل کام میں اپنی امیدوں کا سہارا خدا کو سمجھنا چاہئے۔

۹۱۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ کہ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔

۹۲۔ بے وفائی خدا کی لعنت کا سزاوار بنا دیتی ہے۔

۹۳۔ اپنے سے پہلے والوں کے حالات سے عبرت حاصل کرو کہ تم نے بھی انہی سے جا ملنا ہے۔

۹۴۔ دنیا کی شیرینی اور تلخی دونوں ایک خواب و خیال سے زیادہ کسی حیثیت کی حامل نہیں۔

۹۵۔ ظالم و ستم گر کے خلاف جہاد کرنا حقیقی معنی میں انسانیت ہے۔

۹۶۔ میں تمہیں حق کی حمایت اور بدعتوں کے قلع قمع کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

۹۷۔ خود پسندی، خود خواہی، تکبر، فتنہ و فساد اور ظلم و ستم انسانی قدروں کی پامالی کے اسباب ہیں۔

۹۸۔ خدا کی نافرمانی کرنے والا کبھی سکون و اطمینان کی نعمت نہیں پاسکتا۔

۹۹۔ جاہل و بے وقوف لوگوں سے مشورہ لینا تباہی لاتا ہے

۱۰۰۔ دوسروں کے گناہوں کا تذکرہ کرنے کی بجائے اپنے گناہوں کے انجام کو یاد کرو کیوں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے۔

عورت

اسلامی معاشرے میں عورت کو گھر کی ملکہ بنایا گیا ہے۔

کسب مال کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے اور اس مال سے گھر کا انتظام کرنا اس کا کام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا:

- عورت اپنے شوہر کے گھر کی حکمراں ہے اور وہ اپنی حکومت کے دائرہ میں اپنے عمل کیلئے جواب دہ ہے۔ (بخاری)
- اس کو ایسے تمام فرائض سے سبک دوش کیا گیا ہے جو بیرون خانہ کے امور سے تعلق رکھتے ہیں۔ (ابوداؤد)
- اس کے لئے جنازوں میں شرکت بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔ (بخاری)
- اس پر نماز باجماعت اور مسجدوں کی حاضری بھی لازم نہیں کی گئی، اگر چہ چند پابندیوں کیساتھ مسجدوں میں آنے کی اجازت ضرور دی گئی ہے لیکن اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ ابوداؤد
- اس کو محرم کے بغیر سفر کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ (ترمذی)
- واضح رہے کہ اسلام میں عورت پر جہاد بھی فرض نہیں ہے البتہ بوقت ضرورت وہ مجاہدین کی خدمت کیلئے جا سکتی ہے

(۱) نشۂ عورت۔ (۲) نشۂ حسن۔ (۳) نشۂ علم۔ ان میں سے دو زوال پذیر ہیں اور نشۂ علم ترقی پذیر ہے۔

تین کام سب سے مشکل ہیں۔

(۱) اپنے نفس سے حق دلانا۔ (۲) ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔ (۳) اپنے مال سے بھائی کی غم خواری کرنا۔

تین چیزوں سے بے آرامی ہوتی ہے۔

(۱) کم ظرف سے جب اسے مرتبہ مل جائے۔ (۲) عالم سے جب وہ زبردست ہو جائے۔ (۳) حاکم سے جب وہ ظالم ہو جائے۔

تین چیزوں کے ہاتھوں آدمی خوار ہوتا ہے۔

(۱) عورت کے ہاتھوں جب وہ وفادار نہ ہو۔

(۲) بھائی کے ہاتھوں جب وہ حق سے زیادہ مانگے۔

(۳) علم کے ہاتھوں جب وہ ریاضت کے بغیر حاصل ہو جائے۔

تین چیزیں تقویٰ کی پہچان ہیں۔

(۱) فرستادن۔ (۲) منع کردن۔ (۳) سخن گفتن۔

فرستادن کا مطلب ہے کہ تم اللہ کے فرستادہ ہو، اس لئے وہی کام انجام دو جو اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔

منع کردن کا مطلب ہے کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

سخن گفتن کا مطلب ہے کہ ایسی باتیں کہو جو دین اور دنیا میں یکساں مفید ہوں، اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے وہ یہ کہ تم نے جس قدر نیک کام انجام دئے وہ دین کی بھلائی کے لئے ہوں اور جن کاموں سے کنارہ کشی اختیار کی وہ دنیا کی بھلائی کے لئے ہوں۔ ایک انسان اپنی زبان سے دین اور دنیا دونوں کی باتیں کر سکتا ہے۔

یہ چار چیزیں زوال حکومت کا باعث ہوتی ہیں۔

(۱) غیر ضروری کاموں میں دلچسپی۔

(۲) اصول اور قانون سے بے پرواہی کرنا۔

(۳) اہلوں کی ناقدری۔

(۴) نااہلوں کا اقتدار۔

یہ چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں۔

(۱) آنکھوں کا خشک ہونا، (اللہ کے خوف سے کسی وقت بھی آنسو نہ ٹپکے۔)

(۲) دل کا سخت ہونا (کہ اپنی آخرت کے لئے یا کسی دوسرے کے لئے کسی وقت بھی نرم نہ پڑے۔)

(۳) آرزوؤں کا لمبا ہونا۔

(۴) دنیا کی حرص۔

پانچ آدمیوں کی صحبت سے دور رہنا چاہئے۔

(۱) جھوٹے سے جو تمہیں ہمیشہ دھوکے میں رکھے گا۔

(۲) احمق سے جو تمہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا مگر ضرر پہنچائے گا۔

(۳) بزدل سے جو آڑے وقت پر تمہیں ہلاکت میں چھوڑ جائے گا۔

(۴) بدعمل سے جو تمہیں ایک نوالے پر بیچ ڈالے گا اور اس کے کمتر کی طمع رکھے گا۔

(۵) بخیل سے جو تھوڑے نفع کی خاطر تمہارا بہت سا نقصان کردے گا۔

یہ پانچ باتیں بہت ہی بری ہیں۔

(۱) علماء میں بدکاری۔

(۲) حکماء میں حرص۔

(۳) دولت مند میں بخیلی۔

(۴) بوڑھوں میں زنا کی عادت۔

(۵) عورتوں میں بے شرمی۔

ان چھ چیزوں سے دل بگڑتا ہے۔

(۱) توبہ کے بھروسہ گناہ کرنا۔

(۲) علم سیکھ کر عمل نہ کرنا۔

(۳) خلوص سے عبادت نہ کرنا۔

(۴) اللہ کا دیا کھا کر شکر نہ کرنا۔

(۵) خدا نے جس حال میں رکھا اس پر خوش نہ ہونا۔

(۶) موت کو یاد کر کے عبرت حاصل نہ کرنا۔

جادو اور اس کی تباہ کاریاں

از قلم: غلام سرور شباب

سحر زدہ کی پہچان

ہر بیماری اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ علامات نہ ہوں تو بیماری کا نہیں چل سکتا۔ جادو لا علاج ہرگز نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ علاج ذرا صبر ہے۔ ذیل میں سحر زدہ پر جادو کے بد اثرات سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں ن کی جاتی ہیں تاکہ آپ مسحور کی پہچان کر سکیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سحر زدہ کا سمانی علاج کرتے رہیں۔ کیونکہ سحر زدہ کا شافی علاج روحانی علم سے ہی کیا سکتا ہے اس لئے علامات سے آگاہی ضروری ہے۔ علامات سحر مندرجہ ذیل ں۔

(۱) ایک سحر زدہ انسان یا جادو زدہ فرد کا زندگی کے معاملات میں رویہ کل ایسا ہوتا ہے جیسا کہ شوگر اور دل کے مریض کا یعنی مریض چڑچڑا اور بت زیادہ حساس ہو جاتا ہے۔ بات بات پر رونے دھونے اور لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ذہنی طور پر بیزاری کا شکار اور ہر اس شئے سے جو کچھ روز قبل اسے پسند تھی۔ نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۲) شیطانی اعمال اسے بہت اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں اور ماضی کے کردار اسے پسند آنے لگتے ہیں۔ ہر برا کام اسے اچھا لگنے لگتا ہے، وہ ماضی کی طرف بار بار لوٹ لوٹ جاتا ہے اور جن سے اسے کبھی رغبت رہی ہو، انکی شدت سے یاد کرنے لگتا ہے اور مستقبل کے بہت سے خواب اور بہت سے خدشات اسے آگھیرتے ہیں۔ یعنی اگلے پچھلے اعمال میں شیطان اسے الجھا رہتا ہے۔

(۳) مریض خود کو بد قسمت جاننے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر کفر کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ تمام اچھے کام ایک ایک کر کے چھوٹ جاتے ہیں اور برے کاموں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

(۴) مریض کو کچھ سمجھایا جائے تو وہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ہر بات زد کرتا چلا جاتا ہے اور پاگلوں کی طرح شیطانی اعمال کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۵) مسحور پر جب جادو کا حملہ ہوتا ہے تو اس کی سانس اکھڑ جاتی ہے اور دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ ایسے میں مریض کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ کس قدر قابو سے باہر ہو رہا ہے۔ اگر پورے گھر میں جادو کا اثر ہو تو ہر ایک لڑنے مرنے پر اتر آتا ہے۔

(٦) مسلسل جادو کے زیر اثر رہنے والے مریضوں کے بال اترنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض گنجے ہو جاتے ہیں۔

(۷) جادو سے بعض اوقات مریض بالکل پاگل ہو جاتا ہے اور اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتا ہے۔

(۸) جادو زدہ شخص کا نماز میں دل نہیں لگتا یا نماز میں دل لگا نہیں پاتا۔

(۹) جادو زدہ گھر میں اگر جانور یا پرندے ہوں تو ان کے بھی بال و پر جھڑنے لگتے ہیں اور گھر پر جادو کے شدید حملے کی صورت میں وہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیتے ہیں اور چند روز بیمار رہ کر مر جاتے ہیں۔ بعض اوقات کپڑوں یا دیواروں پر خون کے چھینٹے بھی نظر آتے ہیں۔

(۱۰) اگر سحر زدہ مریض کوئی لائق طالب علم ہو یا طالبہ ہو تو علم کے حصول سے اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے، دماغ سست رہنے لگتا ہے اور بعض اوقات تو بالکل الٹ جاتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایسے جادو زدہ طالب علم اچانک آنا بند کر دیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یوں وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص مقابلے کے امتحانوں میں اس قسم کی صورت حال بار بار دیکھنے میں آتی ہے۔

(۱۱) جادو زدہ مرد، عورت کے سر میں مسلسل درد رہتا ہے، جو ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ جسم انتہائی تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تھکاوٹ کا احساس بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ صبح اٹھ کر بھی تازگی کا احساس نہیں ہوتا۔ نیند نہ آنے کی شکایت بھی اکثر پیدا ہو جاتی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ نیند آتی ہے اور اہم کام نہیں ہو پاتے۔ گردن کے پچھلے حصے پر بوجھ اور کھنچاؤ رہتا ہے اور بائیں طرف کی پسلیاں گرفت زدہ محسوس ہوتی ہیں۔ بعض اوقات جسم بہت بھاری ہو جاتا ہے اور ہڈیوں میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ طبیعت عموماً شدید بیزار اور سست رہتی ہے۔

(۱۲) گھر کے سنسان اور تاریک کونوں اور کمروں سے خوف محسوس

ہوتا ہے اس کا ایک پہچان یہ ہے کہ اس سے یہ تین چیزیں محسوس ہوتی ہیں۔

(الف) جسم میں عجیب سی سرسراہٹ اور سر کو چڑھتی ہوئی چیونٹیاں سی۔

(ب) جسم کے بائیں جانب بوجھ یا عجیب سی حرارت۔

(ج) سر کے بال سرکتے محسوس ہوتے ہیں۔ جسم اور آنکھیں بوجھل بھاری ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) گھر میں عجیب سی بوجھل رہتی ہے۔ بعض اوقات ایسی بو کے بھبکے آتے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی ہڈیاں کھول رہا ہو اور بعض اوقات گندگی کی بھی بدبو آتی ہے۔

(۱۴) جسم سے جب ہوا سی گزرتی محسوس ہو یعنی ایسا لگے کہ جسم چھلنی سی کوئی شئے ہے اور سرسراہٹ کے ساتھ کوئی ہوا سی یا تو اس میں داخل ہو رہی ہے یا گزر رہی ہے تو سمجھ لیں کہ جادو کا حملہ پے در پے ہے۔

(۱۵) اذان سے قبل سخت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور جسم تھکاوٹ سی اور عذاب سا ظاہر کرتا ہے۔

(۱۶) غصے کی شدت سے مسحور گھر کی اشیاء توڑنے یا گھر کے بے قصور افراد پر برسنا اور سخت زبان میں بولنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسا شخص بات بات پر جھگڑا کرنے لگتا ہے اور عجیب فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

(۱۷) مسحور مریض کا چہرہ وقت تناؤ والا رنگ زرد ہو جاتا ہے جیسے جسم اور بوجھ ختم ہو جاتی ہے مگر وہ بھی طاقت ور ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو اگر بدکلامی کرنے پر مارا پیٹا جائے تو اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا مزاج اور برہم ہو جاتا ہے مگر جادو کا حملہ دور ہو جانے کے بعد مریض پشیمان اور افسردہ ہو جاتا ہے۔

(۱۸) جس شخص پر جادو کیا گیا ہو اس کے معدے میں مسلسل درد رہنا اس بات کی علامت ہے کہ اسے جادو کا عمل پلا دیا گیا ہے یا کھلا دیا گیا ہے۔

جادو کیسے کروایا جاتا ہے

جادو علوی ہو یا سفلی اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ جادو کو کسی پر واقع کرنے کے ایک نہیں لاتعداد طریقے ہیں۔ عام طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں کوئی سفلی عمل کر دیا جاتا ہے اور وہ چیز کسی کو کھلا پلا دی جاتی ہے۔ یہ چیز جس کے جسم میں داخل ہوتی ہے اپنا اثر دکھاتی ہے اور ایسے جادو کا جو کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہو علاج کرنا بھی قدرے دشوار ہوتا ہے کیونکہ کھانے پینے کی چیزوں کی وجہ سے مسحور کے رگ و پٹھے میں سرایت کر جاتا ہے اور خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر جادو کا اثر کرنے کے لئے مطلوبہ فرد کے بال یا ناخن وغیرہ اس کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کی طرح حاصل کر لیتا ہے اور بعض اوقات صرف سر کے بال ہی کافی ہوتے ہیں اور استعمال شدہ ان میلے کپڑے سے جادو کے عمل میں کام آتے ہیں۔ ان میلے کے انسانی جسم کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور دھل جانے کا اثر ختم ہو جانے کی وجہ سے انسان مکمل جادو کی لپیٹ میں نہیں آتا۔

اگر یہ تینوں چیزیں دستیاب نہ ہوں تو پھر مطلوبہ شخص کے پاؤں کے نیچے کی مٹی حاصل کر کے اس میں مردہ گھاٹ کی مٹی کے علاوہ دوسری گندگی اور سفلی عمل تیار کی ہوئی چیز پر جادو کرنے والا ملاتا ہے اور پھر ایسی جگہ انہیں دبا دیا جاتا ہے جہاں سے مطلوبہ شخص کو روزانہ گزرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ جادو کا اثر مسحور کے بدن پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے کہ جس کا دواؤں کے ذریعہ علاج نہیں ہوتا۔ علاج کرنے والے تھک جاتے ہیں لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور مریض کی صحت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے ہیں۔ مثلاً گھر کی چوکھٹ پر کوئی چیز گڑوا دی یا گھر کے صحن میں جادو کے عمل والی کوئی چیز دفن کروا دی یا مطلوبہ افراد کا پتلا بنا کر اس پر نام مع والدہ تحریر کر کے اس پر جادو اور سفلی علم کا عمل کر کے اسے کسی قبر میں دفن کروا دیا تاکہ ایک وقت معینہ میں اس گرفت کے اثرات مریض مسحور کے قلب و ذہن پر پڑنے شروع ہوں پھر اس کے بعد مسحور کا جسم لاغر اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض جانوروں کی ہڈیاں، جو اکثر حرام جانوروں کی ہوتی ہیں، پر مطلوبہ شخص کا نام لکھ کر کالے جادو کا عمل کیا جاتا ہے اور پھر اس ہڈی کو اس کے گھر یا آس پاس دبا دیا جاتا ہے۔ بعض جانوروں مثلاً الو، چمگادڑ، زاغ، گدھ اور مرغ سیاہ وغیرہ کے خون پر سفلی عمل کیا جاتا ہے۔ پھر اس خون کو مریض کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے جس سے اہل خانہ میں نفرت اور بے اتفاقی پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر بیمار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح حلال جانوروں کے گردوں، دل اور کلیجی پر بھی سفلی اور کالا علم کر کے دشمنان کے گھروں میں ڈال دیتے ہیں۔ جس سے اہل خانہ کالے جادو کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ روزمرہ کے استعمال میں آنے والی کھانے کی چیزیں مثلاً سرخ مرچ، ہلدی، دھنیا، آٹا یا پھر کوئی پھل وغیرہ پر بھی سفلی عمل کر کے اس فرد کے گھر بھجوا دی جاتی ہے جس پر جادو کا عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو وہی شخص استعمال کر لیتا ہے جس کے لئے بھجوائی گئی تھیں تو جادوگر کا تیر نشانے پر لگتا ہے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آ جاتا ہے اور بے یار و مددگار ہو جاتا ہے۔

بعض جادو غیر میعادی ہوتے ہیں اور بعض کی میعاد مقرر ہوتی ہے اگر

ری جادو کی میعاد کے دوران مریض مسحور کا علاج کرا لیا جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور مسحور انسان خطرے سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہو جائے اور کوئی ڈھنگ کا روحانی علاج نہیں ہو سکا۔ تو مریض کی قوت دفاع گھٹتے گھٹتے کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے اور جسم پر ضعف اور مردنی طاری ہو جاتی ہے جادو زدہ انسان کا روزگار بھی متاثر ہو جاتا ہے کیونکہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے، صرف اس کی جان ہی نشانہ نہیں بنتی بلکہ اس کا مال بھی نشانہ بنتا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی مریض بے موت جاں بحق بھی ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جب یہ بات مسلم ہے کہ موت جب ہی آئے گی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو پھر کسی کے کرنے سے یا کسی کے جادو کرنے سے کوئی کیسے مر سکتا ہے۔؟

یہ بات بظاہر خوشنما اور قرین عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات کی کوئی دم نہیں ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا برا سبب اختیار کرے گا اس کے نتائج سامنے آکر رہیں گے اور یہ نتائج نظام خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہم نے آج تک کسی بھی صاحب عقیدہ انسان کو کرفیو کے دور میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ گھر سے باہر چلو، کرفیو سے کیا ہوتا ہے، گولی تو جب ہی لگے گی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا؟ کوئی شخص خواہ کتنا ہی راسخ العقیدہ ہو، زہر کا پیالہ یہ سمجھ کر نہیں پیتا کہ جب تک اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا زہر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑائی اور فوقیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن اللہ ہر ہر معاملے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ آگ باذن اللہ جلاتی ہے، تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے، تریاق باذن اللہ حیات نو عطا کرتا ہے، زہر باذن اللہ بدن کو گلا دیتا ہے۔ اسی طرح سفلی جادو اور کالا علم بھی باذن اللہ انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بھی لے لیتا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ جس کی موت کاتب تقدیر نے سحر و جادو کے ذریعہ لکھ دی ہے، اس کی موت سحر و جادو کے ذریعہ ہی واقع ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر جادو کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو اگر کوئی زہر کی سمیت کا قائل نہیں ہوتا تب بھی زہر اس کو نقصان پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ آفتیں برپا کی جاتی ہیں۔

آنکھوں کی روشنی کے لئے

تانبے کے برتن میں دو لیٹر پانی لے کر اس میں پاؤ بھر سونف رات بھر بھگو دیں اور صبح اسے ابال لیں۔ آدھا پانی جل جانے پر اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ صابن سے ہاتھ صاف کر کے سونف کو مسل لیں۔ دوبارہ ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب گاڑھا گاڑھا پانی رہ جائے تو اسے صاف شیشی میں بھر کر رکھ لیں۔ رات کو سونے سے قبل سرمے کی سلائی اس میں بھگو کر دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس سے آنکھوں کی جلن اور دوسری خرابیاں دور ہوں گی۔ ۲۵، ۲۰ گرام سونف کوٹ کر صاف کپڑے میں پوٹلی بنالیں اور عرق گلاب میں بھگو کر آنکھوں پر گھمائیں۔ آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی اور بینائی کو بھی فائدہ ہوگا۔ اگر سونف کی گری رات اور صبح دس گرام ۴۰ روز تک کھائیں تو بینائی ٹھیک رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک چمچ سونف میں حسب ذائقہ مصری ملا کر صبح کھانے سے بھی یہی فائدہ ہوگا۔

کان کے امراض: اگر ۲۵ گرام سونف کوٹ کر اسے ایک لیٹر پانی میں ابال لیں اور کان کو بھاپ دیں تو کان کی تکلیف میں آرام ملتا ہے۔

دماغ کی کمزوری کے لئے: پانچ گرام سونف کوٹ کر ۲۵۰ گرام پانی میں پکالیں۔ جب ایک چوتھائی رہ جائے تو ۲۰۰ گرام گائے کا دودھ اور ۱۰ گرام گائے کا گھی ملا کر صبح شام ۴۰ روز استعمال کرنے سے دماغ کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔

ناکامی، کامیابی کا زینہ

مغربی مفکر ڈاکٹر نپولین ہل نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے۔ "لوگ ناکامی سے خوف کھاتے ہیں، نفرت کرتے ہیں، ناکامی سے بچنے کیلئے ہزار جتن کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ناکامی اپنے دامن میں کامیابی کے پھول لے کر آتی ہے اسلئے انسان کو کامیابی یا ناکامی کی فکر کئے بغیر آگے بڑھتے چلا جانا ہے۔ ہر ناکامی کامیابی کا زینہ ہوتی ہے۔ آپ اس سلسلے میں ایک بڑی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں آپ کو وقتی شکست اور ناکامی کے فرق کو سمجھنا چاہئے۔

کی حاضرات

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۶

حروف صوامت کا دوسرا حرف ح ہے۔ اس کی زکوٰۃ اس وقت ادا کی جاتی ہے جب قمر منزل نثرہ میں ہو اس منزل کا برج سرطان اور اسد ہے۔ ستارہ قمر اور شمس ہے۔ اس حرف کی حاضرات کے لئے جو نقش بنے گا وہ چاندی کی لوح پر بنے گا۔ اس لوح پر سونے کا پانی بھی چڑھوالیں۔ اس حرف کی حاضرات کے لئے اس عزیمت کو پڑھنا ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَجِبْ تَنْکَفِیْلُ جَھُوْشْ بِحَقِّ حَا وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ نَثْرَہْ۔ اس عزیمت کے کل اعداد ۲۶۰۳ ہیں۔

نقش بنانے کے لئے قانون کے ۳۰ وضع کئے جائیں گے اس کے بعد ۴ سے تقسیم کریں گے۔

۲۶۰۳
۳۰
۴)۲۵۷۳(۶۴۳
۲۴
۱۷
۱۶
۱۳
۱۲
۱

خارج قسمت ۶۴۳ آیا۔ ۱ باقی رہے۔ نقش میں کسر آئے گی اور نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ

۶۵۰	۶۵۴	۶۵۷	۶۴۳
۶۵۶	۶۴۴	۶۴۹	۶۵۵
۶۴۵	۶۵۹	۶۵۲	۶۴۸
۶۵۳	۶۴۷	۶۴۶	۶۵۸

نقش بنانے کے بعد اس پر ۲۶۰۳ مرتبہ مذکورہ عزیمت پڑھ کر دم کردیں اور حاضرات کے وقت ۱۶ ویں خانہ میں سیاہی لگائیں۔ اور ۱۳ مرتبہ عزیمت پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ اس نقش کو اس وقت لکھیں جب چاند منزل نثرہ میں ہو۔ اس نقش کو پیر کے دن یا اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اور اس نقش کے ۱۶ ویں خانہ میں حاضرات کی سیاہی بھر کر حاضرات کریں۔ نقش تیار کرنے کے بعد ۲۶۰۳ مرتبہ مذکورہ عزیمت پڑھ کر دم کریں نقش بناتے وقت۔ اگر پیر کے دن بنائیں تو۔ اگر اتوار کے دن بنائیں تو حاضرات کے وقت مذکورہ عزیمت کو ۱۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں حاضرات کے وقت کی دیگر تفصیلات اس مضمون کی قسط ۱۵ پر دیکھیں۔

حروف صوامت کا تیسرا حرف د ہے۔ اس حرف کی زکوٰۃ اس وقت نکالی چاہئے جب قمر منزل دبران میں ہو۔ اس منزل کا برج جوزا ہے اور ستارہ عطارد ہے۔ اس حرف کا نقش برائے حاضرات چاندی اور پارے کو باہم امتزاج دے کر بنے گا۔ کسی اچھے سنار سے یہ پترہ تیار کرالیں۔ اس حرف کی حاضرات کرنے کے لئے اس عزیمت کو پڑھنا ہے۔ اَجِبْ قَرْدَائِیْلُ وَبِعُوْشْ بِحَقِّ دَالْ وَبِحَقِّ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ دُبْرَانْ۔ اس عزیمت کے کل اعداد ۲۳۲۰ ہیں۔ نقش بنانے کیلئے قانون کے ۳۰ وضع کرکے ۴ سے تقسیم کریں گے۔

۲۳۲۰
۳۰
۴)۲۲۹۰(۵۷۲
۲۰
۲۹
۲۸
۱۰
۸
۲

تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے۔ اس نقش میں بھی کسر ہے نویں خانہ میں۔ ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰہُ مَنَازِلَ

۵۷۹	۵۸۳	۵۸۶	۵۷۲
۵۸۵	۵۷۳	۵۷۸	۵۸۴
۵۷۴	۵۸۸	۵۸۱	۵۷۷
۵۸۲	۵۷۶	۵۷۵	۵۸۷

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

جب سماج بگڑ جاتا ہے

آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ مجھے خدمت خلق کا کس قدر شوق ہے۔ یہ شوق ہی کی تو بات تھی کہ کئی بار میرے دل کی انگنائی میں نیتا بننے کی تمناؤں نے دن دہاڑے جنم لیا۔ اور راتوں رات میں نے درجنوں نعرے تخلیق کرڈالے۔ ہر نعرہ مردہ رگوں میں روح پھونکنے کا اعلان کرتا تھا اور ملک کی آزادی کی یادیں تازہ کرنے میں اخلاق عامہ کی دل کھول کر امداد کرتا تھا۔ لیکن معاً مجھے یہ خیال ہوا کہ ملک تو برسہا برس ہوئے آزاد ہوچکا ہے یہ الگ بات ہے کہ آزادی کسی طبقے کو راس آئی اور کسی طبقے کو راس نہیں آئی۔ لیکن آزادی تو آزادی ہی ہے۔ غلامی کا دور خواہ روح افزا اور دلوں کو سکون عطا کرنے والا ہو پھر غلامی کا دور ہی کہلائیگا اور آزادی خواہ رنج دہ ہو، خواہ آزادی میں قتل عام ہورہا ہو، خواہ آزادی کے بعد کسی طبقے کے افراد کو نشانہ بنایا جارہا ہو اور اس کو ناکردہ گناہوں کی سزا دی جارہی ہو پھر بھی آزادی آزادی ہی ہے اور آزادی کا جشن منانا زندگی اور زندہ دلی کی علامت ہے چنانچہ میرے ذہن نے ایسے نعرے بھی تخلیق کئے کہ جن کو ایک بار زبان سے ادا کرنے پر روح کسی رقاصہ کی طرح انگڑائی لینے لگتی تھی اور دل سرکس کے کسی جوکر کی طرح اپنی ٹانگوں میں بانس باندھ کر ساتویں آسمان کو چھونے کی مشق شروع کردیتا تھا۔ اور جذبات حالات حاضرہ کے ساتھ نابالغ بچوں کی طرح آپس میں آنکھ مچولی کھیلنے لگتے تھے۔ اور ملک پر قربان ہوجانے کا شوق لوگوں میں اس طرح دوڑنے لگتا تھا۔ جس طرح ریس کے میدانوں میں گھوڑے دوڑتے ہیں۔ میرا تخلیق کردہ ایک ایک نعرہ زندگی اور زندہ دلی کا جیتا جاگتا نمونہ تھا۔ ان نعروں کو سن کر ہمارے ملک کی وہ پبلک اچھلنے لگتی تھی جو حقائق سے نہیں جذبات بھڑکا دینے والی باتوں ہی سے خوش ہوتی ہے اور صرف نعروں کی حرارت سے ہی بے قرار ہوکر اپنے لیڈروں پر آنکھیں بند کرکے ایمان لے آتی ہے اور انہیں پانچ سال تک اپنے سروں پر بٹھالیتی ہے، کیا سمجھے۔؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ آج تک میں خود اپنے خیالات کو نہیں سمجھ سکا ہوں اور آج تک میں اپنی سوچ وفکر کو ہضم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہوں تو پھر آپ کیا سمجھیں گے آپ تو مجھ سے بھی زیادہ معصوم عن الخطا ہیں۔ اور آپ تو اس دنیا سے ہی نابلد ہیں جو کہتی کچھ ہے اور دیتی کچھ ہے۔ چلئے چھوڑیئے حقیقتوں کی گہرائیوں میں چھلانگ لگا کر خود کو بدگمانی میں مبتلا کرنے سے کیا فائدہ۔ ملک ہے تو نیتا بھی ہیں، نیتا ہیں تو جھوٹ بھی ہے، دغا بھی مکاری ہے اور عیاری بھی اور یہ سب چیزیں ملک کی محبت نے ہمیں تحفے میں عطا کی ہیں اور تحفہ مہنگا ہو یا سستا، سونے کا ہو یا مٹی کا، تحفہ تحفہ ہی ہوتا ہے اور تحفے کی قدر نہ کرنا دنیا کی سب سے بڑی جہالت ہے۔ ہم تو مسلّم قسم کے جاہل ہیں ایک اور جہالت کو اپنے اوپر لادنے سے کیا فائدہ اس لئے ہم بھی بغیر سوچے سمجھے اپنی سیاست اور اپنے سیاسی بازیگروں کو اس ملک کا رکھوالا مان کر جیو اور جینے دو کا نعرہ لگاتے ہیں اور اسی سیاست میں ضم ہوجاتے ہیں جو اس ملک کے لئے سب سے بڑے دشمن انگریز نے ہمیں عطا کی تھی۔ جو اس ملک سے روانہ ہونے کے وقت یہ کہہ کر گیا تھا تم لڑتے رہنا، لڑاتے رہنا، اسی میں تمہارے اقتدار کا راز پوشیدہ ہے۔ جس دن ہندو مسلمان گلے مل جائیں گے اس دن تمہارے اقتدار کا جنازہ نکل جائے گا۔

چھوڑیئے میں عرض یہ کررہا تھا کہ خدمت خلق کے ذوق نے مجھے نیتا بنادیا تھا اور نیتا بن کر میں خود بخود جھوٹ بولنے لگا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں لوگوں کو فریب دے دیا کرتا تھا۔ کسی ارادے کی بغیر ہی مکاریاں میرے ذہن کی وادیوں میں کالے گلاب کی طرح کھلنے لگتی تھیں اور زبان پر رینگنے والی گندگی اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ نابالغ بچے بھی میری باتیں سن کر خواہ مخواہ شرما جاتے تھے اور کئی کئی دنوں تک اپنے گھروں سے نہیں نکلتے تھے، کچھ سمجھے۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ میں خود بھی صرف بولتا ہوں سمجھتا کچھ نہیں ہوں۔ تو پھر آپ ہی کیوں سمجھا اور نا سمجھی کی ہیر پھیر میں لگیں۔ خدمت خلق کے شوق کی انتہا یہ بھی کہ اگر خدمت کا کوئی موقعہ مجھے ہاتھ نہیں لگتا تھا تو میں اپنی بیوی کی خدمت شروع کردیتا تھا جب کہ دنیا جانتی ہے کہ بیوی خدا کی بنائی ہوئی

ایک ایسی مشین ہے جو شوہر کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کی گارنٹی تا عمر ہوتی ہے۔ بشرطیکہ نکاح نامہ کو فطرت کی دیمک نہ چاٹ لے۔ اس خدمت خلق نے مجھے وہاں تک پہنچا دیا تھا جہاں صرف ارباب جنوں کا گزر ہوتا ہے اور جہاں پہنچ کر اپنے خود کے پر جلنے لگتے ہیں۔ اب میں خدمت خلق کے چند واقعات آپ کو سناتا ہوں جنھیں سن کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جب معاشرہ بگڑ جاتا ہے تو کیسے کیسے آدم زاد اس معاشرے میں جنم لیتے اور جہالتوں اور حماقتوں کو کس طرح اپنی منکوحہ بنا کر کس طرح اپنے گلے سے لگائے رکھتے ہیں فطرت شرمانے لگتی ہے لیکن انہیں شرم نہیں آتی۔ ابھی چند دنوں پہلے کی بات ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست کے دل میں سادگی اور سادہ لوحی خواہ مخواہ بغیر ماں باپ کے پیدا ہو گئی اور انہوں نے مجھے آ کر یہ اطلاع دی کہ میں بگڑے ہوئے سماج کو سدھارنے کے لئے اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے کوئی قربانی دینا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا یار قربانی کے لئے ہزاروں جانور اس دنیا میں موجود ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے تم اپنے خیالات کو کیوں قربان کر رہے ہو۔ تمہارے خیالات ہی قربان ہو جائیں گے تو پھر جینے کا مزہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اور زندگی تا تو اس کاندھوں پر ایک بوجھ بن کر رہ جائے گی۔

میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ اس دنیا کو وہ سب کچھ دوں گا جس کی اسے ضرورت ہے اور میں اپنے سماج کو یہ بتاؤں گا کہ زندگی کس طرح گزاری جاتی ہے اور اپنے مذہب کا قد کس طرح اونچا کیا جاتا ہے۔

ان کی باتیں سن کر میں گھبرا گیا۔ میں نے بے ساختہ پوچھا یار تمہارا کیا ارادہ ہے۔؟ تم اس دنیا کو کس نئی مشکل میں پھنسانے جا رہے ہو کیا؟

انہوں نے عقل مندوں کے سے انداز میں کہا۔ ابو الخیال بھائی! میں اپنے بیٹے کی شادی اس سادگی سے کسی غریب ماں باپ کی بچی سے کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسے اسی لباس میں دلہن بنا کر لاؤں گا جو اس نے پہن رکھا ہوگا۔ اور میں بیچ ایک کپڑا اور رول گولڈ کا ایک حقیر سا زیور لینے کا بھی روادار نہیں ہوں گا۔ میں نے ایک لڑکی سوچ لی ہے تم میرے ساتھ چلو اور اس لڑکی کے ماں باپ سے میرا معاملہ کراؤ۔ تمہیں خدمت کا ذوق بھی ہے۔ اس کام کو بھی ایک خدمت سمجھ کر کرنا اور ثواب دارین کے مزے لوٹنا۔ ایک دم میرے جذبات بھڑک اٹھے۔ کئی سالوں سے کسی کی خدمت کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ میں فوراً سے پیشتر ہی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ ان کا نام صوفی عجیب وغریب تھا۔ اس وقت وہ اچھے خاصے دولت والے تھے اور پیری مریدی کی وجہ سے ان کی بیسوں انگلیاں تر بہ تر تھیں۔ انہوں نے راستے میں مجھے یقین دلایا کہ وہ اللہ کے فضل وکرم سے کافی سرمایہ دار ہو چکے ہیں لیکن اپنے صاحبزادے کے لئے انہوں نے ایسی لڑکی کو پسند کیا جو بہت غریب ہے اور زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہیں ہے۔ میں نے پوچھا صوفی صاحب کیا وہ لڑکی خوبصورت ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی نہیں، بس قبول صورت ہے۔ میں دنیا کو یہی دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے بہو بنانے کے لئے ایسی لڑکی کو پسند کیا جو نہ مالدار ہے نہ گریجویٹ ہے نہ بہت زیادہ حسین وجمیل ہے۔ مجھے ان کی باتیں سن کر حیرت ہوئی کہ اس دور میں بھی حسن بصری قسم کے لوگ موجود ہیں۔ میں نے ان سے کہا تو بس جاتے ہی ہاں ہو جائے گی اور آپ شادی کی تاریخ بھی آج ہی پکی کر لیں۔ جب آپ کا کچھ مطالبہ نہیں ہے اور لڑکی والے غریب بھی ہیں تو پھر تو یہ سمجھئے کہ آپ جب چاہیں گے شادی ہو جائے گی کیونکہ آپ کا بیٹا تو اپنی خیر خواہی میں کامیاب ہی ہے اور وہ خوبصورت بھی ہے۔ انشاء اللہ آنا فاناً رشتہ طے ہو جائے گا۔

چند منٹ کے بعد ہم لڑکی والوں کے یہاں پہنچ گئے۔ لڑکی والوں نے ہمیں اپنی بیٹھک میں بٹھایا۔ اور ہلکا پھلکا ناشتہ بھی کروایا پھر رسمی بات چیت کے بعد انہوں نے پوچھا کہ آپ کا لڑکا کیا کرتا ہے۔

صوفی جی نے جواب دیا کہ میرا لڑکا گریجویٹ ہے اسے سرکاری ملازمت مل رہی تھی لیکن اس نے ملازمت پر تجارت کو ترجیح دی تھی۔ اور اس نے ہارڈ ویئر کی دکان کھول لی تھی جو آج پورے عروج پر ہے اور میرے بیٹے کی آمدنی اس دکان سے چالیس ہزار روپے ماہانہ ہے۔

کیا آپ اپنے بیٹے کی تصویر دکھائیں گے۔؟

صوفی عجیب وغریب نے اپنے بیگ سے تصویر نکال کر پیش کرتے ہوئے کہا دیکھئے میرا بیٹا کتنا خوبصورت ہے لاکھوں میں ایک ہے۔

میں نے ان کے بیٹے کا فوٹو پہلے خود دیکھا پھر لڑکی کے باپ اعجاز احمد کو دکھایا۔ واقعی ان کا بیٹا بہت خوبصورت تھا اور صحت مند بھی تھا۔ اعجاز احمد نے فوٹو کو پسند کرتے ہوئے کہا۔ چشم بددور آپ کا بیٹا خوبرو بھی ہے اور تندرست بھی ہے۔ لیکن یہ بتایئے کہ آپ کا مطالبہ کیا ہے۔؟

میں نے کہا۔ ''صرف لڑکی چاہئے۔''

صوفی عجیب وغریب بولے آپ کو جو بھی بات کرنی ہو ان سے ہی کریں۔ یہ میرے دوست ہیں اور ان کو میں اپنا بڑا بھائی بنا کر آپ کے پاس لایا ہوں۔

اعجاز احمد نے کہا۔ اوکے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جہیز کے سلسلے میں کچھ تو بتایئے۔

میں نے کہا۔ میں بتا چکا ہوں کہ ہمیں صرف لڑکی مطلوب ہے۔

اچھا زیور آپ کیا لیں گے۔؟

کچھ نہیں۔ نہ ہمیں زیور چاہئے کہ اور نہ کپڑے نہ کوئی اور سامان۔

اچھا تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کچھ نقد رقم کا ہم بندوبست کریں۔

بالکل نہیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ موجود ہے۔ اور ہمارا لڑکا ۵ سال سے تجارت کر رہا ہے اس نے بھی اپنا بینک بیلنس کافی مضبوط کر لیا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے وہ ہر ماہ سیکڑوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ بیحد خوددار بھی ہے وہ آپ سے کسی چیز کا طالب نہیں ہے۔

اچھا آپ کتنے لوگوں کو بارات میں لائیں گے۔

جتنے آپ کہیں گے۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم دو چار لوگوں کو لے کر آجائیں تو ہم ایسا بھی کر لیں گے آپ کھانے دانے کی فکر نہ کریں۔ ہم آئیںگے اور نکاح پڑھوا کر اپنی بچی کو لے جائیں گے۔

تعجب کی بات ہے۔ ''اعجاز احمد پریشان ہو کر بولے۔'' آپ کچھ تو بولیں۔ ایسا بھی کیا کہ آپ کو کچھ بھی نہیں چاہئے۔

میرے محترم۔ ہمارے مذہب نے اس لین دین کو پسند نہیں کیا ہے۔ میں نے تقریر کرنے کے انداز میں کہا۔ اور اگر لین دین کی اجازت دی بھی ہے تو صرف اس جگہ جہاں گنجائش ہو۔ برا نہ مانیں آپ غریب ہیں اور ہم خوش حال ہیں آپ کو دینے میں پریشانی ہوگی اور ہمیں لینے میں شرمندگی ہوگی اور آپ اگر اپنی بیٹی عطا کر دیں گے تو ہمارے لئے اس سے بڑی دولت اور کچھ نہیں ہے۔ آپ لینے دینے کی بات نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔

اعجاز صاحب میری بات سن کر اس طرح گردن لٹکا کر بیٹھ گئے جیسے بیمار مرغی گردن ڈال کر بیٹھ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی بیوی سے مشورہ کرنے زنان خانہ میں چلے گئے۔ چند منٹ کے بعد وہ واپس آئے اور انہوں نے ایک عجیب سی بات پوچھی کہ آپ کا لڑکا شراب پیتا ہے۔؟

میں نے کہا۔ ہرگز نہیں وہ سگریٹ تک نہیں پیتا۔

اس میں کوئی ایسی لت، جیسے جوا، یا نشہ یا کچھ اور.........؟

نہیں بھیا کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہمارا بیٹا اس طرح کی کسی برائی کا شکار نہیں ہے۔ پنج وقتہ نمازی ہے۔ بڑوں کی خدمت کرتا ہے چھوٹوں سے پیار کرتا ہے۔ اور اسے ایسی لڑکیاں پسند ہیں جیسی آپ کی ہے یعنی غریب سیدھی سادی اور پردہ نشین۔

آپ کا بیٹا......... اعجاز اور کچھ پوچھتے پوچھتے رک گئے۔

میں نے لقمہ دیا اور کہا آپ گھبرائیے نہیں جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لیجئے۔

انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کا لڑکا معذور ہے۔ اس کے ہاتھ پیر تو سلامت ہیں نا۔

یار کیسی باتیں کرتے ہو، فوٹو تمہارے سامنے رکھا ہوا ہے۔ کیا یہ تمہیں معذور نظر آرہا ہے۔

اس میں۔ اعجاز احمد نے کہا، کوئی ایسی خرابی تو نہیں، وہ مردوں کی بیماری وغیرہ۔

آخر اس طرح کے وسوسے آپ کے دماغ میں کیوں آرہے ہیں۔؟ میں نے قدرے چیختے ہوئے کہا۔

اعجاز صاحب بولے۔ ابوالخیال صاحب! آپ کا لڑکا پڑھا لکھا ہے۔ خوبصورت ہے، صحت مند ہے، چالیس ہزار روپے ماہانہ کما رہا ہے، کردار کا بھی صحیح ہے تو پھر آپ اس کی شادی کسی غریب لڑکی سے کیوں کر رہے ہو اور آپ کچھ بھی ہم سے مطالبہ کیوں نہیں کر رہے ہو۔ ہمارے گھر کی عورتوں کا کہنا یہ ہے کہ اگر انہیں کچھ بھی نہیں چاہئے تو پھر ان کے لڑکے میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور ہوگی۔ اس لئے میں اس رشتے سے انکار کرتا ہوں۔

ہم دونوں کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنا اپنا منہ لٹکائے اپنے گھر آگئے۔ میں نے گھر آکر بانو سے کہا۔ بیگم ہمارا سماج بہت بگڑ چکا ہے۔

کیا ہوا۔؟

بہت برا ہوا خدمت خلق کی نیت سے میں صوفی عجیب وغریب کے ساتھ ان کے بیٹے کا پیغام لے کر ایک صاحب کے یہاں چلا گیا تھا۔ ہم نے انہیں صاف صاف یہ بتا دیا تھا کہ ہمارا کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ ہمیں نہ جہیز چاہئے نہ گھوڑے جوڑے کی رقم نہ کپڑے لتے اور نہ کھانا دانا۔

پھر کیا ہوا۔؟ بانو نے استفہامیہ نظروں سے مجھے دیکھا۔

وہ صاحب یہ کہنے لگے کہ ہمارے گھر والوں کا ماننا یہ ہے جو لوگ کسی بھی چیز کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں ان کے لڑکے میں کوئی کمی ہوگی۔

انہوں نے ٹھیک کہا۔ بانو نے بے نیازی سے جواب دیا۔

کیا مطلب۔؟ تم مذاق کر رہی ہو۔

میں پوری سنجیدہ ہوں۔ جب انسان خواہ مخواہ کا تقویٰ جھاڑے گا تو اس کو اس طرح کی باتیں سننے کو ملیں گی۔ اگر آپ کے دوست کو کچھ نہیں چاہئے تو آپ کوئی مطالبہ نہ کریں لیکن اگر کوئی پوچھ رہا ہے تو اس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں تو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر آپ اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت کچھ دینا چاہیں تو وہ آپ کی مرضی۔

بانو نے مزید کہا۔ ویسے بھی جہیز کا ساز وسامان لڑکی کی ملک ہوتا ہے۔ اگر لڑکے والوں کو اس سامان کی ضرورت نہیں ہے تو جہیز کا سامان اٹھا کر رکھ دیں اس کو استعمال ہی نہ کریں لیکن ہر چیز سے بے نیازی کا اظہار کرنا شکوک میں مبتلا کرتا ہے۔

عورت کو ناقص العقل بتایا گیا ہے۔ لیکن ثابت تو یہ ہو رہا ہے کہ ہم دو مرد

ناقص العقل ثابت ہوئے اور تم نے جو بات کہی وہ سولہ آنے درست ہے۔ جب ہم ہر چیز کو ٹھکرائیں گے تو پھر یہی حشر ہوگا کہ ہمارے لڑکوں میں کمی بھی جائیگی۔

اس کے بعد ایک دوسری جگہ پیغام ڈالا گیا۔ ہم دونوں ہی گئے۔ وہاں پہنچے تو لڑکی کے باپ نے جو کوٹ پتلون میں تھے۔ سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے پوچھا۔

کیا تمہارا لڑکا شراب پیتا ہے۔؟

میں نے کہا ہرگز نہیں۔

انہوں نے پوچھا کہ کیا سگریٹ نوش کرتا ہے۔

میں نے کہا بالکل نہیں۔

انہوں نے پوچھا۔ کیا جوا کھیلتا ہے۔ کیا سٹہ لگاتا ہے۔؟

میں نے کہا۔ بالکل نہیں بالکل نہیں ہرگز نہیں۔؟

تو کیا آپ کا بیٹا کسی لڑکی سے رومانس کر چکا ہے۔

ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا آخر اس طرح کے سوالات تم کیوں کر رہے ہو ہمارے بیٹے میں اس طرح کا کوئی عیب نہیں ہے۔

تو پھر مجھے سوچنا پڑے گا۔ کیونکہ میں اپنی بیٹی کی شادی ایسے لڑکے سے نہیں کر سکتا جو اس قدر دقیانوسی ہو۔

تو کر لو کیا کرو۔ میں نے صوفی عجیب و غریب کو گھورتے ہوئے کہا۔ آج کے دور میں نیک ہونا اور صاحب کردار ہونا بھی ایک عیب ہے۔

ہم یہاں سے بھی شکست خوردہ ہو کر واپس آگئے اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ جب سماج بگڑ جاتا ہے تو لوگوں کے خیالات اور لوگوں کی سوچ و فکر کس قدر گندی ہو جاتی ہے۔

صوفی عجیب و غریب کے چہرے پر فکر و تشویش کی آندھیاں چلنے لگیں اور وہ افسردگی کی دلدل میں سر سے پاؤں تک دھنس گئے۔ میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ کہ صوفی جی اب سچ سے کام نہیں چلے گا۔ یہ معاشرہ سچ کے مٹھاس کو نگل نہیں پاتا۔ اس کو تو جھوٹ کا زہر ہی راس آتا ہے وہ زہر خواہ ضمیر کو اور ایمان کو موت کے گھاٹ اتار دے لیکن جھوٹ ہی اس معاشرے میں لوگوں کی اصلی خوراک ہے۔ اب میں ایک خاندان میں تمہیں لے چلوں گا اور میں ہی تمہارے بیٹے کا صحیح تعارف جھوٹ بول کر کراؤں گا اور انشاء اللہ بات پکی ہو جائے گی۔ چنانچہ ایک ہفتے کے بعد ہم ایک پٹھان برادری سے مخاطب تھے۔ میں نے صوفی عجیب و غریب کے صاحب زادے سرفراز احمد کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ان کے پیغامات منسٹروں کی بیٹیوں سے بھی برابر آرہے ہیں لیکن ہمیں اتنی اونچی اڑان نہیں اڑنی اور شہر کا بڑا اچھا گھرانہ ان کے صاحب زادے کو اپنا داماد بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ ایک جگہ سے ایسا پیغام بھی آیا ہے کہ انہوں نے کار دینے کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ ۳ ٹرک بھر کر وہ جہیز بھی دینے کی بات کر رہے ہیں لیکن ہمیں ان کی لڑکی پسند نہیں ہے۔ آپ کی لڑکی کو ہمارے بیٹے نے خواب میں دیکھ لیا تھا بس اسی دن سے وہ آپ کی بیٹی سے شادی کرنے کی رٹ لگائے ہوئے ہے۔

لڑکی کے باپ نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب میری بیٹی کو آپ کے بیٹے نے ایک بار بھی نہیں دیکھا تو وہ خواب میں کیسے نظر آگئی اور جب خواب میں نظر بھی آگئی تو انہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میری بیٹی ہے۔

دیکھئے جناب میں نے مفتی اعظم کی حیثیت سے کہا کہ خواب کی دنیا بہت وسیع ہے۔ خواب میں کسی انسان کے اندر تک کی چیزیں بھی نظر آسکتی ہیں۔ میرا مطلب یہی ہے کہ جو چیز کبھی آنکھ سے حقیقت میں نہ دیکھی ہو وہ بھی صاف طور پر نظر آسکتی ہے۔

چلو ٹھیک ہے۔ "انہوں نے ہماری بات مان لی۔" پھر وہ بولے تو کیا آپ کے بیٹے کو ہماری بیٹی سے محبت ہو گئی ہے۔

میں نے عرض کیا کہ جناب یہ دور کیا ہے، اس دور میں محبت ہو جانے میں دیر نہیں لگتی۔ پہلے تو کسی سے محبت کرنے سے پہلے بھی سو بار انسان سوچتا تھا جب کہ اس زمانہ میں محبت کی نہیں جاتی تھی خود بخود ہو جاتی تھی لیکن موجودہ زمانہ میں انسان محبت کرنے کے بعد بھی نہیں سوچتا کہ اس نے محبت کیوں کی اور اس محبت کا انجام کیا ہوگا۔ اس لئے محبت کے بارے میں کچھ سوچنے سے بہتر یہ ہے ہم محبت کرنے والوں کو بس ملانے کی ٹھان لیں اس سے دل ٹوٹنے سے محفوظ رہیں گے۔

صوفی عجیب و غریب نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے بیٹے کے پیغام کویت، برطانیہ سے بھی آئے ہیں لیکن ہم نے ادھر دھیان نہیں دیا۔

اس کے بعد میں نے فی سیکنڈ ایک درجن جھوٹ کے اعتبار سے اپنی زبان چلا دی اور تعریفوں کے وہ پل باندھے کہ ان کی پردہ نشین خواتین تک پردے توڑ توڑ کر روبرو آگئیں اور عش عش کرنے لگیں اور اللہ قسم اسی محفل میں بات چیت پکی ہو گئی۔ جب ہم دونوں کامیاب ہو کر اپنے گھر واپس ہوئے تو میں نے صوفی عجیب و غریب سے کہا۔ دیکھا آپ نے آج دنیا جھوٹ کی دنیا ہے آج سچ بول کر انسان لال بجھکڑ محسوس ہوتا ہے اور اس کے ہاتھوں کے طوطے روزانہ بس اڑتے ہی رہتے ہیں۔

صوفی عجیب و غریب تو اپنے گھر چلے گئے اور میں اپنے گھر آگیا۔ مجھے خوش بخوش دیکھ کر بانو نے کہا۔ کیا آج میدان فتح ہو گیا۔

بیگم تمہاری دعاؤں سے ہم نے جم کر اتنے جھوٹ بولے کہ میں جھوٹ

بولتے ہوئے خود شرمندہ ہو گیا

آپ تو کبھی نہیں سدھریں گے۔

بیگم ہم نے تو کئی بار سدھرنے کی ٹھان لی تھی لیکن یہ دنیا یہ بگڑا ہوا سماج مجھے سدھرنے نہیں دے گا۔

ایک بات یاد رکھو، جھوٹ بول کر جیتنے سے بہتر وہ ہار ہے جو سچ بول کر ملی ہو اور یاد رکھو کہ جھوٹ وقتی طور پر خوش مند کرتا ہے اور سچائی انسان کو ہمیشہ کے لئے سکون عطا کرتی ہے۔

بیگم تمہیں تو آج سے ۱۰۰ سو برس پہلے پیدا ہونا چاہئے تھا۔ آج کے دور میں گریجویٹ سے لے کر با شرع لوگ تک جی کھول کر جھوٹ بول رہے ہیں اور سب کے سب کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ اب انہیں ہی دیکھو سچ بول کر مسلسل ناکام ہو رہے تھے ایک ہی محفل میں جم کر جھوٹ بولا اور صوفی جی کے بیٹے کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے تو بات پکی ہو گئی۔ اور جب "بانو بولی" شادی کے بعد لڑکی اور اس کے خاندان والوں کو پتہ چلے گا کہ لڑکے میں اتنی خوبیاں نہیں ہیں جتنی بتائی گئی تھیں تو پھر کیا ہوگا۔؟

کیا ہوگا؟ کوئی طلاق تھوڑی مانگ لیں گے۔؟

طلاق تو نہیں مانگیں گے۔ جھگڑے تو شروع ہو جائیں گے۔

بیگم تم سچ بول رہی ہو لیکن سچ بول کر ہمارا معاشرہ سدھرنے والا نہیں۔ تو کیا آپ کے جھوٹ سے سدھر جائے گا۔ نہیں میں نے کہا لیکن جھوٹ سے وہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے جو سچ نہ بولنے کی قسم کھا چکے ہیں

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۱۳

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

انسان ہزار داستان اور گیدڑ کا مناظرہ

جب مکھیوں کا وکیل اپنے کلام سے فارغ ہوگیا تو جنات کے بادشاہ نے اس کی تعریف کی اور پھر انسانوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس نے جو کچھ کہا تم سب نے سن لیا۔ اب تمہارے پاس کچھ کہنے کو ہو تو اس کی اجازت ہے۔ یہ سن کر ایک اعرابی شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ ہم انسانوں میں بے شمار فضیلتیں اور خصلتیں ایسی موجود ہیں کہ جن کی بنا پر ہمارا دعویٰ برحق ثابت ہوجاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ خصلتیں اور فضیلتیں بیان کرو کہ وہ کیا ہیں؟

اعرابی نے کہا کہ ہماری زندگی انتہائی آرام وراحت کے ساتھ گزرتی ہے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں کھانے کی بھی میسر ہیں جن کا عشر عشیر بھی جانوروں کو نصیب نہیں۔ میوؤں کا مغز اور گودا ہمارے کھانے میں آتا ہے اور پوست اور گٹھلی یہ سرے جانور کھاتے ہیں اس کے علاوہ طرح طرح کی چیزیں بالوشاہی، قلاقند، برفی، جلیبی، شیرمال، قورمہ، بریانی، تنجن وغیرہ ہم اڑاتے ہیں اور یہ بے چارے جانور، گھاس اور پتوں پر گزر کرتے ہیں۔ یہ جانور ننگے فرش پر سوتے ہیں اور ہم انسان قالین اور اعلیٰ درجہ کی مسہریوں پر دراز ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے ناچ گانے اور طرح طرح کے کھیل کود ہیں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں اور جانوروں کے لئے کوئی تفریح کا سامان نہیں ہے۔ ہم عمدہ قسم کے لباس میں رہتے ہیں اور یہ جانور ننگ دھڑنگ پھرتے ہیں اور نیکر چڈی تک انہیں نصیب نہیں۔ ان کے پوشیدہ اعضاء کا تماشہ ہر وقت دیکھا جاسکتا ہے اور یہ سب باتیں کھلے طور پر اس بات کی دلیلیں ہیں کہ ہم مالک ہیں اور یہ جانور غلام اور محکوم۔

پرندوں کا وکیل ہزار داستان بولا۔ یہ انسان اپنی نعمتوں پر اتراہٹ کا اظہار کرتا ہے لیکن یہ شاید اس بات سے بے خبر ہے کہ حقیقت میں ان کے لئے بہت رنج اور عذاب ہے، بادشاہ نے کہا کہ وہ کیوں کر؟

ہزار داستان نے کہا وہ اس لئے کہ یہ اس طرح کے آرام کے لئے ہزار طرح کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں۔ زمین کھودنا، ہل جوتنا، پانی کھینچنا، پھر اناج کاٹنا اسے پیسنا، آٹا گوندھنا، روٹی پکانا وغیرہ اور جو لوگ محنت کے کام نہیں کرپاتے وہ بھی عمر کا ایک حصہ پڑھنے لکھنے میں اور اسکول مدرسوں کے چکر میں گزارتے ہیں پھر کسی دفتر وغیرہ میں تمام دن جھک مار کر اپنی تنخواہ ہری کرتے ہیں تب جاکر کچھ عیش کرتے ہیں اور جو اس قابل بھی نہیں ہوتے وہ عیش وآرام کے لئے چوریاں کرتے ہیں، جیب کاٹتے ہیں، جوا کھیلتے ہیں اور انسانوں کی ایک جماعت وقتی آرام کے لئے دوسروں کے سامنے ہاتھ بھی پھیلاتے ہیں اور گداگری کا پیشہ اختیار کرلیتی ہے اور پھر ہوتا یہ ہے کہ انسان اس طرح کے جتن کے بعد جو کچھ جمع کرتا ہے وہ اس کے مرنے کے بعد ورثاء ہڑپ کرجاتے ہیں اور مال وراثت پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے ہیں۔ آخر ایسے آرام سے کیا فائدہ جس کو پانے کے لئے ہزار طرح کے جھمیلوں میں پڑنا پڑے اور انجام کار پھر بھی اس آرام سے ہاتھ دھونا ضروری ہو۔ اس سے بہتر تو ہم جانور ہیں۔ بے شک ہم گھاس پھوس کھاتے ہیں، پتے چباتے ہیں، نالیوں کا پانی پیتے ہیں لیکن ہم میں سے نہ کوئی چور ہے اور نہ کوئی کسی کا مال ہڑپ کرنے والا۔ ہم میں سے ایک بھی جانور ایسا نہیں ہے جسے روزی کی فکر ستاتی ہو جو مل جاتا ہے اسی پر قناعت کرتے ہیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں، رات آتی ہے تو زمین پر لیٹ کر سوجاتے ہیں، انسانوں کی طرح بستروں اور تکیوں کی جستجو نہیں کرتے۔ ہماری غذا محدود ہے اس لئے ہماری بیماریاں بھی محدود ہیں اور انسان چونکہ طرح طرح کی چیزیں کھاتے ہیں اس لئے طرح طرح کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دردسر، بخار، پھوڑا، پھنسی، چیچک، پیچش، مروڑ، ٹی۔ بی، کینسر اور فالج جیسی بیماریوں سے ہم جانور ہر طرح سے محفوظ ہیں۔ اور اس کے بعد ان انسانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ بڑے ہیں اور ہم چھوٹے انہیں ایسا دعویٰ کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔

اعرابی نے جواب دیا او بے وقوف، بیماری کی خصوصیت صرف ہمارے واسطے نہیں جانور بھی بہت سی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

ہزار داستان نے کہا۔ ہمیں اعتراف ہے لیکن جانور جو بیمار ہوتے ہیں صرف آمیزش اور اختلاط سے۔ جانور صرف وہی بیمار ہوتے ہیں جو انسانوں میں رہتے ہیں۔ کتے بلیاں، کبوتر جو انسانوں کی صحبت میں رہتے ہیں وہی بیمار پڑتے ہیں وہ زیادہ تر انسانوں کی جھوٹی غذا کھاتے ہیں اور خدا کے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں اور وہ جانور جو جنگل میں رہتے ہیں اور معمولی غذا استعمال کرتے ہیں وہ صحت مند رہتے ہیں۔ اس لئے کہ آزادی کی دال غلامی کی پلاؤ سے بہتر

ہے۔ جنگل کے جانور جنگلی غذا کھا کر آزادی سے گھومتے ہیں اور مست رہتے ہیں اور پالتو جانور عمدہ غذائیں کھاتے ہیں لیکن ان کو چونکہ گھومنے پھرنے کا موقعہ نہیں ملتا لہذا کھا کھا کر بھی مریض رہتے ہیں اور دن بدن دبلے ہوتے رہتے ہیں اور جہاں تک کھانے کی نعمتوں کا معاملہ ہے تو تمہارے یہاں سب سے زیادہ مفید غذا نفیس شہد ہے اور یہ شہد مکھیوں کے لعاب سے تیار ہوتا ہے۔ پھر آخر تم کس چیز پر فخر کرتے ہو۔؟ رہے پھل اور اناج وغیرہ تو ان کے استعمال میں ہم تم برابر کے شریک ہیں۔ جس وقت تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم بہشت میں رہتے تھے اور پھل وغیرہ استعمال کرتے تھے اس وقت ہمارے بھی آباؤ اجداد بہشت میں مقیم تھے اور پھل اور پھول کے استعمال کی انہیں بھی کھلی اجازت تھی۔ اس کے بعد جب تمہارے جدِ اعلیٰ نے خدا کی نافرمانی کی تو انہیں جنت سے نکال کر زمین پر ڈال دیا گیا۔ جہاں نہ پھل تھے نہ پھول اور نہ گھاس پتے۔ زمین چٹیل میدان تھی اور ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔ چنانچہ تمہارے جدِ اعلیٰ رو رو کر اپنی غلطی کی معافی مانگتے رہے اور جب خدا نے ان کی غلطی کو معاف کیا تو صاف صاف یہ بھی کہہ دیا کہ اب اگر خدا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا ہے تو زمین کھود کر ہل چلاؤ، اناج پیدا کرو اور کھاؤ۔ اس طرح اس دنیا میں آتے ہی انسان کو محنت اور مشقت پر مجبور کیا گیا۔ لیکن انسانوں کی سخت دلی کا یہ حال ہے کہ کچھ دنوں تک ٹھیک رہے اور اس کے بعد وہی پکڑ دھکڑ اور دوسروں کو ستانا اور گرفتار کرنا جیسی حرکتیں شروع کر دیں اور پھر رفتہ رفتہ خدا کو بھول گئے۔

اور تم یہ کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے ہیں ناچ رنگ کی محفلیں سجاتے ہیں۔ عیش و عشرت کے مزے لوٹتے ہیں، قسم قسم کے لباس اور طرح طرح کے زیورات استعمال کرتے ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہم استعمال کرتے ہیں جو جانوروں کو میسر نہیں ہیں تو یہ حقائق بلاشبہ قابلِ تسلیم ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی مسلم ہے کہ ان بہت ساری نعمتوں کی وجہ سے تم عتاب و عذاب میں مبتلا رہتے ہو۔ خوشی کے بعد تمہیں غم سے بھی دو چار ہونا پڑتا ہے تم اگر خوشی کی محفلیں سجاتے ہو تو تمہیں ماتم کی مجلسیں بھی منعقد کرنی پڑتی ہیں کوئی دن تم پر خوشی اور راحت کا گزرتا ہے اور کوئی دن غم اور مصیبت کا۔ کبھی تم ہنستے کبھی تم روتے ہو، کبھی قہقہہ لگاتے ہو، کبھی آہیں بھرتے ہو۔ بلاشبہ تم طرح طرح کے زیورات استعمال کرتے ہو لیکن طوق و سلاسل بھی تمہارے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ تم عمدہ قسم کے لباس پہنتے ہو لیکن مختلف قسم کی جسمانی اذیتیں بھی تمہیں اٹھانی پڑتی ہیں میری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ اگر تمہارے لئے راحتوں کے سامان پیدا کئے گئے ہیں تو رنج اور مشقتیں بھی تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں ہم اگر بہت سی نعمتوں سے محروم ہیں تو بے شمار تکلیفوں سے بھی محفوظ ہیں۔ اس لئے ہم خدا کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں کچھ انعامات سے محروم کر کے طرح طرح کی اذیتوں سے بچا لیا اور تمہارا حال یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر

نہیں کرتے۔ اسی طرح اتراتے ہو جیسے تمہاری پیدا کردہ ہیں اور جب یہ نعمتیں تم سے چھن جاتی ہیں تو تمہیں صبر کی توفیق نہیں ہوتی۔ تم اپنے پیدا کرنے والے کی مشیت و قدرت ہی پر تنقید شروع کر دیتے ہو اس پر بھی تم یہ کہتے ہو کہ تم بڑے ہو اور ہم چھوٹے تم حاکم ہو اور غلام آپ ہے ایسے خیال اور تصور پر افسوس ہے اس سوچ پر جو تمہیں وراثت میں ملی ہے۔

بادشاہ نے وکیل سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی اور دلیل ہے اعرابی بولا۔ ہمارے اندر اور بے شمار خوبیاں ایسی ہیں جو ہمارے دعویٰ کو برحق ثابت کرتی ہیں۔

بادشاہ نے کہا انہیں بیان کرو۔

اب ایک اعرابی شخص کھڑے ہو کر بولا۔ اللہ نے ہم کو انواع قوم کی بڑائیاں اور عظمتیں عطا کیں جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کیں۔ نبوت، وحی اور اپنے کلام کی دولتوں سے نوازا۔ ہمارے اندر انبیاء بھیجے گئے جو ہماری طرح انسان تھے ہمیں حلال و حرام کی تمیز دی گئی اور ہمیں عبادات کرنے کی عمدہ صلاحیتیں بخشی گئیں اور ہمیں حکومت و سلطنت سے بھی سرفراز کیا گیا۔ یہ سب فضیلتیں اور نعمتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہم مالک ہیں اور دوسری مخلوقات محکوم۔

ہزار داستان نے کہا۔ اگر تم غور و فکر سے کام لیتے تو خود اس نتیجہ پر پہنچتے کہ یہ تمام چیزیں تمہارے لئے عذاب و عتاب کا سبب بنتی ہیں۔

بادشاہ نے کہا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔

ہزار داستان نے کہا۔ اے بادشاہ محترم، جب پیغمبروں نے انسانوں کو یہ سمجھا دیا کیا صحیح ہے کیا غلط، تو پھر ان کا کسی غلطی میں مبتلا ہونا خدا کے غصہ کو دعوت دینا ہے۔ ہم خدا سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم حلال و حرام کی پرواہ کیسے کرتے جب ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ حرام کیا ہے اور حلال کیا ہے اور پتہ ہوتا بھی کیسے۔ جب ہمارے اندر ایک بھی نبی نہیں بھیجا گیا۔ لیکن انسان خدا کے روبرو کیا بول سکے گا۔ جب خدائے برتر خود یہ فرمادیں گے کہ ہم نے تمہاری اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے پیغمبر بھیجے اس کے باوجود تمہاری نسلیں کی نسلیں گمراہ ہوگئیں۔ تو جس بات پر یہ فخر کر رہے ہو یہی بات ان کے لئے سزا و عتاب کا وسیلہ بھی بن سکتی ہیں۔

عبرانی بولا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سے خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہماری خطائیں معاف کرنے کے بہانے تلاش کر لئے ہیں۔ خدائے برتر خود یہ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں اور نیکیاں اسی لئے پیدا کی گئی ہیں تا کہ وہ برائیوں کو کھا جائیں۔

ہزار داستان نے کہا اور اسی لئے ہمیں عبادات پر مجبور نہیں کیا گیا کہ

چونکہ جب ہم گناہ ہی نہیں کرتے تو ہمیں عبادت کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ عبادات کی ضرورت انسانوں کو پڑتی ہے کہ وہ گناہ کر کر کے اپنے قلوب کو کالا کر لیتے ہیں۔ اگر انسان عبادت نہ کرے تو ان کے دل پتھر ہو جائیں۔ نماز تم پر اس لئے فرض کی گئی تاکہ تمہارے جسم کی اصلاح ہو اور زکوٰۃ اس لئے فرض کی گئی ہے تاکہ تمہارے دلوں سے مال کی محبت ختم ہو جائے اس لئے تم مال کی محبت میں بری طرح گرفتار رہتے ہو۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور چونکہ ہم مال کی محبت سے پاک صاف ہیں اور ہم ننانوے کے پھیر میں پڑنے سے بالکل محفوظ ہیں۔ اس لئے ہم پر زکوٰۃ اور خیرات فرض نہیں کئے گئے۔ اب رہی وحی کی بات تو وہ صرف انسانوں پر نازل نہیں ہوئی بلکہ وحی جانوروں پر بھی نازل ہوتی رہی ہے۔ قرآن اس کی شہادت دیتا ہے فرمایا گیا ہے۔ وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنی خدا نے وحی کے ذریعہ مکھی سے کہا کہ پہاڑ پر گھر بنا۔ قرآن حکیم کی اس شہادت کو کون جھٹلا سکتا ہے۔؟ اور یہ جو انسان دعویٰ کرتا ہے کہ ہمیں عبادت تسبیح وتہلیل کی توفیق بخشی ہے۔ تو انسان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر مخلوق کی عبادت اور تسبیح کا اپنا ایک انداز ہے جس سے صرف وہی باخبر ہے۔ جیسا کہ خدا نے اپنی آخری کتاب میں فرمایا ہے۔ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ۔ کہ ہر جانور اپنی تسبیح اور نماز سے واقف ہے اور انسان جو یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہیں عقل وفراست عطا کی گئی ہے تو یہ دعویٰ بھی صرف چرب زبانی کا شاخسانہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان نے عقل جانوروں سے حاصل کی ہے ہم بہت سی مثالوں سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے اس وقت میں صرف ایک مثال دینے پر اکتفا کروں گا وہ مثال یہ ہے کہ جب آدم کے دو بیٹوں میں ایک عورت کی وجہ سے جھگڑا ہوا اور قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر ڈالا تو پھر اس کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ہابیل کی لاش کا کیا کرے۔؟ قابیل اپنے بھائی کی لاش کو سر پر اٹھائے پھرتا رہا۔ پھر اس کی نظر اچانک ایک کوے پر پڑی اس نے دیکھا کہ کوا اپنے مرحوم بھائی کو زمین میں دفن کر رہا ہے تب جا کر قابیل کی یہ بات سمجھ میں آئی کہ زمین کھود کر دفن کیا جائے۔ چنانچہ قابیل نے یہ منظر دیکھ کر کہا قَالَ يٰوَيْلَتٰى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ۔ یعنی افسوس کہ ہمیں اس کوے کی برابر بھی عقل نہیں اور قابیل نے انتہائی شدید انداز میں اپنی عاجزی کا اور ندامت کا اظہار کیا تو اے بادشاہ! انسانوں نے بے شمار کاموں کی عقل اور سلیقہ جانوروں سے سیکھا ہے تو پھر اس پر گھمنڈ کیوں کرتے ہو کہ بس ہم ہی عقل مند اور صاحب سلیقہ ہیں۔ حالانکہ ان کے بڑوں نے جانوروں سے سلیقے سیکھے ہیں۔

ہزار داستان جب خاموش ہو گیا تو بادشاہ نے انسانوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا اب تم کیا کہتے ہو۔؟

ایک عراقی شخص کھڑے ہو کر بولا۔ ابھی اور بھی بہت سی خصوصیات ایسی ہیں کہ جن کی بنا پر ہم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم مالک ہیں اور یہ جانور ہمارے غلام ہیں۔ چنانچہ ہمارے لئے مالک حقیقی نے انواع واقسام کے لباس دوشالہ کمخواب، ریشم، جامدانی نور یا چارخانہ قالین چاندنی وغیرہ جیسے کپڑے پیدا کئے ہم ان کے ذریعہ ستر پوشی بھی کرتے ہیں اور زینت بھی حاصل کرتے ہیں جب کہ ان جانوروں کو نہ کپڑے میسر ہیں، نہ قالین فرش اور نہ چادر نہ پردے وغیرہ میسر ہیں یہ تو بے چارے کھڑی زمین پر ننگ دھڑنگ غلاموں کی طرح پڑے پھرتے ہیں اور یہ نعمتیں خود اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ نے ہم کو سربلند اور ان جانوروں کو سرنگوں کیا ہے۔

بادشاہ نے جانوروں کی طرف دیکھ کر کہا۔ واقعتاً طرح طرح کی زینتیں انسان کی برتری کو ثابت کرتی ہیں اور تم ان زینتوں سے بالکل محروم ہو تو اب تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو۔؟

درندوں کے وکیل گیدڑ کلیلہ نے کہا۔ تم جن کپڑوں پر اترا رہے ہو یہ پہلے زمانہ میں کہاں تھے۔؟ یہ لباس تو تم نے جانوروں سے چھینے ہیں۔

ایک آدمی بولا یہ سراسر الزام تراشی ہے۔

کلیلہ نے کہا یہ الزام تراشی نہیں ہے۔

آدمی نے کہا تو پھر تو اپنی بات کو عقل وفہم کی روشنی میں ثابت کر۔

کلیلہ نے جواب دیا تاریخ گواہ ہے جب آدم اور حوا کو جنت کے لباس سے محروم کر کے زمین پر اتارا گیا تو وہ درختوں کے پتوں سے اپنے بدن کے پوشیدہ مقامات کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے چنانچہ عرصہ دراز تک انسان درختوں کے پتوں اور چھالوں سے اپنا جسم چھپاتے رہے اور انہوں نے نرم ونازک لباس حاصل کر لئے اس طرح کہ بعض کیڑے اپنا لعاب پہاڑوں اور درختوں پر ڈال دیتے تھے اور اس سے مخمل تیار ہوتا تھا۔ انسانوں نے ریشم اور حریر کا لباس اس مخمل سے تیار کیا اس پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانوں نے یہ لباس جانوروں کے تن سے ظلم وستم کے ساتھ حاصل کیا ہے اور آج بھی یعنی اس دور ترقی میں بھی انسان موسم سرما میں جو اونی لباس پہنتا ہے وہ جانوروں کی کھال سے ہی تیار ہوتا ہے گویا کہ انسان کو ہمارا مرہون منت ہونا چاہئے نہ یہ کہ ہم انسانوں کے مرہون منت ہوں اور ہمارا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کھالوں ہی کو ہمارے لباس کے طور پر بنایا ہے ہمیں لباس کی حاجت نہیں، رہی زینت کی بات تو ہم جانوروں کی کھالیں اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنائی ہیں جو دیکھنے میں خوشنما محسوس ہوتی ہیں جب کہ انسان کی کھال میں کوئی کشش نہیں ہے، خوبصورت سے خوبصورت انسان بھی اگر ننگا ہو کر کھڑا ہو جائے تو خود

انسانوں کو برا نظر آنے لگتا ہے اسی لئے انسان کو لباس کی ضرورت ہے اور بعض انسان جو صاف طور پر بدصورت ہوتے ہیں لیکن اچھے قسم کا لباس زیب تن کرکے خوبصورت نظر آنے لگتے ہیں تو ان کی خوبصورتی اسے کیا فائدہ جو لباس اور کپڑے کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ ہماری خوبصورتی قدرتی ہے جو کسی لباس کی محتاج نہیں اللہ نے ہمیں لباس کی ضرورت سے محفوظ کرکے ہم پر بہت بڑا انعام کیا ہے تمہیں لباس کا محتاج کرکے تمہارے اوپر اپنا عتاب نازل کیا ہے تم ہر وقت لباس ہی کے غم میں لگے رہتے ہو محنت ومشقت سے کپڑا حاصل کرتے ہو پھر اسے سلواتے پھرتے ہو، کچھ دن استعمال کرتے ہو تو پھر وہ میلا ہوجاتا ہے پھر اس کو دھلوانے کی فکر شروع ہوجاتی ہے یہ عتاب نہیں تو اور کیا ہے۔؟ اور ہم ان تمام جھگڑوں سے آزاد کر دیے گئے ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمارے لئے سہولت رکھی ہے اور تمہارے لئے مشقت اور پریشانی۔ اور تم مرتے دم تک اسی پریشانی میں مبتلا رہتے ہو اور دراصل یہ پریشانی اس بھول کی سزا ہے جو تمہارے جداعلیٰ نے جنت میں کی تھی اور جس کی وجہ سے انہیں جنت سے خارج کردیا گیا تھا۔

کلیلہ یہ کہہ کر چپ ہوگیا تو بادشاہ نے کہا کہ انسانوں کے جداعلیٰ کی جس بھول کی طرف تو نے اشارہ کیا ہے اسے بھول کو تفصیل سے بیان کر۔ کلیلہ نے کہا۔ انسانوں کے جداعلیٰ آدم اور ان کی بیوی حوا جنت میں مزے کرتے تھے، جنت کے عمدہ میووں اور پھلوں سے مستفیض ہوتے تھے، کوئی غم اور فکر نہ تھا لیکن اللہ کی طرف سے یہ تاکید تھی کہ جہاں چاہے جاؤ اور جو چاہے کرو لیکن گیہوں کے درخت کے قریب مت جاؤ۔ اگر تم اس درخت کے قریب گئے اور تم نے اس کا پھل کھالیا تو تم جنت سے نکال دیے جاؤ گے اور ان تمام نعمتوں سے محروم کردیے جاؤ گے جو تمہیں میسر ہیں۔ کچھ دنوں تک آدم اور حوا اس درخت کے قریب نہیں گئے لیکن ایک دن پھر شیطان کے بہکانے سے انہوں نے اس درخت کے قریب جا کر اس کا پھل کھالیا۔ چنانچہ فوراً ہی وہ جنت کی پوشاک سے محروم کردیے گئے اور پھر انہیں بطور سزا زمین پر اتار دیا گیا کافی مدت کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ لیکن قیامت تک آدم اور حوا کی اولاد مختلف قسم کی مشقتوں کا شکار رہے گی۔ اگر آدم سے بھول نہ ہوتی تو آدم اور ان کی اولاد کو آج یہ مصائب برداشت نہ کرنے پڑتے۔

کلیلہ کی یہ گفتگو سن کر ایک آدمی نے جھلا کر کہا کہ تمہیں یہ بات نہ بھولنی چاہئے کہ تم ہم سے بات کر رہے ہو۔

کلیلہ نے کہا۔ حضور ارادہ کس لئے۔؟

اس آدمی نے کہا کہ تم جانوروں میں سب سے زیادہ حریص اور بے شرم ہو اور اتنے بدذات ہو کہ جانوروں میں کوئی اتنا بدذات ہے ہی نہیں تمہاری ذات سے درندوں کو بھی نقصان کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تم ہر وقت انہیں پھاڑ کھانے کی فکر میں لگے رہتے ہو اور تمہاری دیکھا دیکھی بعض دوسرے درندے بھی حیوانات کو پھاڑتے ہیں ان کی ہڈیاں توڑتے ہیں، ان کا لہو پیتے ہیں۔

کلیلہ نے کہا کہ ہم اگر ایسا کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے کہاں سے سیکھا ہے، کبھی تم نے اس پر بھی غور کیا۔؟

آدمی نے کہا۔ تم فطری طور پر خبیث النفس ہو اور طبعی طور پر ذلیل ہو۔

کلیلہ نے کہا۔ تم غلط کہتے ہو اصل بات یہ ہے کہ یہ بری عادتیں ہم نے تم سے سیکھی ہیں۔ ورنہ ہم اس طرح کی برائیوں سے پہلے قطعاً ناواقف تھے۔ آدم کی پیدائش سے پہلے ہم زندہ جانوروں کا شکار نہیں کرتے تھے بلکہ جب کوئی جانور مرجاتا تھا تو اس کو کھالیا کرتے تھے ہاں اگر کافی دنوں تک کوئی مردار ہمیں نہ نظر آتا اور ہم اضطرار کی حالت تک پہنچ جاتے تو پھر ایک آدھ ہلکا پھلکا سا شکار کرلیا کرتے تھے جس پر کوئی معترض نہ ہوتا تھا۔ لیکن آدم کی اولاد کے بعد جب ہم نے دیکھا کہ گدھے گھوڑے، بکرے، مینڈھے گرفتار ہونے لگے اور تم شکار کرکرکے جنگل کے جانوروں کو نمٹانے لگے نہ تم نے زندوں کو چھوڑا نہ مردوں کو۔ تو پھر ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگئی اور ہمیں بھی اپنا پیٹ بھرنے کے لئے زندہ جانوروں کا شکار کرنا پڑا۔ اور تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم شقاوت قلبی میں مبتلا ہیں تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہم سے زیادہ تم بے رحمی اور شقاوت قلبی کا شکار ہو، انسانوں سے زیادہ سخت دل کوئی مخلوق نہیں ہے تم حیوانوں کو چھریوں سے ذبح کرتے ہو پھر انتہائی بے دردی کے ساتھ ان کی ہڈیاں توڑتے ہو، کھال کھینچتے ہو انہیں سلاخوں پر پرو کر آگ پر بھونتے ہو ان کے دل وجگر کے کباب بناتے ہو اور پھر مزے لے لے کر انہیں کھاتے ہو اور تم بالکل ان کے پس ماندگان پر ترس نہیں کھاتے۔ یہ سب باتیں شقاوت قلبی ہی کی علامت ہیں اور یہ سب باتیں ہم نے تم سے ہی سیکھی ہیں جانوروں کو تم سے ادنیٰ فائدہ نہیں کرتے ہو ان کے ذریعہ شکار کھیلتے ہو، ان کو ذبح کرتے ہو، ان کا گوشت اڑاتے ہو، ان کی کھال کا لباس بناتے ہو، اس طرح کے بے شمار فائدے تم کو پہنچتے ہیں اور تم سے ایک فائدہ بھی کسی جانور کو نہیں پہنچتا۔ تمہارا کوئی ساتھی مرتا ہے تو تم اس کو مٹی میں دفن کردیتے ہو، اس طرح نہ تمہارے زندوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں نہ مردوں سے۔ اس لئے اگر تم اپنے مردوں کو دفن نہ کرو تو شاید ہم دو چار روز اپنی روزی سے بے فکر ہوجائیں لیکن تم کہاں ہمیں فائدہ پہنچانے والے اور تمہارا حال تو یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے ہو۔ اقتدار اور مال ودولت کی خاطر ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہو جب کہ کوئی جانور اقتدار کی خاطر اپنے بھائی کی گردن نہیں کاٹتا۔ اگر تھوڑا سا غور وفکر سے کام لو تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ درندے انسانوں سے کہیں زیادہ بہتر اور بے ضرر ہیں۔

اس پر انسانوں کے وکیل نے کہا۔ خواہ مخواہ زبان چلا رہا ہے یا اس پر کوئی دلیل بھی ہے یا صرف بکواس ہی کا نام مناظرہ ہے؟ کلیلہ نے کہا۔ انسانوں میں جو عابد وزاہد اور اللہ کے ولی ہوتے ہیں وہ دنیا اور دنیا والوں سے قطع تعلق کر کے درندوں کی بستی میں یعنی پہاڑوں میں آکر بیٹھ جاتے ہیں وہ انسانوں سے گھبرا کر آتے ہیں اور بے خوف وخطر جانوروں کی بستی میں مقیم رہتے ہیں اور کوئی درندہ انہیں نہیں پھاڑتا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ رابعہ بصریؒ جو اللہ کی ولی تھیں وہ جنگل کے بادشاہ شیر پر سوار ہو کر بے خطر پھرتی تھیں اور جنگل کا بادشاہ انہیں کچھ نہیں کہتا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اللہ کے نیک بندوں کو کچھ نہیں کہتے ہم اللہ کے نافرمانوں کو پھاڑتے ہیں اور وہ ہوتے ہی اس لائق ہیں کہ انہیں پھاڑ دیا جائے جو اللہ کا نافرمان ہے وہ سب سے بڑا ظالم ہے اور جو ظالم ہو وہ اس قابل ہے کہ اس کی تکا بوٹی کر دی جائے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے نُوَلِّی بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًا بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ یعنی ظالموں پر ہم نے ظالموں کو مسلط کیا ہے ان کے اپنے گناہوں کی وجہ سے۔

جس وقت کلیلہ اپنے کلام سے فارغ ہوا۔ شاہ جنات نے کہا۔ بے شک تو سچ کہتا ہے جو نیک لوگ ہیں وہ بدوں سے دور بھاگتے ہیں اور نیکوں سے الفت کرتے ہیں۔ اگر انسان شریر اور بدذات نہ ہوتے تو اللہ کے نیک بندے انسانوں کی بستی چھوڑ کر حیوانوں کی بستی میں آکر پناہ نہ لیتے۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہی شخص فتنے سے محفوظ رہے گا جو کسی ویرانے میں جا کر مقیم ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ویرانوں میں امن وامان ہے اور انسانوں کی بستیوں میں فتنے اور خرخشے ہیں۔ جنات کی ایک جماعت کی طرف سے اس کی پرزور تائید کی گئی اور سب نے بیک زبان کہا کہ واقعتا انسان اگر وہ برے ہوں تو وہ درندوں سے زیادہ بدتر اور نقصان پہنچانے والے ہیں اور اللہ کی بنائی ہوئی زمین پر وہ بہت بڑا بوجھ ہیں اور انسانوں کے بدترین طبقے پر قیامت قائم ہوتی ہے اور یہ بات پیغمبر آخر الزماںؐ نے ارشاد فرمائی ہے۔ یہ سن کر انسانوں کی گردنیں جھک گئیں وقت کافی ہو چکا تھا۔ عدالت پھر برخاست ہو گئی اور سب اٹھ کر اپنی اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلے گئے۔ (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے معجزے

کوئی بسم اللہ کو اس کی عظمت کا خیال کر کے لکھے تو اللہ کے ہاں مقربین میں لکھا جائے۔ عکرمہؓ سے روایت ہے کہ سب چیزوں سے پہلے اللہ تھا اور کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے نور پیدا کیا اور نور کے بعد لوح وقلم اور پھر قلم کو حکم دیا کہ جو کچھ تا قیامت ہونے والا ہے سب لوح پر لکھو۔ قلم نے پہلے جو کچھ لوح پر لکھا وہ بسم اللہ تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے امن والی قرار دیا۔ فرشتے اور کل اہل آسمان اس کو پڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی اس وقت انہوں نے فرمایا تھا اب میری اولاد عذاب سے محفوظ رہے گی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام جس وقت منجنیق میں تھے۔ بسم اللہ نازل ہوئی اور اس کی برکت سے آگ گلزار ہوئی۔ پھر ان کے بعد آسمان پر چلی گئی پھر حضرت سلیمانؑ پر نازل ہوئی اس وقت فرشتوں نے کہا کہ اب سلیمان علیہ السلام کا ملک پورا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام عباد وزیادہ میں اعلان کرو جس کو آیت ایمان سننی ہو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے۔ چنانچہ سب حضرت سلیمان کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت منبر پر چڑھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھ کر سنایا۔ سب خوش ہوئے اور عرض کیا کہ ہم گواہ ہیں کہ اے سلیمانؑ بن داؤد علیہ السلام بے شک تم اللہ کے رسول ہو اور پھر ان کے بعد آسمان پر چلی گئی اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور اسی کی برکت سے انہوں نے فرعون اور قارون کو مقہور ومغلوب کیا پھر ان کے بعد آسمان پر چلی گئی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے مریم کے فرزند تم جانتے ہو یہ کیا آیت ہے۔ حضرت عیسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار نہیں جانتا فرمایا۔ یہ آیت ایمان ہے۔ یعنی بسم اللہ کی رات دن چلتے پھرتے کھاتے پیتے غرض ہر حال میں مداومت کرو۔ قیامت کے روز جس کے نامہ اعمال میں یہ ہوگی اس کے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

بخار کے لئے

دائیں ہاتھ پر گنتے ہوئے بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں بند کر کے کھولتے جائیں اور بخار والے مریض کی پیشانی پر دم کرتے جائیں۔ انشاء اللہ پانچ مرتبہ اس عمل کرنے سے بخار اتر جائے گا۔ یہ عمل کرامت سے کم نہیں۔

قسط نمبر: ۹۱

یوناف نے پھر استفہامیہ انداز میں پوچھا کس کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اور دوسرے یہ کہ عزازیل اور اس۔ "اے ابلیکا پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ عارب، بیوسا اور عبیطہ اجودھیا شہر میں کہاں اور کے ساتھی اس وقت کہاں ہیں۔؟"

اس پر ابلیکا بولی۔ "اے یوناف، عارب، بیوسا اور عبیطہ اس وقت اجودھیا شہر کے مشرقی حصے میں ایک بوڑھی خاتون منتھرا کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور منتھرا نام کی یہ خاتون اکیلی ہی ہے اس کا خاوند مر چکا ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ لہٰذا عارب، بیوسا اور عبیطہ اس کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اور مزید یہ کہ منتھرا نام کی جو بڑھیا ہے اس کا تعلق اجودھیا شہر کے راجا دسرتھ کی رانی کیکئی کے میکے والوں کے قدیم خدمت گزاروں میں سے ہے۔ لہٰذا اس منتھرا کا راجا کے محل میں بھی آنا جانا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ عارب رام کو زیر کرنے کے لئے اور بدی کے پھیلاؤ کے لئے اس بوڑھیا منتھرا کو بھی استعمال کرے گا۔

اور اے یوناف جہاں تک عزازیل اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے تو عارب بیوسا اور عبیطہ کے ساتھ یہ گفتگو کرنے کے بعد عزازیل قب، خوفہ اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ وہاں سے چلا گیا تھا لیکن جاتے جاتے اس نے عارب کو بتا دیا تھا کہ وہ انہی سرزمینوں کے اندر مصروف کار رہے گا تاکہ بدی کی قوتوں کے سامنے رام کو زیر کیا جاسکے۔ اے یوناف اب بتاؤ تمہارا کیا خیال ہے۔؟"

اس پر یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے ابلیکا اب چونکہ تم مجھے پوری تفصیل کے ساتھ حالات بتا چکی ہو۔ لہٰذا میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں ابھی اور اسی وقت اجودھیا شہر کی طرف کوچ کروں گا اور وہاں نہ صرف یہ کہ رام کے ساتھ مل کر نیکی کے فروغ کا کام کروں گا بلکہ ان شیطانی اور بدی کی قوتوں کے خلاف رام کی حفاظت بھی کروں گا۔"

اس پر ابلیکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "آؤ یہاں سے کوچ کریں۔" یوناف فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور مراوک شہر سے اجودھیا کی طرف کوچ کر گیا۔

□□□□□□□□□□□

ایک روز اجودھیا کا راجا دسرتھ راج محل میں اپنے منتریوں اور دیگر اہل کاروں کیساتھ رام کی شادی کے متعلق گفتگو کر رہا تھا کہ اجودھیا کے نواح کا مہارشی وشوامتر وہاں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی راجا سمیت سب لوگ اس کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے پھر راجا دسرتھ نے مہارشی وشوامتر کو اپنے اور گرو وششٹ کے درمیان عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا۔ گرو وششٹ وہی تھا جس نے اپنے آشرم سے راجا دسرتھ کو پانی مہیا کیا تھا جس کی وجہ سے راجا کی تین رانیوں کے چار بیٹے ہوئے تھے اور اسی گرو وششٹ کے آشرم میں رام اور اس کے بھائی لچھمن، بھرت اور شترگھن نے پرورش اور جنگی تربیت پائی تھی۔

وشوامتر کو اپنے اور گرو وششٹ کے درمیان عزت کے ساتھ بٹھانے کے بعد اجودھیا کے راجا دسرتھ نے بڑی عاجزی اور انکساری سے پوچھا۔ "اے منی راج! آج آپ نے اس راج محل کی طرف آنے کے لئے زحمت کی، مجھے حکم دیا ہوتا۔ میں خود آپ کی سیوا میں حاضر ہوتا۔ حکم کیجئے میں آپ کی کیا خدمت کرسکتا ہوں۔؟"

اس پر منی راج نے ایک بار غور سے باری باری راجا دسرتھ اور گرو وششٹ کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے کہا۔ "اے راجا" میں تیرے پاس ایک سلسلے میں مدد طلب کرنے کے لئے آیا ہوں۔"

راجا دسرتھ نے حیرت اور پریشانی کے عالم میں کہا۔ "اے منی راج! لوگ تو اپنے کام سنوارنے میں آپ کی مدد طلب کرتے ہیں، حیرت ہے میں کیونکر آپ کی مدد کرسکتا ہوں۔"

منی راج نے کہا۔ اے راجا شہر کے نواحی علاقوں میں دو راکشش رہتے ہیں جن کے نام ماریچھ اور صبعاہوں ہیں اور ان دونوں نے قریبی آبادیوں میں تباہی اور بربادی پھیلا رکھی ہے۔ میں اسی لئے آیا ہوں کہ ان دونوں راکششوں کو ختم کرنے کے لئے تم میری مدد کرو۔"

راجا دسرتھ نے پوچھا۔ "اے منی راج! ان راکششوں کو ختم کرنے کے لئے میں کیا خدمت انجام دے سکتا ہوں۔"

منی راج نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے راجا ان دونوں راکششوں کو صرف تمہارا بیٹا رام ہی ختم کرسکتا ہے۔ پس تم رام کو میرے ساتھ روانہ کرو تاکہ میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں اور اس کی مدد سے ان دونوں راکششوں

کا خاتمہ کر دوں تا کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کو آرام اور چین نصیب ہو۔"

منی راج کی یہ گفتگو سن کر راجا دسرتھ چونک اٹھا۔ منی راج کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے منت کرنے کے انداز میں کہا۔ "اے سوامی، رام تو ابھی بالک ہے، چھوٹا ہے اور ابھی تک اس نے سنسار کے اندر زندگی بسر کرنے کا کوئی طریقہ اور تجربہ بھی نہیں حاصل کیا۔ پھر وہ میری پہلی اولاد ہے اور اس کی پرورش ایسے لاڈ پیار سے کی ہے کہ وہ کیسے اور کیونکر ماریچھ اور صبا جو نام کے ان راکششوں پر قابو پائے گا۔؟ اے منی راج مجھ پر رحم کیجئے اور ان راکششوں پر قابو پانے کے لئے راج کمار رام مجھ سے طلب نہ کیجئے۔"

دسرتھ کی اس گفتگو پر منی راج نے برہمی اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے راجا دسرتھ! تم مجھے وچن دے کر پھر رہے ہو۔ تم نے میرے ساتھ عہد کیا تھا کہ تم میری بات مانو گے اور اب کہ جب میں نے راج کمار رام کی مانگ کی ہے تو تم مجھے ٹالنے کی کوشش کرنے لگے ہو۔"

راجا دسرتھ نے بڑی عاجزی سے کہا۔ "اے سوامی! ان راکششوں پر قابو پانے کے لئے میں خود آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔"

اس پر منی راج نے اور زیادہ ناراضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "نہیں ہرگز نہیں۔ راکششوں پر قابو پانے کے لئے مجھے صرف تمہارے بیٹے رام ہی کی ضرورت ہے اس کے علاوہ میں تم سے کسی چیز کی مانگ نہیں کرتا۔"

"راجا دسرتھ نے پھر منت کرنے کے انداز میں کہا۔ "اے منی راج، پرماتما کے لئے مجھ پر کرپا کریں۔ راج کمار رام کے بغیر میں اس راج محل میں ایک پل بھی نہ رہ سکوں گا اور اگر ان راکششوں کے مقابلے میں رام کو کچھ ہو گیا تو میں خود بھی زندہ نہ رہ سکوں گا۔"

منی راج نے انتہائی خوفناک انداز میں راجا دسرتھ کی طرف دیکھا پھر فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے دسرتھ! تم نے میرے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا ہے، میرے ساتھ بد معاملگی کا سلوک کیا ہے۔ لہٰذا میں جاتا ہوں پھر یاد رکھو آئندہ کے لئے میں تمہاری شکل تک نہ دیکھوں گا۔"

منی راج غصے اور خفگی میں زور زور سے پاؤں پٹختا ہوا جانے ہی لگا تھا کہ گرو دشٹ جو رام اور اس کے بھائیوں کا استاد تھا، اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ جوڑتے ہوئے اس نے انتہائی عاجزی سے وشوامتر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے گرو دیو! رحم کیجئے اور جو کچھ یہ بد معاملگی کا سلوک اس راج محل میں ہوا اسے فراموش کر دیجئے میں آپ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ آپ کے ہر حکم اور آپ کی ہر آگیا کا پالن کیا جائے گا۔" پھر گرو دشٹ نے راجا دسرتھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے راجا! گرو راج کی شکتیوں سے تم واقف ہو ایسا نہ ہو گرو دیو یہاں سے ناراض ہو کر چلے جائیں اور ان کی خفگی اس سارے راج محل کو بھسم کر کے رکھ دے پھر اس وقت نہ تم رہو گے، نہ رام لہٰذا میرا تم سے مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ راج کمار رام کو منی راج کے ساتھ بھیج دو اور یہی سمجھ کر رام کو منی راج کے ساتھ روانہ کر دو کہ راج کمار رام شادی کرنے کے لئے منی راج کے ساتھ کوچ کر رہا ہے۔"

گرو دشٹ کی اس گفتگو پر راجا دسرتھ، رام کو منی راج کے ساتھ بھیجنے پر آمادہ ہو گیا لہٰذا اس نے بڑے انکسار سے منی راج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے سوامی، آپ مالک ہیں۔ راج کمار رام کو اپنے ساتھ لے جایئے۔ آپ کے حکم کے خلاف میں کوئی بات نہ کروں گا۔"

منی راج خوش ہو گیا۔ تیزی کے ساتھ وہ مڑا اور راجا کو اس نے گلے لگا لیا۔

پھر راجا دسرتھ نے اپنے قریب کھڑے راج کمار رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "رام میرے بیٹے! تم گرو دیو منی راج کے ساتھ روانہ ہو جاؤ اور جو خدمت تم سے یہ لینا چاہتے ہیں اسے بخوشی قبول کرو۔ مجھے امید ہے کہ منی راج کے ساتھ کام کرتے ہوئے تم کامیاب رہو گے۔" دسرتھ جب خاموش ہوا تو رام کے بھائی لچھمن نے کہا۔

"اب جب کہ رام گرو دیو منی راج کے ساتھ روانہ ہو رہے ہیں تو میں یہاں اکیلا رہ کر کیا کروں گا۔ لہٰذا میں بھی رام کے ساتھ روانہ ہوں گا تا کہ ضرورت کے وقت اس کا ساتھ دے سکوں اور اس کے دکھ اور تکلیفوں کو بانٹ سکوں۔"

لچھمن کی اس پیشکش پر راجا نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں لچھمن، میں تمہیں رام کے ساتھ جانے کی اجازت دیتا ہوں۔" اس کے ساتھ منی راج، رام اور لچھمن دونوں بھائیوں کو لے کر اجودھیا کے راج محل سے روانہ ہو گیا۔

جس وقت منی راج، رام اور اس کے بھائی لچھمن کو لے کر اجودھیا کے راج محل سے نکل رہا تھا اسی وقت یوناف راج محل کے سامنے نمودار ہوا وہ غور سے منی راج، رام اور لچھمن کو راج محل سے نکلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسی لمحے ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور بڑی تیزی سے اس نے کہا۔ "اے یوناف! یہ جو تین اشخاص راج محل سے باہر نکل رہے ہیں ان میں سے جو بڑی عمر کا ہے یہی منی راج ہے، جس کے ذہن میں یہ بات ڈالی گئی تھی کہ ماریچھ اور صبا جو نام کے راکششوں کو صرف رام ہی ختم کر سکتا ہے اور اب یہ منی راج اس راج محل میں داخل ہوا تھا اور یہاں کے راجا سے گفتگو کرنے کے بعد اس کے بیٹے رام اور رام کے بھائی لچھمن کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ یہ دونوں جوان جو اس کے ساتھ ہیں ان میں سے جو بالکل منی راج کے ساتھ ہے وہ رام

ہے اور دوسرا اس کا بھائی لچھمن ہے۔ اب یہ منی راج ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے تاکہ ان راکششوں پر قابو پائے جس کے پیچھے عارب اور عزازیل کا ہاتھ ہے۔"

اس پر یوناف نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"اے ابلیکا! اب تم مطمئن رہو، میں بھی اس منی راج اور رام و لچھمن کے ساتھ یہاں سے کوچ کرتا ہوں چونکہ یہ تینوں نیکی اور بھلائی کی علامت ہیں۔ لہٰذا میں نیکی کے فروغ کے لئے ہر قدم پر ہر موڑ پر ان کی مدد کروں گا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور منی راج، رام اور لچھمن کے پیچھے ہولیا۔

□□□□□□□□□□

عارب بیوسا اور عیطہ متھرا کے گھر میں بڑے پرسکون انداز میں اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عزازیل ان کے سامنے ظاہر ہوا اور بڑی تیزی سے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے عزیزو! تمہارے امتحان اور تمہاری قوت آزمائی کا وقت آ گیا ہے۔ اے عارب غور سے سنو۔ اس منی راج کے ذہن میں جو تم نے یہ بات ڈالی تھی کہ ماریچھ اور صبا ہو نام کے راکششوں پر صرف رام ہی قابو پا سکتا ہے تو وہ منی راج اجودھیا کے راجا دسرتھ کے پاس آ گیا اور اسے اس پر آمادہ کر لیا کہ ان راکششوں پر قابو پانے کے لئے وہ اپنے بیٹے رام کو اس کے ساتھ بھیج دے۔ اب منی راج، رام کو اپنے ساتھ لے کر راج محل سے روانہ ہو گیا ہے تاکہ ان راکششوں پر قابو پائے اور رام کے ساتھ ضد کر کے اس کا بھائی لچھمن بھی منی راج کے ساتھ ہی اجودھیا سے کوچ کر گیا ہے ایک اور بات میرے عزیزو تمہارے لئے زیادہ توجہ طلب ہے وہ یہ کہ یوناف بھی اجودھیا شہر میں نمودار ہوا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ وہ بھی ابلیکا کے ساتھ کہیں رام لچھمن اور منی راج کی مدد پر آمادہ نہ ہو جائے لہٰذا اے عزیزو آؤ اجودھیا کے نواحی علاقوں کا رخ کریں اور رام کے مقابلے میں ان راکششوں کی مدد کریں عزازیل کے اس انکشاف پر عارب، بیوسا اور عیطہ جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عزازیل کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گئے۔

منی راج، رام لچھمن کو لے کر اس کوہستانی سلسلے کی طرف گیا جس کے اندر ایک راکشش کی رہائش تھی۔ ان سے ذرا فاصلے پر یوناف بھی نمودار ہوا۔ اس موقع پر ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور کہا۔"اور اے یوناف، عارب کا بیوسا اور عیطہ کے علاوہ عزازیل بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس راکشش کی مدد کے لئے پہنچ چکا ہے جس کے مقابلے کے لئے یہ منی راج رام کو یہاں لے کر آیا ہے۔ پس اب کہو تمہارا کیا ارادہ ہے۔؟"

اس پر یوناف نے مدھم اور رازدارانہ آواز میں کہا۔"اے ابلیکا اس مقابلے کے دوران تم وسط میں رہنا اور جو بھی حملہ اس راکشش یا عزازیل کی طرف سے کیا جائے اسے تم ناکام بنا کر رکھ دینا۔ یہ بھی اپنے ذہن میں رکھنا جب راکشش یا عزازیل یا اس کے ساتھی یا عارب، بیوسا اور عیطہ کی طرف سے کوئی کارروائی رام کو نقصان پہنچانے کے لئے کی جائے گی تو اے ابلیکا میں رام کی طرف سے تیر چلاؤں گا پس تم اسی تیر کو واسطہ یا ذریعہ بناتے ہوئے ان شیطانی قوتوں کے سارے حملوں کو ناکام بنا دینا۔"

اس پر ابلیکا نے اپنی کھنکتی ہوئی اور گونجتی ہوئی آواز میں کہا۔"اے میرے حبیب! تم بے فکر رہو جس خواہش کا تم اظہار کر رہے ہو میں یقیناً ایسا ہی کروں گی۔"

یوناف اس جگہ آیا جہاں منی راج، رام اور لچھمن کھڑے ہوئے تھے۔ یوناف کو وہاں اچانک دیکھ کر منی راج نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے منش! تو اچانک کہاں سے نمودار ہوا ہے تو کون ہے اور یہاں اچانک تیرے نمودار ہونے کا کیا مقصد اور کیا راز ہے۔؟"

اس پر یوناف منی راج کے نزدیک ہوا، پھر اس نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے عزیزو میرے متعلق جاننا تمہارے لئے اس قدر ہی کافی ہے کہ میں نیکی کی ایک علامت ہوں اور چونکہ تم تینوں نیکی کے فروغ کے لئے نکلے ہو۔ لہٰذا میں تمہارا ساتھ دوں گا۔ اس راکشش کے خاتمے کے لئے مل کر کام کیا جائے۔ اس راکشش کے ساتھ شیطانی اور بدی کی قوتیں بھی ہیں۔ بدی کی ان قوتوں پر قابو پانے کے لئے اے میرے عزیزو میں پوری طرح تمہارے ساتھ ہوں اور میں تم تینوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آج اس کوہستانی سلسلے کے اندر ہم سب مل کر بدی کی قوتوں کو اپنے سامنے ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیں گے۔

اے میرے عزیزو! مطمئن رہنا اور کسی طرح کی گھبراہٹ اپنے اوپر طاری نہ ہونے دینا۔ اس لئے کہ میں تمہارے ساتھ ایک مافوق الفطرت انسان کی حیثیت سے موجود ہوں اور ہر طرح سے تمہاری مدد کروں گا۔" ذرا رک کر یوناف نے اس بار رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے رام جب راکشش یا اس کی مددگار قوتیں تم لوگوں کے سامنے نمودار ہوں اور وہ تم پر کسی بھی طرح حملہ کریں تو اس کے جواب میں تم تیر چلا دینا اور پھر دیکھنا کہ میری پراسرار قوتیں کس طرح تمہارے تیروں کو ذریعہ اور آڑ بنا کر شیطانی قوتوں کے سارے ہی حملوں کو ناکام بنا دیتی ہیں۔"

یوناف کی گفتگو پر منی راج نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔"اے اجنبی! اگر تم نیکی کی علامت ہو تو پھر یہ ہماری خوش بختی ہے کہ تم ہمارے ساتھ ہو۔ پیارے منش! تم نیکی کی علامت ضرور ہو پھر اس کے علاوہ تمہارا کوئی نام بھی

تو ہوگا۔"

یوناف نے کہا۔ "اے متھی راج میرا نام یوناف ہے اور آج کے دن دیکھنا میں کیسے اس راکشش پر تم تینوں کو کامیاب رکھتا ہوں۔"

یوناف نے ابھی اپنی گفتگو ختم ہی کی تھی کہ ان کے سامنے کوہستانی سلسلے کی قدرے کم بلندی والی چوٹی پر ایک انتہائی دراز قد دیو پیکر اور بدہیئت انسان نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے متھی راج نے رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "یہ وہی راکشش ہے جس کے خاتمے کے لئے میں تم لوگوں کو اس طرف لایا ہوں۔"

اس راکشش نے ایک بہت بڑے پتھر پر ہاتھ ڈالا شاید وہ اسے اٹھا کر متھی راج اور رام لچھمن پر دے مارنا چاہتا تھا کہ یوناف نے رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے رام اپنی کمان پر تیر چڑھاؤ، میرے خیال میں یہ راکشش ایک چٹان نما پتھر کو اٹھا کر تمہاری طرف پھینک دے گا۔ پس جوں ہی یہ پتھر تمہاری طرف پھینکے تم اپنی کمان پر چڑھا ہوا تیر چلا دینا اور تم دیکھو گے وہ تیر اس چٹان سے ٹکرائے گا اور وہ چٹان تمہاری طرف آنے کے بجائے فضا کے اندر ہی پاش پاش ہو کر رہ جائے گی۔"

اس راکشش نے اس چٹان کو اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھایا اور ان کی طرف دے مارا۔ اس وقت رام نے بھی تیر چلا دیا تھا پس وہ چٹان اور تیر فضا کے اندر ٹکرائے اور چٹان پاش پاش ہو کر رہ گئی۔

وہ راکشش ٹیلے پر کھڑا ابھی تک فضا کے اندر رونما ہونے والے اس خرق عادت اور فوق البشریت حادثے کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یوناف نے پھر رام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے رام یہ راکشش اپنے پھینکے ہوئے پتھر کو فضا کے اندر پاش پاش دیکھ کر حیران اور پریشان کھڑا ہے پس اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ ایک اور تیر اپنی کمان میں ڈالو اور اس راکشش کو ہدف بنا کر چلا دو پھر دیکھو اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔"

یوناف کے اس مشورے پر رام نے فوراً ہی تیر اپنی کمان میں رکھا اور اس راکشش کو ہدف بناتے ہوئے اس نے تیر چلا دیا۔ تیر سیدھا اس راکشش کی چھاتی میں جا کر لگا اور اس کے دل میں سوراخ کرتا ہوا دوسری طرف جا نکلا اور اس چٹان پر راکشش تڑپ تڑپ کر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد متھی راج رام اور لچھمن کو اپنے آشرم کی طرف لے گیا اور وہاں پر یوناف اور ابلیکا کی مدد سے دوسرے راکشش کا خاتمہ کر دیا گیا۔

....

یوناف، رام اور لچھمن کو متھی راج کے پاس رہتے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ ایک روز "متھلا" کے راجا جنک کی طرف سے ایک قاصد متھی راج کے پاس آیا اور اس نے متھی راج کو یہ اطلاع دی کہ متھلا کے راجا جنک کی حسین و جمیل بیٹی سیتا کے لئے سوئمبر رچایا جا رہا ہے اور اس سوئمبر میں راجا جنک نے متھی راج کو بھی دعوت دی ہے پس اس بلاوے پر متھی راج رام اور لچھمن کو ساتھ لے کر اس قاصد کے ساتھ راجا جنک کے مرکزی شہر متھلا کی طرف روانہ ہو گیا جبکہ یوناف بھی اس سفر میں ان کا ساتھ دے رہا تھا۔

متھلا شہر میں آس پاس کی راجدھانیوں کے بے شمار راج کمار اور سورما جوان جمع ہوئے تھے اور ہر ایک کی کوشش اور خواہش یہی تھی کہ وہ راجا جنک کی حسین بیٹی سیتا کا سوئمبر جیت کر اسے اپنی بیوی بنائے پس سوئمبر کے روز ایک بہت بڑے میز پر ایک کافی وزنی کمان رکھ دی گئی اور یہ اعلان کر دیا گیا کہ جو بھی جوان یا راج کمار اس کو اٹھا کر اور اس کے چلّے میں تیر چلا کر دکھائے راجا جنک اپنی بیٹی سیتا کی شادی اس کے ساتھ کر دے گا۔ پس بڑے بڑے سورماؤں اور راجکماروں نے کوشش کی پر کسی سے بھی وہ کمان نہ اٹھ پائی۔ اس موقع پر یوناف رام کے پاس آیا اور انتہائی نرمی سے اسے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔ "اے رام اب تم آگے بڑھو اور اس کمان پر ہاتھ ڈالو اور من رکھو نیکی کی قوتیں تمہارے ساتھ ہیں سری قوت جو میرے قبضے میں ہے۔ اس کو میں نے تمہاری مدد کے لئے لگا دیا ہے اور اس کی مدد سے تم بڑی آسانی کے ساتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

رام بے دھڑک آگے بڑھا اور اس نے وہ کمان جو ابھی تک اٹھائی نہ گئی تھی۔ بڑی آسانی سے اٹھائی اس پر سب کو ایک تیر رکھ کر دکھایا، پھر یوناف دوبارہ اس کے پاس آیا اور رام سے کہا۔

"اے رام اس کمان کو اپنے گھٹنے پہ مارو اور پھر دیکھو اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔"

رام نے فوراً یوناف کے کہنے پر عمل کیا اس کمان کو اپنے گھٹنے پر مارا اور کمان ٹوٹ کر دو حصوں میں بٹ گئی۔ رام کے اس عمل سے وہاں جمع سارے راج کمار اور راجا بے حد خوش اور مطمئن ہوئے اور ان سب کی موجودگی میں راجا جنک نے اپنی حسین و جمیل بیٹی سیتا کا بیاہ رام سے کر دیا۔

....

رام اور سیتا کے بیاہ کی ابھی خوشیاں ہی منائی جا رہی تھیں کہ متھلا شہر میں راجا جنک کے راج محل کے اندر ایک اجنبی شخص نمودار ہوا۔ راجا جنک شاید اس کو پہلے سے جانتا تھا اس لئے کہ اس کے آنے پر اس نے بڑی گرم جوشی اور تپاک کے ساتھ اس کا سواگت اور استقبال کیا اور پرسرام کے نام سے پکارتے ہوئے اسے راج محل کے اس کمرے میں داخل ہونے کی پیشکش کی گئی جس کے اندر رام اور سیتا کی شادی کے سلسلے میں خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔

لیکن پرسورام کمرے کے دروازے پر ہی کھڑا رہا۔ انتہائی غضب ناک اور قہر آلود انداز میں اس نے راجا جنک کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”یہ کمان کس نے توڑی ہے اور کس نے سیتا کو جیتا ہے؟ راجا جنک سن رکھو جس نے بھی یہ کام کیا ہے وہ میری سزا اور میرے قہر سے بچ نہ سکے گا۔“

ان الفاظ پر راجا جنک کا خون خشک ہوگیا تاہم اس دوران رام کا بھائی لچھمن آگے بڑھا اور اس نے پرسورام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”یہ کمان میرے ایک عزیز نے توڑی ہے پر تمہیں اس سے کیا تعلق اور علاقہ۔۔؟“

لچھمن کے اس سوال پر پرسورام نے برہم ہوتے ہوئے کہا۔ ”گستاخ جوان ہے تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور کیسی قوت کا مالک ہوں۔ راجا جنک میری ذات سے پوری طرح واقف ہے۔ لہٰذا اس کے ہوتے ہوئے تو کیوں بیچ میں بول پڑا۔“

اس پر لچھمن نے کہا۔ ”چونکہ کمان توڑے جانے سے میرا بھی تعلق ہے اس لئے میں اس گفتگو میں پڑا ہوں۔“

پرسورام نے پھر اسی لہجے میں پوچھا۔ ”تو کون ہے۔؟“

”میرا نام لچھمن ہے۔ میں سورج بنسی سے تعلق رکھتا ہوں یہ کمان میرے بھائی نے توڑ کر سیتا کو حاصل کیا ہے۔“

اس پر، پرسورام نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ”اگر یہ کمان تیرے بھائی نے توڑی ہے تو وہ خود کہاں چھپ کر کھڑا ہے۔ تجھے اس نے سامنے کیوں کردیا جائے خود میرے روبرو آ کر میرے ساتھ گفتگو کرنی چاہئے۔“

رام سامنے آیا اور پرسورام کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے انتہائی عاجزی سے کہا۔ ”اے مہاراج یہ کمان میں نے توڑی ہے۔“

اس پر پرسورام نے برہم ہوکر پوچھا۔ ”پر تو نے کیسے اس کمان کو اٹھایا اور کیسے توڑ دیا۔؟“

رام نے پھر ویسے ہی انکسار کے عالم میں کہا۔ ”بس میں نے تو کمان پر ہاتھ رکھا اور یہ اٹھ گئی اور پھر جونہی میں نے اس کمان کو اپنے گھٹنے پر مارا تو یہ ٹوٹ کر رہ گئی۔“

اس پر پرسورام نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کمان رام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اگر تم ایسے ہی بہادر ہو اور اسی قدر طاقت ور ہو تو میری یہ کمان ذرا کھینچ کر دکھاؤ۔“

رام نے وہ کمان لے لی اور سب کے سامنے اس نے اس کمان کو کھینچ کر رکھ دیا۔ تب پرسورام کچھ شرمندہ سا ہوا۔ اس کی گردن جھک گئی پھر اس نے وہاں کھڑے سب لوگوں کو مخاطب کرکے کہا۔ ”اس کمان کو توڑنے والا بھی رام اور میرا نام بھی پرسورام پس دو رام ایک جگہ اکیلے نہیں رہ سکتے۔“ اس کے بعد پرسورام گردن جھکائے راجا جنک کے راج محل سے نکل گیا۔

پرسورام کے چلے جانے کے بعد راجا جنک نے سکھ کا سانس لیا، پھر اس نے اپنے قاصد اجودھیا کی طرف روانہ کئے اور رام کے باپ راجا دسرتھ کو رام اور سیتا کی شادی کی اطلاع دینے کے علاوہ اس نے راجا دسرتھ کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنے شہر متھلا میں آنے کی دعوت بھی دی۔ رام کا باپ اور اجودھیا کا راجا دسرتھ رام اور سیتا کی شادی کی خبر سن کر بے حد خوش ہوا۔ پس وہ اپنے دونوں بیٹوں تینوں بیویوں اپنے گرو وشٹ اور چند دیگر منتریوں اور ارکین سلطنت کے ساتھ اجودھیا سے راجا جنک کے شہر متھلا کی طرف روانہ ہوگیا۔

اجودھیا کا راجا دسرتھ جب سب کے ساتھ متھلا پہنچا تو راجا جنک کے اہل خانہ اور منتریوں نے ان کا شاندار استقبال کیا اور ایک جشن کی صورت میں انہیں متھلا کے راج محل کی طرف لایا گیا۔ سب سے پہلے رام اور سیتا کی شادی پر خوشیاں منائی گئیں۔ اس کے بعد راجا دسرتھ سے صلاح ومشورہ کرنے کے بعد راجا جنک نے اپنی چھوٹی بیٹی ارملا کی شادی لچھمن سے اور اپنے بھائی کشن کی مانڈوی اور شرت نام کی بیٹیاں بھرت اور شترگھن کے ساتھ بیاہ دی تھیں۔ چند روز تک ان شادیوں کی وجہ سے متھلا شہر کے اندر خوشیوں اور جشن کا سماں رہا۔ پھر اجودھیا کا راجا دسرتھ اپنی بیویوں، بہوؤں، بیٹیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ متھلا سے اپنے شہر اجودھیا کی طرف کوچ کر گیا۔

....

متھلا شہر سے واپسی پر یوناف جب اجودھیا شہر میں داخل ہوا تو ہالیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور ساتھ ہی اس کی آواز بھی یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔ ”یوناف، یوناف، عزازیل ان دنوں ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ مسائل کھڑے کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ ہند کی سرزمین میں اس نیکی کی علامت رام کو زیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ مغربی افریقہ کے وسطی حصے میں میرو جھیل کے آس پاس کی بستیوں کے اندر نر اور مادہ چیتوں کے ذریعہ خوف وہراس اور خونخواری وتباہی پھیلا رکھی ہے۔ یہ دونوں نر مادہ چیتے پیدا تو انسان ہی ہوئے تھے لیکن یہ چونکہ عزازیل کے ایک ساتھی کی نسل سے ہیں جس نے چیتے کا روپ دھارا تھا اور ایک عورت کے ساتھ ملوث ہوا تھا۔ لہٰذا یہ نر اور مادہ چیتے اپنی مرضی کے مطابق جب چاہیں انسان اور چیتے کی صورت اختیار کرلیتے ہیں وہاں کے مقامی لوگ ان چیتوں کی خونخواری سے تنگ اور بیزار بھی ہیں۔ گو چیتے کا شکار وہاں کے لوگوں کے لئے ایک معمولی کام ہے لیکن یہ چیتے غیر معمولی ہیں اور ہر خطرے کے وقت اپنا روپ بدل کر انسانوں میں شامل ہوجاتے ہیں اس لئے مقامی لوگ ان پر قابو پانے میں ناکام ہیں اور چیتے اپنی مرضی کے مطابق آدم خوری کرنے پر آزاد ہیں۔ یوناف! میرے عزیز! میرا ارادہ تھا کہ رام

کو شیطانی قوتوں سے محفوظ کرنے کے بعد ہم دونوں مغربی افریقہ کے وحشی حصوں میں پھیل کر وار کریں گے اور وہاں بنی نوع انسان کو چیونٹوں کی اس یلغار اور آدم خوری سے نجات دلائیں گے پر ایسا لگتا ہے قدرت کو ابھی ایسا منظور نہیں ہے۔ اس لئے کہ عزازیل نے ہمارے لئے ایک اور بڑا مسئلہ کھڑا کر کے رکھ دیا ہے۔"

یوناف نے تجسس اور فکرمندی سے پوچھا۔ "اے ابلیکا! اس نامراد اور بدبخت ملعون عزازیل نے اب ہمارے لئے کیا نیا مسئلہ کھڑا کیا ہے۔؟"

اس پر ابلیکا بولی۔ "اے یوناف اتم جانتے ہو کہ بنی اسرائیل وحدانیت کی پیروی کرتے ہوئے فلسطین کے اندر ایک بڑی قوت کی صورت اختیار کر گئے تھے پھر آہستہ آہستہ بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدی کرنا شروع کر دی اور عزازیل نے انہیں شرک میں ملوث کر کے رکھ دیا۔ اور پھر ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل وحدانیت اور خدائے واحد کو فراموش کر کے آس پاس کی اقوام کے دیوی دیوتاؤں کی پرستش میں مشغول ہو گئے۔ سب سے زیادہ بعل دیوتا اور عستارہ دیوی نے ان کے اندر فروغ پایا۔ ان ہی دنوں بنی اسرائیل کے اندر قاضی[1] مقرر ہونا شروع ہو گئے۔ یہ قاضی نہ صرف بنی اسرائیل کے اندر ایک طرح کے حکمراں ہوتے ہیں بلکہ یہ بنی اسرائیل کے تصفیہ طلب امور کا فیصلہ کرنے کے علاوہ انہیں صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

اے یوناف اس سے قبل ایک شخص آہود بنی اسرائیل کا قاضی تھا اور اس آہود نے بنی اسرائیل کو موآبیوں کی غلامی اور یلغار سے نجات دی تھی۔ اب ایک عورت بنی اسرائیل کی قاضی مقرر ہوئی ہے۔ یہ عورت انتہائی خوبصورت اور نیک و صالح ہے۔ اس کا نام دبورہ[2] ہے۔ اور اس کے شوہر کا نام لفیدوت[3] ہے اب عزازیل دبورہ نام کی اس قاضی عورت کے خلاف حرکت میں آیا ہے اور اس نے کنعانیوں کے بادشاہ یابین[4] کو بنی اسرائیل کے خلاف ابھارا ہے اور اسے یہ ترغیب دی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی قاضی عورت دبورہ کو قتل کر کے بنی اسرائیل کے علاقوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنا غلام بنالے۔ عزازیل کی اس ترغیب پر کنعانیوں کے بادشاہ نے اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہونے اور انہیں اپنا غلام بنانے کے لئے کنعانیوں کے بادشاہ نے لوہے کی نو سو رتھیں تیار کی ہیں۔

●●●●●●●

[1] ماخوذ از توریت ۔ توریت کے مطابق یہ عورت رامہ اور بیت ایل کے درمیان بیٹھتی اور بنی اسرائیل کے فیصلے کیا کرتی تھی ۔ دبورہ کے اس شوہر کا نام توریت سے لیا گیا ہے ۔ کنعانیوں کا یہ بادشاہ انتہائی جنگجو تھا اور حروست شہر میں اس نے بنی اسرائیل کے خلاف جنگی تیاریاں شروع کر رکھی تھیں۔

مسلمان اپنا رشتہ قرآن وسنت سے مضبوط کریں۔ (مولانا احسان اللہ)

نئی دہلی، ۵ اپریل سماج نیوز سروس۔ عصر حاضر میں معاشرے کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنا رشتہ قرآن وسنت کے ساتھ مضبوط کرے۔ کیونکہ فکری گمراہی وعملی بے راہ روی کو دور کرنے کے لئے پیغمبر اسلام کی عہد ساز شخصیت ہمارے لئے نمونہ عمل ہے۔ مسجد یادرسول دارالعلوم حاکم میاں نیو سیما پوری دہلی کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ عید میلادالنبیؐ کے موقع پر مولانا سید احسان اللہ، ابوسعید میاں الہ آبادی نے مذکورہ خیالات کا اظہار کیا۔ قبل ازیں مولانا ذیشان احمد مصباحی، مولانا محمد عارف اقبال اور مولانا محمد صابر القادری نے سیرت نبوی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے لوگوں کو پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کی تلقین کی۔ مولانا محمد عمران الہ آبادی نے اسلام کو امن کا داعی، اخوت ومساوات کا ضامن اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو عام کرنے والا مذہب قرار دیا۔ اجلاس کا آغاز قاری ناصر رضا نے آیت قرآنی سے کیا جب کہ قیام الدین مصباحی، رفعت رضا مصباحی اور شکیل وغیرہ نے نعت پیش کیں۔

تعلیم سے انسان میں فکری ارتقا پیدا ہوتی ہے (بھاٹیہ)

پٹنہ ۵ اپریل، سماج نیوز سروس: گورنر آر ایل بھاٹیہ نے کہا ہے کہ علم سے انسان میں فکری ارتقا پیدا ہوتی ہے اور علم کا بہترین ذریعہ مطالعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جسمانی، دماغی اور ذہنی نشوونما کے لئے علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ وہ آج بھارتیہ نرتیہ کلا مندر اوپن منچ میں ٹی رضا ہائی اسکول کی سالانہ تقسیم انعامات تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر گورنر نے کہا کہ انسان کی شخصیت کے فروغ میں علم کا اہم کردار ہے۔ علم ہی انسان کو باکردار، اصول پسند اور اخلاق مند بناتا ہے اور علم انسان کے اندر کمال پیدا کرتا ہے۔ تعلیم کے بغیر کوئی قوم اور ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے اور اساتذہ کا بھی اعلیٰ اخلاق مند اور مضبوط کردار کا ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے ٹی رضا ہائی اسکول کی کارکردگی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ادارہ مسلسل تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے جس کے لئے ادارے کے تمام اراکین مبارکباد کے قابل ہیں اس سے قبل گورنر نے شمع روشن کرکے تقریب کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ٹی رضا ہائی اسکول کے ڈائرکٹر ساجد رضا خاں نے گورنر کو مومنٹو پیش کیا جب کہ پرنسپل فرح خاں نے استقبالیہ خطبے میں گورنر کی تشریف آوری کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر گورنر نے اسکول کے طلبہ کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔

اسرائیلی فوج کے ہاتھوں خاتون سمیت ۳ فلسطینی شہید

مقبوضہ بیت المقدس (جنگ نیوز) صیہونی فوج نے فائرنگ کرکے خاتون سمیت ۳ فلسطینیوں کو شہید کردیا۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ حملے میں شہید ہونے والی خاتون نے اسرائیلی علاقہ میں گھس کر اسرائیلی بیس پر قائم گارڈز کی ایک پوسٹ پر فائرنگ کی۔ جس کے بعد اس کو فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا۔ دیگر دو فلسطینیوں کو غزہ بارڈر کے قریب فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا ہے اسرائیلی فوج کے مطابق فائرنگ میں کئی فلسطینی مزاحمت کار مارے گئے ہیں۔

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11
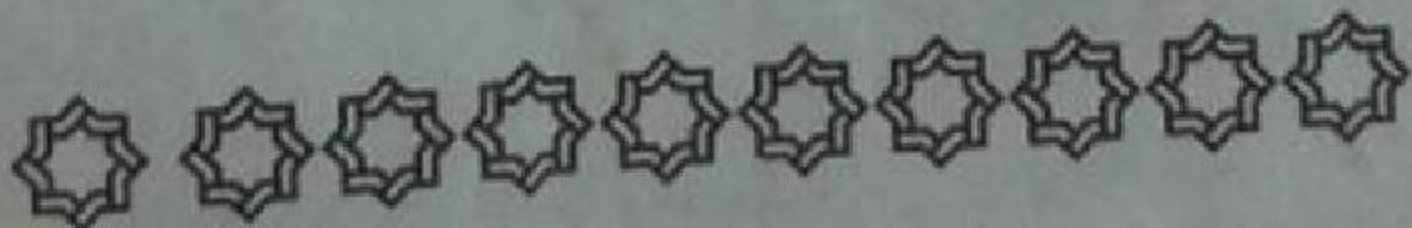
ادارہ روحانی دنیا دہلی......ایک دھوکہ......ایک فراڈ

یہ ادارہ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی ذاتی مطبوعات از راہ بے ایمانی چھاپ رہا ہے۔ اس ادارے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی پتہ ہے۔ اس کی مطبوعات علمی اور روحانی اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام لوگ فریب کھا کر ان مطبوعات کو خرید لیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں۔

جو لوگ **حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب** کے علمی اور روحانی لٹریچر سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا کی دعاؤں اور سرپرستی کے طالب ہیں ان کو چاہئے کہ وہ مولانا کی کتابیں خریدتے وقت ان کتابوں پر چھپا ہوا پتہ ضرور پڑھ لیں۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تمام تصانیف **مکتبہ روحانی دنیا دیوبند** سے چھاپی گئیں ہیں۔ اور یہ تصانیف تمام شہروں میں دستیاب ہیں مکتبہ روحانی دنیا دیوبند ایک معیاری ادارہ ہے۔ اور اس کی تمام مطبوعات معیاری کتابت و طباعت اور معیاری کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں۔ ان کے سرورق بھی معیاری ہوتے ہیں جب کہ غیر معیاری ناشرین محض اپنا پیٹ بھرنے کے لئے غیر معیاری کاغذ غیر معیاری طباعت اور غیر معیاری سرورق کے ساتھ ان کتابوں کو زیادہ کمیشن پر فروخت کرتے ہیں۔ اور تاجر حضرات زیادہ کمیشن کے چکر میں ان کتابوں کو خرید لیتے ہیں اس طرح تاجر حضرات تو کچھ بچا لیتے ہیں اور خریداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے روحانی تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مطبوعات کو رد کر دیں جو چوری سے اور بے ایمانی سے چھاپی جا رہی ہیں۔ یقین کریں کہ کسی بھی رائٹر کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی پکی ہوئی ہانڈی اٹھا کر لے جاؤ اور ہڑپ کر لو۔ جو ناشر اور تاجر کسی کا دل دکھا کر کتابوں کی اشاعت اور تجارت کر رہے ہیں وہ اللہ کے یہاں مسئول ہوں گے اور ہمیشہ خیر و برکت سے محروم رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح چوری کی جائے نماز پر نماز نہیں ہوتی اور چوری کی تسبیح پر ذکر کرنا گناہ ہے اسی طرح چوری سے چھاپی گئی کتابوں سے روحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ صاحب ایمان اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اتنی سی بات کافی ہے۔ اور جو لوگ نہ ایمان رکھتے ہیں نہ خوف آخرت رکھتے ہیں اور جنہیں شرم بھی نہیں ہوتی ان کو سمجھانا اور نصیحت کرنا فضول ہے۔

یہ ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہماری مطبوعات سے استفادہ کرنے والے اس درخواست کو اہمیت دیں گے۔

درخواست کنندہ **مکتبہ روحانی دنیا دیوبند** محلہ ابوالمعالی دیوبند فون نمبر